ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

نسل کشی کی جنگ کے دوران اب تک 24 ہزار فلسطینی صہیونی زندانوں میں پابند سلاسل ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.24, Thursday, 30 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۲۴)، بروز جمعرات، ۳۰ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۱۵ صفر المظفر ۱۴۴۸، ۸ صفحات

امریکہ اور سعودی عرب کے فضائی حملوں میں عراقی فورسز کے 20 اہلکار شہید

موجودہ سیکیورٹی صورتحال اور تازہ فضائی حملوں کے تناظر میں عراقی وزیر اعظم نے طلب کر لیا قومی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس

بغداد، (ایجنسیاں): عراق میں بدھ کے روز امریکہ اور سعودی عرب کے مشترکہ فضائی حملوں کے بعد سیکیورٹی صورتحال مزید کشیدہ ہو گئی ہے۔ عراقی پاپولر موبلائزیشن فورسز نے دعویٰ کیا ہے کہ ان حملوں میں کم از کم 20 اہلکار شہید جبکہ 32 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق پاپولر موبلائزیشن فورسز، جو مختلف سابق نیم فوجی گروپوں پر مشتمل اتحاد ہے اور اب عراقی مسلح افواج کا حصہ ہے، اس نے ایک بیان میں کہا کہ اس کے 7 مختلف صوبوں میں موجود اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پی ایم ایف کے مطابق ابتدائی اطلاعات کے تحت حملوں میں 20 اہلکار جان سے گئے ہیں جبکہ 32 زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ تنظیم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب عراقی وزیر اعظم علی فالح الزیدی نے صورتحال کا فوری نوٹس لیتے ہوئے قومی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ عراقی سیکیورٹی میڈیا سیل کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اجلاس موجودہ سیکیورٹی صورتحال اور تازہ فضائی حملوں کے تناظر میں بلایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق اجلاس کے بعد پیش رفت اور کیے گئے فیصلوں سے متعلق

تفصیلی اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔ تاحال امریکہ یا سعودی عرب کی جانب سے ان حملوں کے حوالے سے کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، جبکہ حملوں کی آزاد ذرائع سے بھی مکمل تصدیق نہیں ہو سکی۔ سیاسی اور دفاعی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر عراق میں اس نوعیت کی کارروائیاں جاری رہیں تو جنگ ایک نیا رخ اختیار کرسکتی ہے جس سے پورے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی مزید بڑھ سکتی ہے، جس کے اثرات علاقائی سلامتی اور سفارتی تعلقات پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ ادھر بدھ کو صبح سعودی وزارتِ دفاع نے بتایا کہ اس نے عراق میں موجود ملیشیاؤں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ عرب نیوز سوشل میڈیا پر جاری کیے گئے ایک بیان میں وزارتِ دفاع کا کہنا تھا کہ سعودی عرب کشیدگی نہیں چاہتا، تاہم کسی بھی قسم کی جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ بیان کے مطابق یہ کارروائی امریکی افواج کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر کی گئی ہے۔ اس سے قبل وزارت کی جانب سے بتایا گیا تھا کہ منگل کی شام مشرقی صوبے میں تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کوشش کرنے والے متعدد ڈرونز کو فضاء ہی میں تباہ کر دیا گیا تھا۔ وزارتِ دفاع کے سرکاری ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی کا کہنا تھا کہ یہ 'دہشت گردانہ' حملے ایک بار پھر عراقی سرزمین سے کیے گئے جن میں ایران کے حامی گروہ ملوث تھے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ مملکت کو اپنا اور اپنے اثاثوں کا دفاع کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور وہ مناسب وقت اور جگہ پر اس کا جواب دینے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

سعودی عرب کے تعاون سے عراق میں ملیشیاؤں کے مراکز کو نشانہ بنایا: امریکہ

واشنگٹن: امریکی فوج نے منگل اور بدھ کی درمیانی شب اعلان کیا ہے کہ اس نے سعودی مسلح افواج کے ساتھ مل کر عراق میں مشترکہ فضائی کارروائیاں کی ہیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ 28 جولائی کو امریکی سینٹرل کمانڈ اور سعودی مسلح افواج نے عراق میں انتہائی درست ہدفی حملے کیے، جن میں امریکی افواج اور سعودی عرب کی توانائی کی تنصیبات پر حملوں میں ملوث ملیشیاؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ بیان کے مطابق امریکی اور سعودی لڑاکا طیاروں نے مشرقی عراق کے مختلف علاقوں میں 'دہشت گرد' گروہوں کے اسلحہ ڈپوؤں اور لاجسٹک مراکز پر فضائی حملے کیے۔ یہ کارروائیاں گزشتہ 72 گھنٹوں کے دوران پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے امریکی افواج پر کیے گئے 30 سے زائد ڈرون حملوں کے جواب میں کی گئیں، جنہیں امریکی فوج کے مطابق ناکام بنا دیا گیا۔ سینٹکام نے مزید بتایا کہ فروری سے اپریل 2026 کے دوران عراق میں ملیشیاؤں نے امریکی شہریوں اور تنصیبات کو نشانہ بنانے کیلئے 600 سے زائد حملوں کی کوششیں کیں۔ بیان کے اختتام پر سینٹکام نے خبردار کیا کہ ملیشیاؤں کو یہ حملے فوری طور پر بند کرنا ہوں گے، بصورتِ دیگر انہیں مزید امریکی فوجی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

فضائی حملوں کے بعد عراقی وزیر اعظم نے سعودی عرب کا دورہ ملتوی کر دیا

بغداد، (ایجنسی): عراق کے وزیر اعظم علی فالح الزیدی نے ملک میں ہونے والے مہلک حملوں کے بعد اپنا طے شدہ دورہ سعودی عرب مؤخر کر دیا ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق سیکیورٹی صورتحال کے پیش نظر یہ

فیصلہ فوری طور پر کیا گیا۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق وزیر اعظم الزیدی جمعرات کو سعودی عرب کے سرکاری دورے پر روانہ ہونے والے تھے، جہاں دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون سے متعلق مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہونا تھے۔ رپورٹس کے مطابق اس دورے کے دوران عراق اور سعودی عرب کے درمیان سیکیورٹی تعاون، دوطرفہ تعلقات، اقتصادی شراکت داری اور خطے کی تازہ صورتحال پر بھی اہم مذاکرات متوقع تھے۔ تاہم بدھ کے روز عراق میں ہونے والے مشترکہ امریکہ اور سعودی عرب کے فضائی حملوں کے بعد صورتحال یکسر تبدیل ہو گئی۔ ذرائع کے مطابق انہی حالات کے باعث وزیر اعظم نے اپنا دورہ مؤخر کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ ملک کی داخلی سیکیورٹی صورتحال کا جائزہ لے سکیں اور متعلقہ اداروں کے ساتھ مشاورت جاری رکھ سکیں۔

الجزائر کی پارلیمنٹ نے خالدہ کو اولین خاتون اسپیکر منتخب کر لیا

الجزائر کی پارلیمنٹ نے منگل کی شام خالدہ بوفیدیش کو اپنی اولین خاتون اسپیکر منتخب کیا جس سے وہ ملک کی چوتھی اعلیٰ ترین عہدیدار بن گئی

ہیں۔ بوفیدیش نیشنل لبریشن فرنٹ (ایف ایل این) کی رکن ہیں جو الجزائر کی آزادی کی تاریخی جماعت اور موجودہ حکومت کے ساتھ اتحادی ہے۔ ایف ایل این اس ماہ کے شروع میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں سب سے بڑی فاتح تھی جس نے 407 میں سے 91 نشستیں حاصل کیں۔ ووٹرز کا ٹرن آؤٹ 21 فیصد رہا جو اب تک کی کم ترین تعداد ہے۔ بوفیدیش اپنی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی رکن ہیں اور پارلیمان میں داخل ہونے سے پہلے انہوں نے مقامی سیاست میں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ایک ایسے ادارے کی اسپیکرشپ سنبھالی ہے جہاں خواتین کو نمایاں طور پر کم نمائندگی دی جاتی ہے اور یہ صرف 25 نشستیں یا کل کا چھ فیصد بنتا ہے۔ سابقہ پارلیمنٹ میں 38 خواتین ممبران تھیں اور اس سے پہلے والی پارلیمنٹ میں 2017 کے انتخابات کے بعد 118 ممبران تھیں جو کوٹہ سسٹم کے تحت منعقد ہوئے تھے۔

ایران جلد چین سے 400 جدید فضائی دفاعی نظام حاصل کریگا

معاہدہ مکمل ہونے پر مضبوط ہوگی تہران کی دفاعی حکمت عملی، رپورٹ میں دعویٰ

تہران، (ایجنسیاں): ایران آئندہ چند ہفتوں میں چین سے جدید کندھے پر رکھ کر فائر کیے جانے والے فضائی دفاعی نظام کی پہلی کھیپ حاصل کرنے جا رہا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق یہ معاہدہ ایران کی فضائی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی بڑی کوششوں میں سے ایک قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے چین سے 300 سے 400 تک جدید مین پورٹیبل ایئر ڈیفنس سسٹمز خریدنے کا معاہدہ کیا ہے، جن میں کیو ڈبلیو 12 اور ایف این 16 طرز کے میزائل سسٹمز شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس معاہدے کی مالیت تقریباً 60 سے 70 ملین ڈالر کے درمیان ہے۔ ابتدائی کھیپ آئندہ چند ہفتوں میں ایران پہنچنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے، تاہم اس حوالے سے دونوں ممالک کی جانب سے باضابطہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ حالیہ جنگ کے دوران ایران کے فضائی دفاعی نظام میں موجود بعض کمزوریاں نمایاں ہو کر سامنے آئیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین سے حاصل کیے جانے والے یہ جدید فضائی دفاعی نظام کم بلندی پر پرواز کرنے والے طیاروں، ہیلی کاپٹروں، ڈرونز اور بعض دیگر فضائی اہداف کے خلاف مؤثر سمجھے جاتے ہیں اور ایران کی قلیل فاصلے کی فضائی دفاعی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب اس معاہدے پر چین یا ایران کی حکومت نے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا، جبکہ رائٹرز نے بھی اپنی رپورٹ میں ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اس دعوے کو پیش کیا ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ معاہدہ مکمل طور پر عملی شکل اختیار کرتا ہے تو اس سے نہ صرف ایران کی دفاعی حکمت عملی مضبوط ہوگی بلکہ مشرق وسطیٰ میں عسکری توازن اور علاقائی سلامتی کی صورتحال پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اس معاہدے پر چین یا ایران کی حکومت نے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔

'امریکہ کو یہ ہدایت نہیں دی جا سکتی کہ وہ کس ملک کو کیا فروخت کرے'

ترکیہ کو ایف 35 طیاروں کی فروخت کے معاملے پر ٹرمپ کا نیتن یاہو کو دوٹوک

واشنگٹن، (ایجنسیاں) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ترکیہ کو جدید ایف-35 جنگی طیاروں کی ممکنہ فروخت پر اسرائیل کے تحفظات کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ امریکی دفاعی فیصلوں کا اختیار صرف واشنگٹن کے پاس ہے۔ ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ کو یہ ہدایت نہیں دی جا سکتی کہ وہ کس ملک کو کیا فروخت کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ ترکیہ کئی دہائیوں سے امریکہ کا اہم اتحادی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ صدر ٹرمپ نے ترک صدر طیب اردوان کی قیادت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خطے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انکے بقول اگرچہ انقرہ اور تل ابیب کے درمیان اختلافات موجود ہیں لیکن ترکیہ ایک مضبوط اور بااثر ملک ہے جسکی فوج نیٹو کے اہم ترین عسکری اداروں میں شمار ہوتی ہے۔ امریکی صدر نے اس بات کا بھی اشارہ دیا کہ ان کی انتظامیہ ترکیے پر عائد بعض پابندیاں ختم کرنے اور ایف-35 پروگرام میں اس کی واپسی کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اس معاملے پر مسلسل خدشات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اسرائیلی مؤقف ہے کہ ترکیہ کو جدید اسٹیلتھ طیاروں کی فراہمی سے خطے میں عسکری توازن متاثر ہو سکتا ہے خصوصاً ایسے وقت میں جب انقرہ کی حکومت اسرائیل پر سخت تنقید کرتی رہی ہے۔

ٹرمپ نے نیتن یاہو سے ملاقات انتہائی اچھی، اسرائیلی وزیرِ اعظم نے مذاکرات کامیاب قرار دیدیے

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے امریکی صدر ٹرمپ سے ہونے والی ملاقات کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کا مشترکہ ہدف ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کو دیے گئے بیان میں نیتن یاہو نے مذاکرات کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں حکومتوں کے درمیان مکمل شراکت داری اور باہمی تعاون کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیتن یاہو کے مطابق ملاقات میں دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔

قابض اسرائیل کے فضائی حملوں میں غزہ میں 3 فلسطینی شہید، جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری

غزہ کے مختلف علاقوں پر قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے کیے گئے فضائی حملوں کے نتیجے میں تین فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گئے جبکہ پندرہ دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ اس دوران قابض فوج نے عمارتوں کو بارود سے اڑانے توپ خانے کی گولہ باری اور اندھا دھند فائرنگ کے ذریعے جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ غزہ شہر کے مغربی حصے میں واقع الرمال کے علاقے میں مذبح بالمیرا کے قریب قابض فوج کی طرف سے شہریوں کے ایک اجتماع کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں احمد الانقر نامی شہری شہید ہو گیا جبکہ تین دیگر افراد زخمی ہو گئے جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ غزہ کے جنوب میں واقع خان یونس کے علاقے مواصی میں اسٹریٹ نمبر 5 کے گردونواح میں قابض اسرائیل کے ایک ڈرون حملے کے نتیجے میں انس نمر البسیونی اور محمد سلیمان العابد نامی دو شہری شہید جبکہ 12 دیگر افراد زخمی ہو گئے۔

غزہ کے جنوب میں واقع ناصر ہسپتال میں خیمے پر قابض دشمن کی بمباری کے نتیجے میں شہداء اور زخمیوں کی آمد کا دلخراش منظر دیکھا گیا۔ قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے توپ خانے کی گولہ باری کا نشانہ خان یونس کے شمال مشرق میں واقع القرارہ کے مشرقی علاقوں کو بنایا گیا جبکہ اس کے ساتھ ہی قابض فوج کی گاڑیوں کی طرف سے شہر کے جنوب مغرب میں شدید فائرنگ کی گئی۔

غزہ میں وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 11 اکتوبر کو ہونے والی جنگ بندی کے بعد سے اب تک شہداء اور زخمیوں کی تعداد 1209 شہداء اور 3943 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ اس کے علاوہ 803 شہداء کی لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔

اسیران میڈیا آفس کا قابض صہیونی عقوبت خانوں میں تشدد کے مجرمانہ مناظر کا انکشاف

فلسطینی اسیران میڈیا آفس نے قابض اسرائیلی حکام پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے النقب صحرائی جیل کے اندر "سکابیوس" (خارش) کے مرض میں مبتلا اسیروں پر جان بوجھ کر تشدد کیا۔ جیل کے کارندے اسیروں کے پھوڑوں پر مارتے ہیں، جس سے خون بہتا ہے اور ان کی صحت کے مسائل میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

آفس نے ایک بیان میں واضح کیا کہ طبی غفلت کے تسلسل اور مریضوں کو علاج سے محروم رکھنے کے سائے میں اسیروں کے درمیان خارش کی بیماری بڑے پیمانے پر پھیل رہی ہے، اس کے ساتھ فنگس اور الرجی بھی شامل ہے، جس کی وجہ سے ان کی صحت کی حالت مزید ابتر ہو رہی ہے۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ النقب جیل کی انتظامیہ نے ایسے حالات قید مسلط کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہے جنہیں انہوں نے انتہائی سخت قرار دیا ہے، جن میں سڑا ہوا کھانا فراہم کرنا، پنکھے ضبط کرنا، کھڑکیاں بند کرنا، کمروں کے اندر نمی کی شرح میں اضافہ کرنا شامل ہے، اس کے علاوہ اسیروں کو طویل مدت تک "فورہ" (کھلے صحن میں نکلنے) سے محروم رکھنا بھی شامل ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ جیل انتظامیہ نے تمام کمروں کے لیے صرف ایک قرآن مجید لانے کی اجازت دی، اور گذشتہ دو دنوں کے دوران کچھ حصوں کو آدھے گھنٹے سے زیادہ نہ ہونے والی مدت کے لیے باہر جانے کی اجازت دی اور یہ مکمل طور پر "فورہ" سے محروم رکھنے کی مدت کے بعد ہوا۔

اسیر میڈیا آفس نے ان رویوں کو اسیروں کے حقوق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا جو ایک ایسے منظم پالیسی کی عکاسی کرتا ہے جو انہیں اذیت دینے اور ان کے دکھوں کو گہرا کرنے کا ہدف بناتی ہے۔ اس نے بین الاقوامی اور انسانی حقوق کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسیروں کے خلاف خلاف ورزیوں کو روکنے اور اس کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کے لیے فوری مداخلت کریں۔

قابض اسرائیلی فوج کی شام کے علاقے درعا میں گولہ باری

دمشق: قابض اسرائیلی فوج نے شام کے صوبہ درعا کے مغربی دیہی علاقے حوض الیرموک میں واقع بلدہ عابدین کے اطراف پر پانچ توپ خانے کے گولے داغے۔ شامی سرکاری خبر رساں ایجنسی "سانا" کے مطابق اس گولہ باری کا ہدف بلدہ عابدین کے گردونواح کا علاقہ تھا جبکہ اس حملے میں کسی قسم کے جانی نقصان یا مادی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس واقعے سے ایک روز قبل قابض فوج نے تل ابو الغیثار کے علاقے سے پیش قدمی کرتے ہوئے درعا کے مغربی دیہی علاقے میں وادی الرقاد کے اطراف میں ایک فوجی دراندازی کی کارروائی کی تھی جس کے دوران علاقے پر فائرنگ بھی کی گئی تاہم کوئی جانی یا مادی نقصان ریکارڈ پر نہیں آیا۔ قابض اسرائیلی فوج جنوبی شام میں مسلسل فوجی دراندازیوں، شہریوں کے گھروں پر چھاپے مارنے، لوگوں کو گرفتار کرنے، زمینوں کو ہموار کرنے اور گولے برسانے کے ذریعے سنہ 1974ء کے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہے۔ شام کی طرف سے مسلسل یہ مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ قابض اسرائیل اس کی سرزمین سے انخلا کرے جبکہ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ قابض ریاست کے تمام اقدامات باطل، کالعدم اور بین الاقوامی قانون کے تحت کسی بھی قانونی اثر سے خالی ہیں۔ اس کے علاوہ شام عالمی برادری سے یہ اپیل بھی کرتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے اور اسرائیل کو جنوبی شام سے مکمل انخلا کرنے پر مجبور کرے۔

امریکہ اور یو اے ای کا دنیا کی پہلی اے آئی ٹاسک فورس بنانے کا اعلان

فوجی مصنوعی ذہانت کی جدید ٹیکنالوجیز کی تیز رفتار ترقی اور عملی استعمال کیلئے معاہدہ

دبئی، (ایجنسیاں): امریکی سینٹرل کمانڈ سینٹکام اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے فوجی شعبے میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال کو فروغ دینے کیلئے دنیا کی پہلی مشترکہ اے آئی ٹاسک فورس قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اس حوالے سے معاہدہ طے پایا گیا، جس کا مقصد فوجی مصنوعی ذہانت کی جدید ٹیکنالوجیز کی تیز رفتار ترقی اور عملی استعمال کو یقینی بنانا ہے ٹیلن سیٹپس نامی یہ ٹاسک فورس ابوظہبی میں قائم کی جائے گی، جس میں امریکہ اور متحدہ عرب امارات کے 20 ماہرین شامل ہوں گے۔ ان ماہرین کا تعلق مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اینالیسز اور سائبر سیکیورٹی سمیت مختلف شعبوں سے ہوگا۔ ٹاسک فورس کی باقاعدہ سرگرمیوں کا آغاز آئندہ چند ہفتوں میں متوقع ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے اس معاہدے کو تاریخی سنگِ میل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے ذریعے دونوں ممالک جدید اے آئی ٹیکنالوجی کو تیزی سے فوجی شعبے میں متعارف کرا سکیں گے۔ ان کے مطابق امریکہ اور متحدہ عرب امارات مصنوعی ذہانت کے ایسے استعمال کے لیے پُرعزم ہیں جو تیز رفتار جدت، مؤثر فیصلوں اور دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث بنے۔ سینٹ کام کے مطابق ٹاسک فورس کی بنیادی ذمے داریوں میں انٹیلی جنس سپورٹ، اہم تنصیبات کا تحفظ اور خطے کی سیکیورٹی کی صورت حال کی نگرانی کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام تیار کرنا شامل ہوگا۔ اگرچہ اس مشترکہ منصوبے پر گزشتہ سال سے غور کیا جارہا تھا، تاہم اس کا باضابطہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ ایران کے خلاف جنگ میں شریک ہے اور متحدہ عرب امارات بھی ایرانی میزائلوں اور ڈرون حملوں کا نشانہ بن چکا ہے۔

جنگ بندی کے بعد پہلی بار ایران کا امریکی اڈوں پر حملہ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے اعلان کردہ دوسری جنگ بندی کے بعد پہلی بار ایران نے جوابی کارروائی کے تحت امریکہ کے اڈوں پر حملہ کردیا ہے۔ امریکی فوج کا کہنا ہے کہ ایران کی حدود سے متعدد بیلسٹک میزائل داغے گئے جنہیں روک لیا گیا ہے۔ امریکی فوج کے مطابق پاسداران انقلاب نے مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں پر متعدد بیلسٹک میزائل داغے۔ امریکی میڈیا کے مطابق ایران نے اردن میں واقع امریکی اڈے کی جانب بیلسٹک میزائل داغے تھے۔ دوسری جانب روسی میڈیا کا کہنا ہے کہ ایران نے امریکی اڈوں پر میزائلوں سے حملہ کیا ہے۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق اردن کی فضاؤں میں دھماکے سنے گئے ہیں جہاں میزائل دفاعی نظام نے ایران کی جانب سے فائر کئے گئے میزائلوں کو روکا ہے۔

پابندیوں، حملوں کے باوجود امریکہ کے آگے کیوں نہیں جھکا ایران؟

معاشی مشکلات کے باوجود اسلامی جمہوریہ اپنے مؤقف کو داخلی سطح پر قومی سلامتی اور خودداری سے جوڑنے میں کامیاب

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی نے ایک بار پھر یہ بنیادی سوال پیدا کردیا ہے کہ مہینوں پر محیط حملوں، سخت معاشی پابندیوں اور اربوں ڈالر کے نقصانات کے باوجود تہران نے ہتھیار کیوں نہیں ڈالے؟ بہ ظاہر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ جب کسی ملک کی معیشت شدید دباؤ کا شکار ہو جائے تو وہ مذاکرات یا سمجھوتے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن ایران کا معاملہ اس عام تصور سے مختلف دکھائی دیتا ہے۔ ایرانی حکام کے مطابق امریکی اور اسرائیلی حملوں سے ملک کے بنیادی ڈھانچے کو تقریباً 270 ارب ڈالر کا نقصان پہنچا جب کہ جنگی اخراجات پورے کرنے کیلئے حکومت کو مرکزی بینک سے بھاری قرض لینا پڑا۔ مہنگائی، بے روزگاری اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے نے عام شہریوں کی مشکلات میں نمایاں اضافہ کیا مگر اسکے باوجود ریاستی پالیسی میں بنیادی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کی پہلی وجہ ایران میں قومی خودمختاری اور مزاحمت کا وہ بیانیہ ہے جو گزشتہ چار دہائیوں سے ریاستی پالیسی کا حصہ ہے۔ ایرانی قیادت کے نزدیک بیرونی دباؤ کے سامنے جھکنا صرف سیاسی فیصلہ نہیں بلکہ قومی وقار کا مسئلہ بھی ہے۔ یہی وجہ ہیکہ معاشی مشکلات کے باوجود حکومت اپنے مؤقف کو داخلی سطح پر قومی سلامتی اور خودداری سے جوڑنے میں کامیاب رہی ہے۔ دوسری اہم وجہ ایران کی معیشت کا وہ ڈھانچہ ہے جسے اکثر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ ایران پر برسوں سے پابندیاں عائد ہیں، لیکن اسکی معیشت صرف تیل پر انحصار نہیں کرتی۔ فولاد، پٹروکیمیکل مصنوعات، معدنیات، زرعی پیداوار، ادویات، آٹو موبائل اور گھریلو برقی آلات سمیت متعدد شعبے مقامی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ صنعتیں عالمی سطح پر شاید زیادہ مسابقتی نہ ہوں، لیکن جنگی حالات میں خودانحصاری کو یقینی بناتی ہیں۔ ایران کی جغرافیائی حیثیت بھی اس کی معاشی بقا میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ 7 ممالک سے ملحقہ زمینی سرحدیں اور متعدد فعال بندرگاہیں اسے متبادل تجارتی راستے فراہم کرتی ہیں، جسکے باعث مکمل معاشی محاصرہ عملی طور پر ممکن نہیں ہو پاتا۔

یورپی یونین نے نیتن یاہو کے خلاف آئی سی سی وارنٹ کے نفاذ کا مطالبہ کردیا

برسلز، (یو این آئی) یورپی کمیشن نے ایک بار پھر زور دیا ہے کہ تمام ریاستیں زیرِ التواء گرفتاری کے وارنٹس پر عمل درآمد سمیت بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ جب کہ اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کا طیارہ دوبارہ کئی آئی سی سی رکن ریاستوں کی فضائی حدود سے ہوتا ہوا امریکہ کی جانب جا رہا تھا۔ یورپی کمیشن کی پریس بریفنگ میں ترجمان انوار ال عنونی نے نیتن یاہو کے مخصوص معاملے پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا اور کہا کہ آئی سی سی سے متعلق کوئی بھی مخصوص سوال، براہِ راست آئی سی سی سے پوچھا جانا چاہیے۔ تاہم انہوں نے یورپی یونین کے موقف کو بروئے کار لاتے ہوئے واضح کیا کہ ہم، بطورِ ای یو، آئی سی سی اور روم اسٹیٹوٹ میں درج اصولوں کی حمایت کرتے ہیں، ہم عدالت کی آزادی اور غیر جانبداری کا احترام کرتے ہیں اور ہم، بطورِ ای یو، بین الاقوامی فوجداری انصاف کی جدوجہد میں تعاون کیلئے مضبوط عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے 2023 میں یورپی کونسل کے نتائج کا بھی حوالہ دیا اور زور دیا کہ کونسل تمام ریاستوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ زیرِ التواء گرفتاری کے وارنٹس کا فوری طور پر نفاذ سمیت وہ عدالت کے ساتھ مکمل تعاون کو یقینی بنائیں۔ یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب فلائٹ ریڈار ڈیٹا کے مطابق، نیتن یاہو کا طیارہ پیر کے روز واشنگٹن، ڈی سی جاتے ہوئے یونان، اٹلی اور فرانس کی فضائی حدود سے گزرا، جو کہ روم قانونِ اساسی کی رکن ریاستیں ہیں۔

جاپان میں قیامت خیز زلزلہ سے 13 لوگوں کی موت، ملبے کا ڈھیر بن گیا شاپنگ مال

متاثرہ علاقوں میں 4 ہزار سے زائد فوجی، فائر فائٹرز، پولیس اور دیگر امدادی اہلکار تعینات، دو لاکھ 60 ہزار افراد محفوظ مقامات پر منتقل

ٹوکیو، (ایجنسی): جاپان کے جنوبی جزیرے کیوشو میں آنے والے 7.1 شدت کے طاقتور زلزلے کے بعد امدادی کارروائیاں تیزی سے جاری ہیں، جبکہ ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 13 ہوگئی ہے۔ ریسکیو اہلکار ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کے لیے وقت کے خلاف جدوجہد کررہے ہیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق زلزلے سے کوماموتو کے قریب واقع ایون مال کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ زلزلے کے تقریباً ایک گھنٹے بعد وہاں مبینہ طور پر دھماکہ بھی ہوا، جس کے بعد عمارت کا بڑا حصہ منہدم ہوگیا۔ ریسکیو ٹیموں نے ملبے سے 8 افراد کو زندہ نکالا، تاہم ان میں سے 3 بعد میں دم توڑ گئے۔ مال انتظامیہ کے مطابق تقریباً 2,700 ملازمین میں سے 4 کارکن تاحال لاپتا ہیں، جبکہ زلزلے کے فوراً بعد تمام خریداروں کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا تھا۔ جاپانی وزیرِاعظم سانائے تاکائچی نے کہا کہ اب بھی کئی افراد امداد کے منتظر ہیں اور ہر لمحہ قیمتی ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ زیادہ سے زیادہ جانیں بچانے کیلئے تمام دستیاب وسائل استعمال کیے جارہے ہیں۔ حکام کے مطابق ایون مال میں دھماکے کی تحقیقات جاری ہیں۔ امدادی کارکنوں نے عمارت کے اندر گیس کی بو محسوس ہونے کی اطلاع دی ہے، تاہم دھماکے کی اصل وجہ کا تعین ابھی نہیں ہو سکا۔

زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں 4 ہزار 500 سے زائد فوجی، فائر فائٹرز، پولیس اور دیگر امدادی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ جاپانی حکام کے مطابق ایک کاغذ ساز فیکٹری کی چمنی گرنے سے 7 افراد لاپتا ہیں جبکہ 4 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ مختلف اسپتالوں میں درجنوں زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ زلزلے کے بعد تقریباً دو لاکھ 60 ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پولیس کو سینکڑوں ہنگامی کالز موصول ہوئیں جن میں عمارتوں کے گرنے اور لوگوں کے پھنس جانے کی اطلاعات شامل تھیں۔ کوماموتو اور اس کے اطراف کی سڑکیں کئی مقامات پر پھٹ گئی ہیں، متعدد عمارتیں گر چکی ہیں اور ایک پل کا حصہ دریا میں جا گرا۔ کئی کاروباری مراکز اور دکانیں بھی بند ہیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ آئندہ ایک ہفتے تک مزید شدید آفٹر شاکس (بعد از زلزلہ جھٹکوں)، لینڈ سلائیڈنگ اور دیگر خطرات کا خدشہ موجود ہے۔ دوسری جانب تقریباً 36 ہزار گھروں کی بجلی تاحال بحال نہیں ہوسکی، جبکہ شدید گرمی کے باعث ہیٹ اسٹروک کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ زلزلے کے اثرات صنعتی شعبے تک بھی پہنچے ہیں۔ ٹویوٹا، سونی، ہونڈا، رینیساس الیکٹرانکس، ٹوکیو الیکٹران اور دیگر بڑی کمپنیوں نے اپنی بعض فیکٹریوں میں کام عارضی طور پر معطل کر دیا ہے، جبکہ دنیا کی بڑی چپ ساز کمپنی ٹی ایس ایم سی نے بھی احتیاطاً اپنا پلانٹ خالی کرا کے بعد میں محدود پیمانے پر کام دوبارہ شروع کیا۔ یاد رہے کہ جاپان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں زلزلے سب سے زیادہ آتے ہیں۔ دس سال قبل بھی کوماموتو میں آنے والے تباہ کن زلزلے میں 275 افراد جان سے گئے تھے اور ہزاروں عمارتیں متاثر ہوئی تھیں۔

تقریباً نصف امریکی باشندے نتن یاہو کی گرفتاری کے حامی ہیں: امریکی سروے

واشنگٹن: "دی اکانومسٹ" میگزین کے ذریعہ "یوگوف" ادارے کے تعاون سے کیے گئے ایک رائے عامہ کے سروے سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ تقریباً نصف امریکی باشندے بین الاقوامی فوجداری عدالت کی طرف سے جاری کردہ گرفتاری کے وارنٹ پر عمل کرتے ہوئے جنگی مجرم قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کے امریکہ میں داخل ہونے کی صورت میں اس کی گرفتاری کی تائید کرتے ہیں، جب کہ 47 فیصد شرکاء نے اسے "جنگی مجرم" قرار دیا، اور 43 فیصد کی رائے میں غزہ کی پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نسل کشی کے مترادف ہے۔

یہ سروے پچیس سے ستائیس جولائی کے درمیان کیا گیا، جس میں ایک ہزار پانچ سو انسٹھ (1559) بالغ افراد نے حصہ لیا، جب کہ اس کے نتائج آج بروز بدھ شائع کیے گئے۔

نتائج سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ 49 فیصد شرکاء نے امریکہ میں داخل ہونے پر بنجمن نتنیاہو کی گرفتاری کی تائید کی، جب کہ 27 فیصد نے اس کی مخالفت کی۔ 23 فیصد نے کوئی رائے نہیں دی۔

سروے کے مطابق 47 فیصد رائے دہندگان بنجمن نتن یاہو کو "جنگی مجرم" سمجھتے ہیں، جب کہ 24 فیصد نے کہا کہ وہ نیتن یاہو کو جنگی مجرم نہیں سمجھتے، 29 فیصد نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ جہاں تک غزہ پر جنگ کا تعلق ہے تو 43 فیصد کی رائے تھی کہ پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نسل کشی کی سطح تک پہنچتا ہے، جب کہ 24 فیصد نے کہا کہ یہ اس سطح تک نہیں پہنچتا، جبکہ 32 فیصد نے رائے دینے سے گریز کیا۔

یہ تنازع ان دو وارنٹ گرفتاریوں کے سائے میں سامنے آیا ہے جو بین الاقوامی فوجداری عدالت نے اکیس نومبر سنہ 2024ء کو جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے ارتکاب سے متعلق الزامات کے تحت بنجمن نتن یاہو اور قابض اسرائیل کے سابق وزیر سیکیورٹی یوآف گیلنٹ کے خلاف جاری کیے تھے، جن میں بھوک رکھنا اور شہریوں کو نشانہ بنانا شامل ہے۔

سروے کے نتائج کا شائع ہونا بنجمن نتنیاہو کے دورہ واشنگٹن کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جہاں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس بات کی تصدیق کی کہ انہیں گرفتار نہیں کیا جائے گا، جب کہ نیویارک شہر کے میئر زہران ممدانی نے بعد میں پیچھے ہٹنے سے پہلے انہیں حراست میں لینے کی دعوت دی، اور یہ واضح کیا کہ ان کے پاس اس پر عمل درآمد کرنے کا قانونی اختیار نہیں ہے۔

قانونی ماہرین کا ماننا ہے کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت میں امریکہ اور اسرائیل کے شامل نہ ہونے کے ساتھ ساتھ امریکی سروس کے اراکین کے تحفظ کے قانون اور سفارتی استثنیٰ سے متعلق قانونی تحفظات کی روشنی میں امریکہ کے اندر بنجمن نتن یاہو کی گرفتاری کا امکان بعید از قیاس رہتا ہے۔ سروے کے نتائج امریکی عوام کی طرف سے بنجمن نتن یاہو کے لیے عوامی تائید کی سطح میں کمی کی عکاسی کرتے ہیں، اس قانونی اور سیاسی تحفظ کے باوجود جو امریکہ کے اندر وارنٹ گرفتاری کے نفاذ کو غیر متوقع امر بنا دیتا ہے۔

غزہ میں جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی تعداد بڑھ کر 73,335 ہوگئی

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت نے اعلان کیا کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران دو فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گئے جن میں سے ایک زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا جبکہ اس دوران 29 افراد زخمی بھی ہوئے۔ وزارت صحت کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں واضح کیا گیا کہ گذشتہ گیارہ اکتوبر کو ہونے والی جنگ بندی کے بعد سے اب تک شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 1209 تک پہنچ چکی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 3943 ہوگئی ہے اور اس کے علاوہ 803 لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ وزارت صحت نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 335,73 ہوگئی ہے جبکہ زخمی ہونے والے افراد کی مجموعی تعداد 052,174 تک جا پہنچی ہے۔ وزارت صحت نے اس امر کی تصدیق کی کہ اب بھی بہت سے شہداء اور متاثرین ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں کیونکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ تاحال ان تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے۔

غزہ کی وادی سے اٹھنے والی ایک سابق اسیر کی دردناک پکار: قابض صہیونی عقوبت خانوں کے تاریکیوں کے روح فرسا حقائق کا انکشاف

غزہ: جس لمحہ رہائی پانے والے اسیر جبر المجد لاوي غزہ کی سرزمین پر وارد ہوئے وہ کوئی عام لمحہ نہیں تھا۔ آزادی کی پُرمسرت لہریں ماحول پر چھانے کی بجائے ایک فلک شگاف اور دل دہلا دینے والی چیخ سے گونج اٹھیں، ایک ایسی پکار جس نے قابض اسرائیل کی تاریک جیلوں میں سسکتے ہوئے ہزاروں فلسطینی اسیروں کے نوحوں اور کرب کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔

یہ دردناک چیخ تقریباً ایک سال اور 9 ماہ کی طویل اور جانگداز اسیری کے بعد فضا میں بلند ہوئی، جس نے رہا ہونے والے اسیروں کی زبانی قید و بند کی ہولناک داستانوں کو ایک بار پھر دنیا کے سامنے زندہ کر دیا۔ یہ سب ایسے وقت میں ہوا جب انسانی حقوق کے بین الاقوامی اور مقامی ادارے حراست میں موجود افراد کی حالت زار کا راز فاش کرنے اور انہیں موت کے منہ سے بچانے کے لیے شدید دباؤ کا شکار ہیں۔

کرم ابوسالم کے راستے رہائی

قابض اسرائیل کی حکام نے گذشتہ روز غزہ سے تعلق رکھنے والے 60 اسیروں کو طویل ماہ اسیری کے کٹھن مراحل کے بعد کرم ابوسالم کے راستے آزاد کر دیا، جن کا استقبال ان کے دل شکستہ اقارب اور ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے مخلص عملے نے کیا۔

غزہ کی خاک پر قدم رکھتے ہی اسیر جبر المجد لاوي کے ضبط کا بند ٹوٹ گیا، ان کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور ایک ایسی روح فرسا چیخ نے جنم لیا جس نے وہاں موجود ہر شخص کے دل کو چیر کر رکھ دیا۔ انہوں نے باآواز بلند پکارا: "یہ صرف میری چیخ نہیں ہے...... یہ ہر اس مظلوم اسیر کی چیخ ہے جو اب بھی ان غاصب جیلوں کی نذر ہو رہا ہے"۔

ایک سال، 9 ماہ کی کڑی آزمائش

مجدلاوي نے درد بھرے لہجے میں بتایا کہ انہوں نے اسیری میں ایک سال اور 9 ماہ کا طویل عرصہ مصائب میں گذارا، جن میں سے 6 ماہ کا کرب ناک دورانیہ بدنامِ زمانہ "سدي تیمان" حراستی کیمپ کے اندر بیتا۔ انہوں نے اس امر کی تصدیق کی کہ پوری اسیری کے دوران انہیں بیرونی دنیا کی ہر خبر سے بے خبر رکھ کر مکمل تنہائی میں ڈالا گیا۔

انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ انہیں اپنی رہائی کا علم بالکل آخری لمحات میں ہوا، جب انہیں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے سپرد کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عقوبت خانوں کے اندر موجود اسیر موت کے منہ میں نہایت ہی ہولناک اور صبر آزما حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔

آہوں اور سسکیوں میں ڈوبی ہوئی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "الفاظ کی کیا مجال کہ وہ اس عذاب کو بیان کر سکیں جو ہم نے جھیلا ہے۔ ہم نے بے پناہ ظلم سہا ہے اور ہمارے بھائی اب بھی موت کے منہ میں ہیں۔ ان پر جو بیت رہی ہے اسے الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے"۔

مظلومیت کی داستانیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں

مجدلاوی کی یہ گواہی کوئی انوکھا استثناء نہیں تھا، بلکہ گذشتہ مہینوں کے دوران متعدد فلسطینی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں نے رہا ہونے والے درجنوں اسیروں کے بیانات کو دستبردار کیا ہے جن میں انہوں نے وحشیانہ مار پیٹ، روح فرسا تشدد، بھوک کی شدت، علاج کی بنیادی سہولتوں سے محرومی اور طویل عرصے تک تنہائی کی کوٹھریوں میں تڑپائے جانے کے انکشافات کیے ہیں۔ خصوصاً 7 اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے غزہ کے قیدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی داستانیں دل دہلا دینے والی ہیں۔ یہ ہولناک شہادتیں اسیروں کے حالاتِ قید کی یکساں اور لرزہ خیز تصویر پیش کرتی ہیں، جس نے انسانی حقوق کی تمام تنظیموں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ فوری طور پر آزادانہ تحقیقات کا آغاز کریں اور حراست میں موجود بے گناہ انسانوں کے حقوق کے احترام کی ٹھوس ضمانت طلب کریں۔

ہزاروں اسیر اب بھی آہنی سلاخوں کے پیچھے قید اسیروں کے امور سے متعلق باوثوق اداروں کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ہزاروں فلسطینی تاحال قابض اسرائیل کے تاریک زندانوں میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں، جن میں غزہ کے ہزاروں شہری بھی شامل ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے بدنصیب ہیں جن کے حراستی مراکز طویل عرصے تک راز بنے رہے اور ان کا کوئی اتہ پتہ نہ مل سکا۔

انسانی حقوق کی تنظیمیں مسلسل اس بات کے لیے نبرد آزما ہیں کہ ان لاپتہ اسیروں کے انجام سے پردہ اٹھایا جائے، ان کے پیاروں کو ان سے ملاقات کی اجازت دی جائے اور بین الاقوامی قوانین نیز جنیوا معاہدات کے اصولوں کے تحت ان کے ساتھ انسانی رویہ اپنانے کو یقینی بنایا جائے۔ جبر المجد لاوی کی یہ دلخراش پکار رہائی کی سطحی خوشی کو اجاگر کرنے میں ناکام رہی، بلکہ اس نے اس گہرے اور ناسور بنتے ہوئے سچ کو بے نقاب کر دیا جو اب بھی زندانوں کے اندر موجود اسیروں کا مقدر ہے۔

یہودی آبادکاروں کا مسجد اقصی پر دھاوا اور تلمودی رسومات کی ادائیگی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کے سخت حصار میں آج صبح کے وقت درجنوں یہودی آبادکاروں نے باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصی کے صحنوں میں دھاوا بول دیا، اور یہ سب کچھ صبح کے اوقات میں ہونے والے دھاووں کے دوران ہوا۔ مقدسی ذرائع نے بتایا کہ 176 یہودی آبادکاروں نے مسجد کے صحنوں کے اندر تلمودی رسومات ادا کیں، جن کے دوران رقص، گانے اور زمین پر لیٹنے کے عمل بھی کیے گئے، جب کہ قابض فوج کی بھاری نفری وہاں موجود تھی جنہوں نے مسجد میں فلسطینیوں کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور سینکڑوں فلسطینیوں کو دور رکھنے کے بہانے وہاں پہنچنے سے روک دیا۔ یہ دھاوے ایسے ہفتے کے بعد ہوئے ہیں جس میں مسجد اقصی میں غیر معمولی کشیدگی دیکھی گئی تھی، کیونکہ "ہیکل کی بربادی کی یادگار" کے موقع پر پانچ ہزار چار سو گیارہ (5411) سے زیادہ یہودی آبادکاروں نے اسرائیلی وزراء، کنیسٹ کے ارکان اور نمازیوں کے خلاف سخت حفاظتی اقدامات کے درمیان اس کے صحنوں پر دھاوا بولا تھا۔ مقدسی سرگرمیاں یہ انتباہ کرتی ہیں کہ حالیہ کشیدگی کا مقصد مسجد اقصی کے اندر نئے حقائق مسلط کرنا ہے، جب کہ ستمبر کے وسط سے اکتوبر کے اوائل تک پھیلنے والا یہودی تہواروں کا سیزن قریب آ رہا ہے، جس کے دوران حرم قدسی کے اندر دھاووں اور اسرائیلی اقدامات کی رفتار میں مزید اضافے کی توقع کی جا رہی ہے۔ مسجد اقصی میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات نے نام نہاد "ہیکل کی بربادی کی یادگار" کے احیاء کے دوران ایک فیصلہ کن مرحلے کی شکل اختیار کی جو محض باقاعدہ حملوں سے آگے بڑھ کر آنے والے انتہائی خطرناک مرحلے کے لیے ایک پیشگی انتباہ بن گیا۔ ان دھاووں نے حرم قدسی کے اندر نئی مکانی اور سیاسی حقائق مسلط کرنے کی راہ ہموار کی، جس نے مقدسی سرگرمیوں کو ستمبر کے وسط سے لے کر آنے والے اکتوبر کے اوائل تک پھیلنے والے یہودی تہواروں کے سیزن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاری کرنے کی فوری پکار لگانے پر مجبور کیا، جو کہ آنے والے مرحلے میں مسجد اقصی کے مستقبل کا تعین کرنے میں فیصلہ کن اور اہم ثابت ہونے کی توقع ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ

صحافت

قانون بنانا کافی نہیں ہے

NEET پیپر لیک پر طلباء کے احتجاج کے بعد، حکومت نے پیپر لیک کو روکنے کے لیے عوامی امتحانات (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 متعارف کرانے کا عمل شروع کیا ہے اور یہ بل اب لوک سبھا سے منظور بھی ہو چکا ہے کیونکہ حکومت کے پاس بل کی منظوری کے لیے ضروری اکثریت تھی۔ مزید برآں، اپوزیشن اس کا راستہ روکنے کے حق میں نہیں ہے۔ اس کے باوجود اپوزیشن کی طرف سے اس معاملے پر اٹھائے گئے سوالات توجہ کے مستحق ہیں۔ درحقیقت، 2024 میں NEET پیپر لیک ہونے کے بعد، پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کیا تھا جس میں پیپر لیک کے قصوروار پائے جانے والوں کے لیے سخت سزا دینے کا التزام تھا۔ نیا بل ایک ترمیمی بل ہے جس میں سزا میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر 2024 کا قانون پیپر لیکس کو روکنے میں ناکام رہا تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ سزا میں اضافے کی دفعات موثر ہوں گی؟ سچ تو یہ ہے کہ ایسے قوانین صرف جرم کے ارتکاب کے بعد ہی موثر ہوتے ہیں۔ ملک میں ہر قسم کے جرم کی سزا کے قوانین موجود ہیں، یہاں تک کہ گھناؤنے جرائم کے لیے سزائے موت بھی ہے۔ اس کے باوجود جرائم کے بے قابو رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مجرم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قانون کی گرفت میں نہیں آئیں گے، اور اگر وہ آئے بھی تو نظام کی خامیوں کی وجہ سے سزا سے بچ جائیں گے۔ اس کا ثبوت حال ہی میں 2024 پیپر لیک کیس میں ملزمان کا بری ہونا ہے۔ عدالت میں ملزم کو سزا سنانے کے لیے ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کیس میں ملزم پر جرم ثابت نہیں ہوسکا کیونکہ اس کے خلاف ثبوت ناکافی تھے۔ شواہد اکٹھے کرنے اور اسے عدالت میں ثابت کرنے کی ذمہ داری تفتیشی ایجنسیوں پر عائد ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ جب تک ہماری تفتیشی ایجنسیاں اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی سے ادا نہیں کرتیں، مجرموں کے جرائم کو عدالت میں ثابت کرنا اور ان کی سزا کا تحفظ مشکل ہی رہے گا۔ جانچ ایجنسیوں کی مستعدی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پیپر لیک معاملے کی سماعت کے لیے قائم فاسٹ ٹریک عدالت میں پہلی سماعت سی بی آئی کے وکیل کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنی پڑی۔ NEET پیپر لیک ہونے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی پیپر لیک ہونے کے واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ تاہم حکومت نے رسمی ہدایات سے ہٹ کر اسے سنجیدگی سے لینا ضروری نہیں سمجھا۔ اگر اس سال کے طلباء اپنے غصے کا اظہار کرنے کے لیے سڑکوں پر نہ نکلے ہوتے، اور پولیس کے ردعمل نے حکومت کو کٹہرے میں نہ کھڑا کیا ہوتا تو شاید یہ معاملہ ایک بار پھر حل ہو جاتا۔ اب، حکومت اور درحقیقت ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مکمل شفافیت اور ایمانداری کو نہ صرف NEET میں، بلکہ کسی بھی سطح پر تمام مسابقتی امتحانات میں لازمی اصولوں کے طور پر لاگو کیا جائے۔ صرف قانون بنانا کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ایک موثر میکانزم کی ضرورت ہے۔ تاہم حکومت نے اس مقصد کے لیے ٹاسک فورس بنانے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ رادھا کرشنا کمیٹی 2024 میں پیپر لیک ہونے کے بعد بنائی گئی تھی۔ تاہم اس کی سفارشات پر آج تک عمل نہیں کیا گیا۔ واضح طور پر، اس کے لیے قوت ارادی کی ضرورت ہے۔

''سپریم کورٹ کی ترجیحات: غیر ضروری معاملات کیلئے وقت، انسانی حقوق کیلئے کچھ نہیں''

ڈاکٹر عبدالواحد شیخ

حال ہی میں، نوجوانوں کی زیر قیادت ہونے والے مظاہروں کے بعد، دہلی پولیس نے 20 جولائی کو نہتے مظاہرین پر وحشیانہ تشدد کیا، جس کے نتیجے میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہوئیں۔ پولیس کی اس بربریت کے حوالے سے سپریم کورٹ میں عرضیاں دائر کی گئیں، لیکن عدالت نے انہیں سننے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا: ''ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہمارا وقت ضائع نہ کریں؛ ہمارے پاس ویڈیوز دیکھنے کا وقت نہیں ہے۔''

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ: سپریم کورٹ کے پاس آخر کس چیز کے لیے وقت ہے؟ آیئے چند ایسے اہم مقدمات کا جائزہ لیتے ہیں جہاں سپریم کورٹ نے فیصلہ سنانے کے لیے دہائیاں— یہاں تک کہ مجموعی قانونی وقت کی صدیاں— صرف کر دی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ، ہمیں ان متعدد عجیب و غریب اور نسبتاً غیر اہم عرضیوں پر بھی نظر ڈالنی چاہیے جنہیں سننے اور ان پر فیصلہ دینے کے لیے عدالت نے وقت نکال لیا۔

پیچیدہ تنازعات پر صرف کی گئیں دہائیاں:

1-آسام-ناگالینڈ سرحدی تنازعہ: ناگالینڈ اور آسام کے درمیان سرحدی تنازعہ ملک کے قدیم ترین تنازعات میں سے ایک ہے، جو تقریباً 200 سالوں سے لٹکا ہوا ہے۔ برطانوی دور سے لے کر اب تک متعدد کمیشن بنائے جا چکے ہیں، لیکن کوئی حل نہیں نکلا۔ 1989 میں، آسام نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کی جس میں ناگالینڈ کی جانب سے مبینہ طور پر قبضہ کی گئی زمین کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا گیا۔ 37 سالوں سے، یہ مقدمہ عدالت عظمیٰ میں سنا جا رہا ہے اور آج تک زیر التوا ہے۔ سپریم کورٹ نے صرف دو ریاستوں کے درمیان زمین کے ایک ٹکڑے کو تقسیم کرنے کے لیے تقریباً چار دہائیاں وقف کر دی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر زمین کا کوئی ٹکڑا آسام سے ناگالینڈ کے پاس چلا بھی جاتا ہے، تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، کیونکہ دونوں بھارت کا اٹوٹ انگ ہیں۔

تاہم، جب انسانوں پر حملے کیے جاتے ہیں، پیلٹ گنوں سے انہیں مستقل طور پر نابینا کر دیا جاتا ہے، اور لاٹھیوں سے بے دردی سے پیٹا جاتا ہے، تو سپریم کورٹ کے پاس مبینہ طور پر مداخلت کرنے، انسانی حقوق کی ان خلاف ورزیوں کو روکنے، یا پولیس کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا وقت نہیں ہوتا۔ اس سے یہ افسوسناک تاثر پیدا ہوتا ہے کہ عدالت مرکزی حکومت کے خوف میں کام کر رہی ہے۔

2- بابری مسجد کیس:

دوسری بڑی مثال بابری مسجد کا تنازعہ ہے، جو ملک کی عدالتوں میں 70 سال تک التوا کا شکار رہا۔ 500 سال پرانی کھڑی مسجد کے اندر اچانک مورتیاں رکھ دی گئیں، اور نچلی عدالتوں سے لے کر عدالت عظمیٰ تک، قانونی وقت کی سات دہائیاں صرف ہوگئیں۔ سپریم کورٹ نے 2010 سے شروع ہو کر مسلسل نو سال تک اس معاملے کی سماعت کی۔ 2019 میں، عدالت نے ایک ایسا فیصلہ سنایا جسے بہت سے لوگ متضاد (selfcontradictory) سمجھتے ہیں: اس نے واضح طور پر تسلیم کیا کہ مسجد کسی مندر کو گرا کر نہیں بنائی گئی تھی، پھر بھی منہدم شدہ مسجد کی جگہ ایک مندر کی تعمیر کے لیے دے دی گئی۔

آج، حکومتی نگرانی میں ایک عظیم الشان مندر تعمیر کیا جا چکا ہے، اور اس منصوبے میں بڑے پیمانے پر چوریوں کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ اگر عدلیہ مندر-مسجد کے تنازعے کے لیے اتنا وقت وقف کر سکتی ہے، تو بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کیوں نہیں؟ اگرچہ عدالت نے نوٹ کیا کہ مسجد کو دن دہاڑے غیر قانونی طور پر شہید کیا گیا تھا، لیکن مجرموں کو کبھی سزا نہیں دی گئی؛ درحقیقت، جن پر مقدمہ چلا، انہیں بالآخر بری کر دیا گیا۔ گزشتہ 70 سالوں کے دوران، ہماری عدالتیں مندروں اور مسجدوں کے نام پر ہونے والے خون خرابے کو روکنے میں بری طرح ناکام رہی ہیں۔

غیر سنجیدہ عرضیاں جن کی سماعت کے لیے سپریم کورٹ نے وقت نکالا:

قومی ترانے میں ترمیم 2004

ایک مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کی گئی جس میں قومی ترانے سے لفظ ''سندھ'' نکال کر اس کی جگہ ''کشمیر'' شامل کرنے کی درخواست کی گئی، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ سندھ اب پاکستان کا حصہ ہے۔ سپریم کورٹ نے اس عرضی کی سماعت کی اور بالآخر کہا کہ وہ رابندر ناتھ ٹیگور کی تاریخی تخلیق کو تبدیل نہیں کرسکتی۔ اگرچہ ایک لفظ کی تبدیلی سے انسانی حقوق کو نہ کوئی نقصان پہنچتا اور نہ ہی کوئی فائدہ ہوتا، لیکن عدالت نے پھر بھی اپنا عدالتی وقت اس پر صرف کیا۔

کوہ نور کی واپسی (2016):

ایک اور مفاد عامہ کی عرضی میں سپریم کورٹ پر زور دیا گیا کہ وہ حکومت ہند کو برطانیہ سے کوہ نور ہیرا واپس لانے کا حکم دے۔ اگر ایسا کوئی حکم نامہ جاری کر بھی دیا جاتا، تو کسی غیر ملکی حکومت پر اس کے نفاذ کی حیثیت انتہائی مشکوک تھی۔ مزید برآں، اگر ہیرا واپس لایا بھی جاتا، تو وہ محض ایک عجائب گھر کی زینت بنتا۔ اس سے نہ تو غربت کا خاتمہ ہوتا اور نہ ہی ہمارا تعلیمی نظام ٹھیک ہوتا۔ ہم اب تک غیر ملکی بینکوں سے کالا دھن واپس نہیں لا سکے ہیں۔ اس کے باوجود، عدالت نے اس عرضی کو اپنا قیمتی وقت دیا۔

حلف میں گمشدہ ''میں'' کا تنازعہ (2023):

بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ڈی کے اپادھیائے کی تقرری پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک عرضی دائر کی گئی، کیونکہ مبینہ طور پر وہ اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے وقت لفظ ''میں'' (I) کہنا بھول گئے تھے۔ سپریم کورٹ نے بالآخر اسے مسترد کرنے سے پہلے اس معاملے کی سماعت پر اپنا قیمتی وقت ضائع کیا۔

کاغذی کرنسی پر پابندی 2010

ایک شخص نے عرضی دائر کی جس میں ملک بھر میں کاغذی کرنسی پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا اور سختی سے صرف آن لائن لین دین کی طرف منتقلی کی وکالت کی گئی۔ عدالت نے اس درخواست کو سنا اور مسترد کردیا۔

سپریم کورٹ کے پاس واضح طور پر ان غیر ضروری معاملات کو سننے کے لیے وقت موجود ہے، لیکن اس کے پاس انسانی وقار اور بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے کے لیے وقت نہیں ہے۔

جہاں عدالتیں ناکام رہیں، وہاں نوجوان کامیاب ہوئے:

آج برسر اقتدار جماعت ہار گئی، اور اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ بھی ہار گئی۔ جو کام عدلیہ کو کرنا چاہیے تھا، وہ سڑکوں پر موجود نوجوانوں نے کردکھایا۔ نوجوانوں نے نہ صرف کامیابی کے ساتھ احتساب پر زور دیا۔ جس کے نتیجے میں وزیر تعلیم کے حوالے سے بڑی رعایتیں دی گئیں— بلکہ مظاہرین کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آرز بھی واپس لے لی گئیں۔ مزید برآں، 'نیٹ' (NEET) پیپر لیک کے بعد، حکومت نے ان لوگوں کے خاندانوں کے لیے معاوضے کا اعلان کیا جنہوں نے افسوسناک طور پر خودکشی کر لی تھی۔

> **جہاں عدالتیں ناکام رہیں، وہاں نوجوان کامیاب ہوئے:** آج برسر اقتدار جماعت ہار گئی، اور اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ بھی ہار گئی۔ جو کام عدلیہ کو کرنا چاہیے تھا، وہ سڑکوں پر موجود نوجوانوں نے کردکھایا۔ نوجوانوں نے نہ صرف کامیابی کے ساتھ احتساب پر زور دیا۔ جس کے نتیجے میں وزیر تعلیم کے حوالے سے بڑی رعایتیں دی گئیں— بلکہ مظاہرین کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آرز بھی واپس لے لی گئیں۔ مزید برآں، 'نیٹ' (NEET) پیپر لیک کے بعد، حکومت نے ان لوگوں کے خاندانوں کے لیے معاوضے کا اعلان کیا جنہوں نے افسوسناک طور پر خودکشی کر لی تھی۔

مجموعی طور پر، حکومت نے نوجوانوں کے تین بڑے مطالبات تسلیم کر لیے۔ مثالی طور پر، یہ ہدایات سپریم کورٹ کی طرف سے آنی چاہیے تھیں۔ اگر عدالت مداخلت کرتی، تو عوام کی نظروں میں اس کا وقار بلند ہوتا، اور حکومت اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی۔ اگر عدالتوں کے بغیر ہی انصاف حاصل کیا جا سکتا ہے، تو خود عدلیہ کی ضرورت پر سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔ انسانی حقوق کی پامالیوں کے خلاف عرضیوں کو سننے سے انکار کرکے، سپریم کورٹ نے اپنے باقی ماندہ وقار کو بھی شدید ٹھیس پہنچائی ہے۔

قانونی احتساب: پولیس کی بربریت پر لاگو ہونے والی دفعات: نوجوانوں کے مظاہرے مکمل طور پر پرامن تھے۔ تاہم، حکومت کے اشارے پر، پولیس نے مظاہروں میں خلل ڈالا اور تشدد کے نت نئے طریقے آزمائے۔ نہتے شہریوں کے خلاف پولیس کے اس رویے کے پیش نظر، بدمعاش اہلکاروں کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی درج ذیل دفعات لگائی جانی چاہیے تھیں:

غیر قانونی لاٹھی چارج: پولیس نے نوجوانوں کو لاٹھیوں سے بے دردی سے پیٹا۔ جان بوجھ کر شدید چوٹ پہنچانے پر BNS کی متعلقہ دفعہ 115 کا اطلاق کیا جانا چاہیے۔

کیلوں والی لاٹھیوں کا استعمال: نہتے نوجوانوں کو خوفزدہ کرنے اور زخمی کرنے کے لیے، پولیس نے کیلوں والی لاٹھیوں کا استعمال کیا، اور ان کے سروں اور جسموں کو نشانہ بنایا۔ اس پر BNS کی دفعہ 118(1) کا اطلاق ہونا چاہیے، جس کی سزا تین سال تک قید ہے۔

پیلٹ گنوں کا غلط استعمال: دہلی پولیس نے نوجوانوں پر پیلٹ گنوں سے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں کئی افراد بصارت سے محروم ہو گئے اور انہیں عمر بھر کی معذوری کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پر دفعہ 118(2) کا اطلاق ہونا چاہیے، جس میں 10 سال تک قید کی سزا موجود ہے۔ مزید برآں، نہتے ہجوم کے خلاف پیلٹ گنوں کا استعمال معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (SOPs) کی خلاف ورزی ہے، جس پر آرمز ایکٹ 1959 کی دفعات 25 اور 27 لاگو ہوتی ہیں۔

سر پر نشانہ بنا کر حملے: پولیس نے کیلوں والی لاٹھیوں سے نوجوانوں کے سروں پر بے دردی سے وار کیے تاکہ انہیں بھاگنے پر مجبور کیا جا سکے۔ جب نوجوان ڈٹے رہے، تو سر پر کیے گئے ان حملوں کو واضح طور پر ان کی جان لینے کی کوشش قرار دیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، دفعہ 109 اور 110 (اقدام قتل / غیر ارادی قتل) کے تحت مقدمات درج کیے جانے چاہئیں۔

آنسو گیس اور واٹر کینن: آنسو گیس اور واٹر کینن کے اندھا دھند استعمال سے طلباء شدید زخمی ہوئے۔ نتیجتاً، حکام کے خلاف دفعات 118، 131، اور 132 کا اطلاق کیا جانا چاہیے۔

مرکزی وزیر داخلہ کے استعفی کا مطالبہ: چونکہ دہلی پولیس، سی آر پی ایف (CRPF)، اور تمام مرکزی نیم فوجی دستے مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں کام کرتے ہیں، اس لیے یہ غیر قانونی کارروائیاں مرکزی وزیر داخلہ کی نگرانی میں انجام دی گئیں۔ لہٰذا، اخلاقی اور اصولی بنیادوں پر ان کے استعفے کا مطالبہ کیا جانا چاہیے، اور اعلیٰ سطح پر احتساب ہونا چاہیے۔ اگر حکومت ہوش کے ناخن نہیں لیتی، تو وہ وقت دور نہیں جب 'جنریشن زیڈ' (Gen Z) جنتر منتر پر ایک اور بڑے پیمانے پر احتجاج شروع کر دے گی۔

پولیس کے احتساب کی فوری ضرورت: ان مظاہروں کے دوران، پولیس کا خوفناک رویہ ملک بھر میں بے نقاب ہوا۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس رویے کو کیمرے پر دیکھنے کے باوجود، ہماری عدالتوں نے از خود نوٹس (cognizancemotusuo) نہیں لیا۔ صرف شدید عوامی اور سیاسی دباؤ کے باعث ہی حکومت نے چند مخصوص اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی۔

مثال کے طور پر، دہلی میں ایک پولیس افسر کو ویڈیو میں ایک خاتون مظاہرین کے ساتھ لاٹھی کے ذریعے جنسی زیادتی کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا گیا؛ اسے صرف تب معطل کیا گیا جب فوٹیج وائرل ہوگئی۔ اسی طرح، ممبئی میں ایک پولیس والے نے احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو دھمکی دی اور ان سے کہا کہ وہ بھاگ جائیں ورنہ وہ ان کی جیبوں میں 50 گرام ممنوعہ پاؤڈر ڈال کر انہیں این ڈی پی ایس (NDPS) ایکٹ کے تحت پھنسا دے گا۔ اسے بھی ویڈیو سامنے آنے کے بعد ہی معطل کیا گیا۔

عوام عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری پولیس فورس ایماندار ہے اور دیانتداری سے کام کرتی ہے۔ تاہم، اس طرح کی فوٹیج نظام کے اندر گہری جڑیں پکڑے ہوئے بدعنوانی کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں، پولیس کے اندر موجود شر پسند عناصر اکثر ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ این ڈی پی ایس کی گرفتاریوں کے لیے منشیات رکھنا، دہشت گردی کے الزامات کے لیے ہتھیار رکھنا، تشدد کے ذریعے اعتراف جرم کروانا، اور دھمکا کر گواہیاں حاصل کرنا۔ ان تاریک ہتھکنڈوں کے خلاف احتجاج کرنے اور پولیس فورس کو سخت اور آزادانہ احتساب کے کٹہرے میں لانے کی فوری اور ناقابل تردید ضرورت ہے۔

•••

کیا جین جی نے آمریت کے منصوبے پر لگایا بریک؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ہندوستان کی حالیہ سیاسی تاریخ میں شاید پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے جیسے بظاہر تعلیمی مسئلے نے حکومت کی سیاسی ساکھ، انتظامی جواب دہی اور جمہوری اقدار کو ایک ساتھ کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ یہ محض نیٹ یا دیگر امتحانات کا بحران نہیں تھا بلکہ نوجوان نسل کے اس ٹوٹتے ہوئے اعتماد کا اظہار تھا، جسے یقین ہونے لگا تھا کہ اگر تعلیم اور روزگار کے دروازے بھی بدعنوانی، انتظامی ناکامی کی نذر ہو جائیں تو احتجاج صرف حق نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داری بن جاتا ہے۔ نیٹ یا دیگر امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے خلاف جنتر منتر سے شروع ہونے والا یہ احتجاج پورے انتظامی ڈھانچے کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار بن گیا جس پر ملک کا تعلیمی اور جمہوری مستقبل استوار ہے۔ اس لیے جلد ہی یہ مظاہرہ ملک گیر عوامی تحریک میں تبدیل ہوگیا۔ طلبہ، ان کے والدین، اساتذہ، سماجی کارکن اور عام شہری ایک مشترکہ مقصد کے تحت جمع ہوئے۔ سونم وانگچک کے ساتھ بچوں کی بھوک ہڑتال نے اسے اخلاقی قوت عطا کی تو سوشل میڈیا نے اس تحریک کو ملک کے کونے کونے تک پہنچادیا۔

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ صرف ایک فرد کی سیاسی ذمہ داری کا معاملہ نہیں بلکہ اس تاثر کا انہدام بھی ہے کہ موجودہ حکومت عوامی دباؤ کے سامنے نہ جھکتی ہے اور نہ ہی سیاسی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ طلبہ و نوجوانوں نے وام پنتھی، سماجی انصاف، لبرل، جمہوری، سیکولرزم کے مقابلہ دائیں بازو، ہندوتوا وادی، اقلیتوں سے جھگڑا کرنے والا، کرونی کیپٹلزم، ایک شخص کی حکمرانی، الیکٹرولر آٹو کریسی، حقوق کے بجائے ڈیوٹی یعنی شہریوں کو رعایا بنانے کے بیانیہ کو بھی چیلنج کیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں حکومت پر بار ہا یہ الزام عائد کیا جاتا رہا کہ وہ عوامی احتجاج، پارلیمانی تنقید اور اپوزیشن کے مطالبات کو نظرانداز کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر عوامی تحریک کے نتیجے میں ایک مرکزی وزیر کو جانا پڑے تو اسے معمولی واقعہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس تحریک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس کی قیادت کسی روایتی سیاسی جماعت کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اس کا اصل چہرہ وہ نوجوان تھے جنہیں آج "جین جی" کہا جاتا ہے۔ یہ وہ نسل ہے جو سوشل میڈیا پر سرگرم ہے، روایتی سیاسی نعروں سے زیادہ شفافیت اور جواب دہی کی زبان سمجھتی ہے اور کسی بھی ناانصافی کے خلاف چند گھنٹوں میں قومی رائے عامہ تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہی ڈیجیٹل طاقت اس احتجاج کی سب سے بڑی قوت بن کر ابھری۔

تاہم کسی بھی تحریک کا اصل امتحان اس کی علامتی کامیابی نہیں بلکہ اس کے عملی نتائج ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ وزیر کے استعفے کے باوجود امتحانی اصلاحات ابھی وعدوں تک محدود ہیں۔ پرچہ لیک کرنے والے تمام عناصر قانون کے شکنجے میں نہیں آئے، متاثرہ طلبہ کو مکمل انصاف نہیں ملا، کئی احتجاجی اب بھی مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کی رفتار نے بھی حکومت کے دعووں پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اگر انصاف کا عمل سست رہے تو صرف سیاسی تبدیلی عوامی اعتماد بحال نہیں کر سکتی۔

جس وقت پارلیمنٹ میں امتحانات ترمیمی بل پاس کیا جارہا تھا اسی وقت مہاراشٹر میں ایم پی ایس سی ڈرگ انسپکٹر بھرتی کا پیپر لیک کے الزام پر بھاری ہنگامہ چل رہا ہے۔ این سی پی (شرد پوار) کے ایم ایل اے روہت پوار نے دعویٰ کیا ہے کہ 22 مارچ 2026 کو ہوئے اس امتحان کا پیپر دو دن قبل ہی واٹس اپ پر لیک ہوگیا تھا۔ رہا سوال فاسٹ ٹریک عدالتوں کا تو ملک بھر میں 775 فاسٹ ٹریک عدالتیں ہیں، جن میں دو لاکھ 45 ہزار 579 معاملے زیر التوا ہیں۔ 2025 کے دوران ان عدالتوں نے کل 66500 معاملوں کا نپٹارا کیا تھا۔ فاسٹ ٹریک کورٹ لوگوں کے غصہ کو وقتی طور پر شانت کرنے کا محض ایک ذریعہ ہے۔

طلبہ و نوجوانوں کی تحریک کے دوران ایک افسوسناک پہلو بھی سامنے آیا۔ احتجاج کی قیادت سے وابستہ بعض نوجوان رہنماؤں کی جشن مناتے ہوئے تصاویر اور ویڈیوز نے اس تحریک کے اخلاقی وقار کو نقصان پہنچایا۔ یقیناً ہر شخص کو ذاتی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، لیکن عوامی تحریکوں میں قیادت کے ہر عمل کی علامتی حیثیت ہوتی ہے۔ جب ہزاروں نوجوان انصاف کی امید میں سڑکوں پر ہوں، بعض جیلوں میں قید ہوں اور کئی خاندان اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے پریشان ہوں، تو قیادت سے زیادہ حساس رویے کی توقع فطری ہے۔ نئی نسل کو یہ سمجھنا ہوگا کہ عوامی اعتماد حاصل کرنا جتنا مشکل ہے، اسے برقرار رکھنا اس سے کہیں زیادہ دشوار ہے۔

دوسری طرف حکومت کا رویہ بھی کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ اگر احتجاج نہ ہوتا تو کیا حکومت اتنی ہی سنجیدگی سے امتحانی نظام میں اصلاحات کی بات کرتی؟ اگر طلبہ سڑکوں پر نہ آتے تو کیا جواب دہی کا یہی معیار اختیار کیا جاتا؟ احتجاج ملک کے ہر شہری کا آئینی حق ہے، مگر پولس نے بچوں پر جس طرح لاٹھی چارج، واٹر کینن، آنسو گیس، پیلٹ گن اور اے کے 47 کا استعمال جس بربریت سے کیا وہ شرمناک ہی نہیں قابل مذمت ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ پولس کے ساتھ سادے کپڑوں میں بھی کچھ جوان بچوں پر لاٹھیاں چلا رہے تھے۔ یہ کون تھے ان کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں بتایا گیا۔ لڑکیوں کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ اور شرمندہ کرنے والا ہے۔ حکومت کی مرضی کے بغیر پولس خود سے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی۔ احتجاج کو دبانے کے اس عمل نے رولٹ ایکٹ کی یاد تازہ کردی۔ یہ سوال اس لیے اہم ہیں کہ جمہوریت میں حکومتوں کی اصل طاقت عوامی اعتماد سے آتی ہے، نہ کہ صرف پارلیمانی اکثریت سے۔

اس تحریک نے ایک اور حقیقت بھی واضح کردی کہ آج کا نوجوان صرف ملازمت نہیں مانگ رہا بلکہ نظام کی شفافیت کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ یہ سوال کر رہا ہے کہ اگر امتحان محفوظ نہیں، اگر میرٹ قابل اعتماد نہیں اور اگر ریاست جوب دہ نہیں تو پھر آئین کے مساوات کے وعدے کی عملی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی محنت کا فیصلہ سفارش، بدعنوانی یا انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کی صلاحیت کرے۔ یہی سوچ کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے۔

اپوزیشن نے بھی اس تحریک میں اپنا کردار ادا کیا۔ راہل گاندھی سمیت متعدد رہنماؤں نے طلبہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے سڑک پر احتجاج کیا اور گرفتاری بھی دی۔ اس سے یہ پیغام ضرور گیا کہ طلبہ کے مسائل اب صرف تعلیمی نہیں بلکہ قومی سیاسی مسئلہ بن چکے ہیں۔ تاہم اپوزیشن کے لیے بھی اصل امتحان یہی ہے کہ آیا وہ اس مسئلے کو وقتی سیاسی فائدے سے آگے لے جا کر مستقل اصلاحات کی جدوجہد میں تبدیل کر پاتی ہے یا نہیں۔

یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہوگا کہ جین جی نے آمریت کے منصوبے کو مکمل طور پر ناکام بنا دیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اس نسل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریت میں عوامی مزاحمت اب بھی زندہ ہے۔ اس نے اقتدار کو یہ پیغام دیا ہے کہ خاموشی کو رضامندی نہ سمجھا جائے اور نوجوانوں کے مستقبل سے کھیلنے کی کوئی بھی کوشش شدید عوامی ردعمل کو جنم دے سکتی ہے۔

جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں بلکہ مسلسل جواب دہی کا نظام ہے۔ جب حکومت اختلاف رائے کو سننے کے بجائے دبانے لگے، جب پارلیمنٹ میں بحث محدود ہونے لگے اور جب نوجوانوں کو اپنے بنیادی حقوق کے لیے سڑکوں پر آنا پڑے تو یہ کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے تشویش کا موضوع ہے۔ ایسے حالات میں نوجوانوں کا منظم، پُرامن اور آئینی احتجاج جمہوریت کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط کرتا ہے۔

آخر میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ جنتر منتر کی تحریک نے بھارت کی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ اس نے ثابت کیا کہ جین جی محض موبائل اسکرینوں کی نسل نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے میدان میں اترنے والی نسل بھی ہے۔ تاہم یہ جدوجہد ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اگر نوجوان اپنی توانائی کو مستقل عوامی نگرانی، ادارہ جاتی اصلاحات اور آئینی جدوجہد میں تبدیل کر دیتے ہیں تو وہ نہ صرف تعلیمی نظام کو شفاف بنا سکتے ہیں بلکہ کسی بھی آمریت پسند رجحان کے سامنے ایک مضبوط جمہوری دیوار بھی کھڑی کر سکتے ہیں۔ شاید یہی اس تحریک کا سب سے بڑا سبق اور ملک کی جمہوریت کے لیے سب سے بڑی امید ہے۔

□□□

حب الوطنی اور اسلام: حریف نہیں بلکہ حلیف

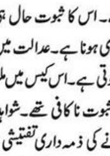

عفیف احسن

یہ ایک ایسا فرسودہ مفروضہ ہے جسے اتنی کثرت سے دہرایا گیا ہے کہ اس نے 'عقلِ عامہ' کی شکل اختیار کر لی ہے کہ ایک مومن مسلمان کی اللہ سے وفاداری اور اپنے وطن سے محبت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے متصادم ہوتی ہیں۔ تاریخ، الہامی کتب، اور نبی اکرمؐ کی عملی زندگی ایک بالکل مختلف کہانی بیان کرتی ہے۔ ایمان اور شہری تعلق ایک ہی مٹی پر گاڑے گئے دو حریف پرچم نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک ہی مٹی ہے جسے دو مختلف سمتوں سے پروان چڑھایا گیا ہے۔ اسلام کسی مسلمان کو دین اور دیش میں سے کسی ایک کے انتخاب پر مجبور نہیں کرتا، بلکہ وہ تو یہ سکھاتا ہے کہ ایک شے دوسری کو تقویت بخشے۔

کسی بھی جدید سیاسی نعرے کے بننے سے بہت پہلے، اپنی زمین سے محبت ایک انتہائی فطری اور خدائی سطح پر تسلیم شدہ جذبے کے طور پر خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالے جانے کا ذکر کرتا ہے تو اسے سب سے بڑے مظالم میں شمار کرتا ہے۔ ''اور اگر ہم ان پر یہ حکم فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ، تو ان میں سے چند لوگوں کے سوا وہ ایسا نہ کرتے'' (سورۃ النساء، ۴:۶۶)۔ یہ آیت اس بات کو ایک بدیہی حقیقت کے طور پر تسلیم کرتی ہے کہ اپنے گھر بار کو چھوڑنا ایک ایسا بوجھ ہے جسے شاید ہی کوئی رضاکارانہ طور پر اٹھانا چاہے— یعنی اپنی زمین سے لگاؤ انسانی فطرت کا حصہ ہے جسے قرآن رد نہیں کرتا بلکہ اسے ایک طے شدہ حقیقت کے طور پر لیتا ہے۔

نبی اکرمؐ کی اپنی زندگی بھی اسی سبق کو مزید واضح طور پر پیش کرتی ہے۔ جب ظلم و ستم نے آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت پر مجبور کیا، تو آپ نے بے رخی کے ساتھ مکہ کو نہیں چھوڑا۔ امام ترمذی کی روایت کردہ احوال کے مطابق آپ نے 'الحزورۃ' کے مقام پر رک کر مدینہ کی طرف رخ کیے بغیر مکہ کی جانب دیکھا اور فرمایا، ''اللہ کی قسم، تو اللہ کی زمینوں میں سے بہترین زمین ہے، اور اللہ کی زمینوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا، تو میں ہرگز نہ چھوڑتا۔'' یہ کسی ایسے انسان کے الفاظ نہیں ہیں جس کے نزدیک اس کا وطن بے معنی ہو، یہ اس شخص کے الفاظ ہیں جس کی اپنے شہر سے محبت حقیقی تھی، جسے زبان پر لایا گیا، اور جسے کبھی بھی اللہ کی محبت کا حریف نہیں سمجھا گیا۔

جنوبی ایشیا کی مذہبی تحریروں میں کثرت سے دہرایا جانے والا مقولہ، ''حب الوطن من الایمان'' (وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے)۔ اسی جذبے کو اچھے انداز میں پیش کرتا ہے، اگرچہ محدثین کے نزدیک یہ نبی کریمؐ کی سندِ متصل کے ساتھ ایک مستند حدیث کے طور پر ثابت نہیں ہے۔ اسے بہتر طور پر ایک ایسے مقبول ضرب المثل کے طور پر سمجھنا چاہیے جو اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے جسے آپ کی حیاتِ مبارکہ نے واضح طور پر ظاہر کیا، نہ کہ اسے آپ کے لفظی ارشادات کے طور پر پیش کیا جائے۔

اپنے ٹیکس دیانتداری سے ادا کرنا، منصفانہ قوانین کی پابندی کرنا، اپنے ساتھی شہریوں کے حقوق کا احترام کرنا (قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے)، اور ان نظاموں کے ساتھ خیانت نہ کرنا جن کے سائے میں انسان زندگی گزار رہا ہے۔ یہ سب اسلامی زندگی میں کوئی سیکولر اضافے نہیں ہیں، بلکہ یہ ''امانت'' کا براہ راست تسلسل ہیں، جو کہ ایک ایسی خوبی ہے جسے قرآن نے ایمان کے بالکل مرکز میں رکھا ہے۔ نبی کریمؐ نے امام مسلم کی روایت کردہ ایک حدیث میں اس بات کو بالکل واضح فرمادیا، ''جس نے ہم سے خیانت کی، وہ ہم میں سے نہیں۔'' یہ اصول حکومتی ٹھیکوں میں خیانت یا شہری ذمہ داریوں سے فرار پر اتنا ہی لاگو ہوتا ہے جتنا کہ تجارت میں دھوکہ دہی پر۔ امتِ مسلمہ کی اخلاقی سلیت کا دائرہ کبھی بھی مسجد کے دروازے تک محدود نہیں تھا۔

شہری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جائز اقتدار اور حاکمیت کا احترام بھی لازم ہے۔ قرآن مجید مومنین کو حکم دیتا ہے کہ وہ ان لوگوں کی اطاعت کریں جن کے پاس حکومت کا نظام ہے، بشرطیکہ وہ اقتدار خدا کی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ ''اے ایمان والو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے صاحب امر کی'' (سورۃ النساء، ۴:۵۹)۔ نبی کریمؐ نے بار بار اس کی توثیق کی۔ امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے آپ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ ''سننا اور ماننا (حکام کی بات پر عمل کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے، تو نہ کوئی بات سنی جائے گی اور نہ اطاعت کی جائے گی۔''

یہ ایک انتہائی متوازن اصول ہے، یہ عدالتوں، پولیس، شہری اداروں اور منتخب اداروں کے ساتھ تعاون کو مذہبی ضمیر کا معاملہ قرار دیتا ہے، جبکہ دوسری طرف مومن کے اخلاقی کمپاس کو آخری حد کے طور پر محفوظ رکھتا ہے جسے کوئی ادارہ عبور نہیں کرسکتا۔ دوسرے الفاظ میں، قانون کی حکمرانی کا احترام کرنا، دین سے دستبرداری نہیں ہے، بلکہ اس کا عملی اظہار ہے۔

شاید ایمان اور شہریت کے درمیان سب سے واضح پل اسلام کا یہ اصرار ہے کہ عقیدے کا اظہار دوسروں کی خدمت میں ہونا چاہیے، پڑوسیوں، برادریوں، اور قدرتی طور پر اس قوم کی خدمت میں جس سے انسان کا تعلق ہے۔ قرآن حکم دیتا ہے، ''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو'' (سورۃ المائدہ، ۵:۲)

اگر حب وطن کو اس کے انتہائی کڑے امتحان سے پرکھا جائے، تو وہ ان لوگوں کے ذریعے پرکھی جاتی ہے جو اس زمین اور اس کے لوگوں کے لیے جان دینے کو تیار رہتے ہیں، اور مسلم تاریخ ایسے ناموں سے خالی نہیں ہے۔ 'اشفاق اللہ خان'، جو تحریکِ آزادی کے ایک نوجوان انقلابی تھے، کو برطانوی حکومت نے ۱۹۲۷ء میں اپنے ساتھی رام پرساد بسمل کے ساتھ کالونیالزم کے خلاف جدوجہد میں ان کے کردار کے لئے تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا، انہوں نے تحریک سے غداری کرنے کے مقابلے میں موت کو ترجیح دی۔

مزید قریبی تاریخ میں، مسلم سپاہیوں نے اپنے ملک کی وردی پہن کر جانیں نچھاور کی ہیں۔ حولدار عبدالحمید، جنہیں ہندوستان کا سب سے بڑے فوجی اعزاز ''پرم ویر چکر'' سے نوازہ گیا، ۱۹۶۵ء میں جنگ کے دوران کئی دشمن ٹینکوں کو تباہ کرنے کے بعد شہید ہوئے، اور ''کیپٹن حنیف الدین''، جنہیں ''ویر چکر'' سے نوازا گیا، ۱۹۹۹ء کی کارگل جنگ کے دوران اپنے ساتھیوں کی قیادت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ یہ کوئی الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں بلکہ ان مسلمانوں کا مسلسل ریکارڈ ہے جنہوں نے اپنی جانوں کی قیمت پر اپنی قوم کی پکار پر لبیک کہا۔

حب وطن، اگر اسے درست معنوں میں سمجھا جائے، تو یہ مذہبی لباس میں ملبوس کوئی قوم پرستی نہیں ہے، اور نہ ہی یہ کوئی ایسی اندھی تقلید ہے جو انسان کے ضمیر کو روند ڈالے۔ یہ اس زمین، اس کے لوگوں اور ان اداروں کے تئیں ''امانت'' کی ادائیگی ہے جن سے انسان کا تعلق ہے۔

اسلام اس عمل کو صرف برداشت ہی نہیں کرتا بلکہ وہ اس اعتماد، انصاف اور خدمت کا سختی سے حکم دیتا ہے جن سے ایک صحت مند حب وطن پروان چڑھتی ہے۔ ایک مسلمان شہری جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے، اپنی شہری ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے، قانونی اداروں کا احترام کرتا ہے، اور اپنے معاشرے کی خدمت کرتا ہے، وہ کشمکش کا شکار دو وفاداریوں میں توازن قائم نہیں کر رہا ہوتا بلکہ وہ ایک ہی ایمان کو پوری طرح اپنی عملی زندگی میں جی رہا ہوتا ہے۔

OOO

ہر آئیڈیا کو بڑھانے کیلئے ایک سازگار ماحول کی ضرورت

لوک بھون میں آپریشن ساتھی، آروہی انکیوبیٹر اور اے آئی نیوز لیٹر کا گورنر نے کیا افتتاح

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے بدھ کو لوک بھون میں آپریشن ساتھی، آروہی انکیوبیٹر اور اے آئی نیوز لیٹر کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر گورنر نے کیمپس میں سٹارٹ اپ نمائش کا دورہ کیا۔ اس موقع پر گورنر نے کہا کہ یہ تینوں اقدامات اتراکھنڈ میں علم، اختراع، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور عوامی شراکت دار ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 21ویں صدی مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ، سائبر ٹیکنالوجی، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کی صدی ہے، اور اتراکھنڈ کو اس تبدیلی کی قیادت کرنے کے لیے ابھی سے تیار ہونا چاہیے۔ گورنر نے کہا کہ لوک بھون نے اے آئی تھیم روم اور اے آئی آن وہیلز جیسے اقدامات کے ذریعے ریاست میں اے آئی کے بارے میں بیداری اور اعتماد کا ماحول پیدا کیا ہے۔ آپریشن ساتھی، آروہی انکیوبیٹر، اور اے آئی نیوز لیٹر اس اقدام کے اگلے اقدامات ہیں۔ گورنر نے کہا کہ اتراکھنڈ کے نوجوانوں کے پاس بے پناہ ہنر اور بنیادی علم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان صلاحیتوں کو پہچانا جائے اور انہیں ٹیکنالوجی، تحقیق اور اختراع سے جوڑا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن ساتھی دیہی علاقوں، اسکولوں اور یونیورسٹیوں تک پہنچ کر مقامی مسائل کے حل کے لیے نوجوانوں کو آگے لائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہر آئیڈیا کو بڑھنے کے لیے ایک سازگار ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، اور آروہی انکیوبیٹر نوجوانوں کی اختراعات کو اسٹارٹ اپس میں تبدیل کرنے کے لیے ضروری رہنمائی، ماہرانہ مدد اور وسائل فراہم کرے گا۔ اسٹارٹ اپ نمائش کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ریاست کے نوجوان مصنوعی ذہانت پر مبنی ایپلی کیشنز تیار کر رہے ہیں اور مقامی چیلنجوں کا حل پیش کر رہے ہیں، جو کہ خود انحصار ہندوستان کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ گورنر نے یقین ظاہر کیا کہ آپریشن ساتھی، آروہی انکیوبیٹر اور اے آئی نیوز لیٹر اتراکھنڈ میں اختراعات، اسٹارٹ اپس، تحقیق اور عوامی شراکت کا ایک مضبوط ماحولیاتی نظام تشکیل دیں گے اور ریاست کو ذمہ دار AI اور اختراع سے چلنے والی ترقی کے لیے ایک قومی ماڈل بنانے میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ اس موقع پر ٹیکو ہب کے مسٹر سدھارتھ مادھو نے ان تمام اقدامات کے بارے میں جانکاری فراہم کی۔ اس پروگرام میں گورنر کی ایڈیشنل سکریٹری محترمہ رینا جوشی، ڈائرکٹر جنرل، یوسی او ایس ٹی، مسٹر درگیش پنت، ڈائرکٹر، معاون ٹیکنالوجیز ایکسلریٹر، سمرتھنم ٹرسٹ فار دی ڈس ایبلڈ، بنگلورو، مسٹر جینت سری نواس، نائب صدر، اسکون مندر، دوارکا، نئی دہلی کے مختلف افسران نے شرکت کی۔ یونیورسٹیاں، اور طلباء موجود تھے۔

آپریشن ساتھی

آپریشن ساتھی اتراکھنڈ کے دور دراز علاقوں میں چھپی ہوئی صلاحیتوں اور اختراعات کی نشاندہی کرنے کے لیے ایک خاص پہل ہے۔ اس پہل کے تحت ریاست کے تمام 13 اضلاع میں طلباء، محققین، خواتین کاروباری، کسان، سیلف ہیلپ گروپس، اسٹارٹ اپس اور مقامی اختراع کاروں کو اپنے اختراعی خیالات کو سامنے لانے کیلئے مصروف عمل کیا جائیگا۔

اے آئی نیوز لیٹر

اے آئی نیوز لیٹر مصنوعی ذہانت، تحقیق، اختراع، سٹارٹ اپس، ٹیکنالوجی سے چلنے والی گورننس، اور اتراکھنڈ میں مختلف اداروں کی کامیابیوں کی دستاویز کرنے والا علمی پلیٹ فارم ہے۔ اس پہل کے ذریعے، اے آئی سے متعلق سرگرمیاں، تحقیق، پالیسی اقدامات، طلبہ کی اختراعات، اسٹارٹ اپ کامیابیوں، اور ریاست میں کامیاب تجربات کو تعلیمی اداروں، محققین، صنعت اور عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اکٹھا کیا جائے گا۔ RoV انکیوبیٹر سنٹر ایک وقف انکیوبیشن پلیٹ فارم ہے جو اتراکھنڈ میں اختراع کرنے والوں اور اسٹارٹ اپس کی حوصلہ افزائی کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

ایچ آئی وی/ایڈس سے پاک دون کا عزم

روک تھام سے علاج تک کرے کسے گا انتظامیہ کا شکنجہ

دہرہ دون: ضلع کو ایچ آئی وی/ایڈز سے پاک بنانے کے عزم کے ساتھ انتظامیہ نے انفیکشن سے بچاؤ، جانچ اور علاج کے نظام کو مزید جامع اور موثر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ "مشن ایڈز تحفظ" مہم کی ایک اہم میٹنگ بدھ کو رشپرنا آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی جس کی صدارت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے کی، جس میں ایڈز کنٹرول پروگرام کا مکمل جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے کہا کہ ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے لیے بروقت جانچ، درست مشاورت، اور تمام ضرورت مندوں کے لیے صحت کی خدمات تک آسان رسائی ضروری ہے۔ انہوں نے محکمہ صحت کو واضح ہدایات دیں کہ ضلعی سطح پر ٹھوس ایکشن پلان تیار کیا جائے اور اس کے تدارک کے لیے مہم شروع کی جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ ضلع میں زیادہ خطرہ والے علاقوں کی نشاندہی کی جائے اور جی آئی ایس کی نقشہ سازی کی جائے تاکہ ٹارگٹڈ امداد براہ راست ضرورت مندوں تک پہنچائی جا سکے۔ انہوں نے جنسی کارکنوں، ٹرانسجینڈر کمیونٹی، انجکشن لگانے والے منشیات استعمال کرنے والوں، ڈرائیوروں اور تارکین وطن کی آبادی جیسے کمزور گروہوں میں آگاہی، مشاورت اور ابتدائی جانچ پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صحت کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ نمونے لینے اور جانچ میں تیزی لائیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ متاثرہ افراد کو فوری طور پر ضروری علاج سے منسلک کیا جائے۔ اس کے علاوہ، ضرورت کے مطابق کنٹیکٹ ٹریسنگ، باقاعدہ فالو اپ، اور بروقت مشاورت اور ٹیسٹنگ کو یقینی بنایا جانا چاہیے، خاص طور پر حاملہ خواتین کے لیے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایچ آئی وی سے متعلق سماجی غلط فہمیوں، ہچکچاہٹ اور خوف کو ختم کرنے کے لیے حقائق پر مبنی اور حساس بیداری مہم چلانے پر زور دیا۔ مہم کو مزید موثر اور جامع بنانے کے لیے پولیس، تعلیم اور دیگر متعلقہ محکموں کو آئندہ اجلاسوں میں شامل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ میٹنگ کے دوران محکمہ صحت کے افسران نے بتایا کہ سال 2025-26 میں ضلع کے مختلف اسپتالوں اور مراکز میں کل 85,065 افراد کے ایچ آئی وی ٹیسٹ کیے گئے۔ ان میں سے 583 افراد کا ٹیسٹ مثبت آیا اور انہیں فوری طور پر اے آر ٹی مراکز کے ذریعے ضروری مشاورت اور علاج کی خدمات سے منسلک کر دیا گیا۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ایم کے۔ شرما، ڈی ٹی او ڈاکٹر منوج کمار ورما، ڈاکٹر سنیتا ہاڈا، نوڈل اے آر ٹی ڈاکٹر کے سی۔ پنت، محکمہ صحت، اے آر ٹی، آئی سی ڈی سی اور مختلف غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ میں موجود تھے۔

نوٹس کی سماعت کے دوران فیلڈ وزٹ کر کریں ضلع مجسٹریٹ

چیف الیکٹورل آفیسر نے ایس آئی آر کا جائزہ لینے کیلئے ضلع مجسٹریٹس کے ساتھ میٹنگ کی

دہرہ دون: چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر B.V.R.C. پرشوتم نے بدھ کو تمام اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس کے ساتھ ایک ویڈیو کانفرنس منعقد کی تاکہ رائے دہندگان کو جاری کیے گئے نوٹسز اور خصوصی نظر ثانی مہم کے دوسرے مرحلے کے دوران کی گئی سماعتوں کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ کے دوران چیف الیکٹورل آفیسر نے تمام اضلاع میں نوٹس کی سماعت کے لیے تیار کیے گئے ایکشن پلان کا تفصیلی جائزہ لیا۔ عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے چیف الیکٹورل آفیسر نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جن رائے دہندوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں انہیں وقت پر نوٹس ملیں اور ان کی سماعت کے لئے کافی وقت دیا جائے۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے تمام ضلع مجسٹریٹس کو بھی ہدایت دی کہ وہ متعلقہ محکموں بشمول تعلیم، ریونیو اور تحصیل کے نوڈل افسروں کو نامزد کریں تاکہ دستاویزات کی تصدیق میں EROs اور eros کی مدد کریں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے تمام ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت دی کہ وہ اسمبلی حلقوں کا باقاعدہ فیلڈ وزٹ کریں اور صورتحال کا جائزہ لیں۔ میٹنگ کے دوران بتایا گیا کہ تمام اضلاع میں 100% نوٹس پرنٹ کر کے ای آر او اور بی ایل او کی سطح پر پہنچا دیے گئے ہیں۔ مزید برآں، سماعت بھی شروع ہو گئی ہے۔ ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر وجے کمار جوگڈنڈے، ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر کشن سنگھ نیگی، اسسٹنٹ چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر مستو داس کے علاوہ تمام اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس میٹنگ میں موجود تھے۔

ریاست بھر میں یوم آزادی کا ہو شاندار انعقاد

ریاستی اور ضلعی سطح پر کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا جائے: چیف سکریٹری

چیف سکریٹری آنند بردھن کی صدارت میں بدھ کو سکریٹریٹ میں 80ویں یوم آزادی کی تیاریوں سے متعلق ایک میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے دوران چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ یوم آزادی کی شاندار تقریب کو یقینی بناتے ہوئے ریاست بھر میں خصوصی تقریبات کا انعقاد کیا جائے۔ چیف سکریٹری نے یوم آزادی میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی اور ضلعی سطح کے کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ خصوصی تقریبات جیسے خون عطیہ کیمپ، اونچائی پر ایڈونچر سرگرمیاں، میراتھن، سائیکل، بائیک یا کار ریلیوں کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے ریاست بھر کے بڑے شہروں میں اہم مقامات پر پولیس، فوج، نیم فوجی دستوں اور این سی سی بینڈز کے ذریعے میوزیکل پروگرام منعقد کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ریاست بھر میں آبی تحفظ اور درخت لگانے کے پروگرام منعقد کئے جائیں۔ انہوں نے زور دیا کہ خون کے عطیات اور شجرکاری کے پروگرام بڑے پیمانے پر منعقد کیے جائیں۔ ڈائرکٹر جنرل آف انفارمیشن جناب بنشیدھر تیواری نے بتایا کہ وزیراعلیٰ 15 اگست کو یوم آزادی کے موقع پر صبح 00:10 بجے پریڈ گراؤنڈ میں پرچم کشائی کریں گے۔ چیف سکرٹری صبح 00:9 بجے سکریٹریٹ میں پرچم کشائی کریں گے۔ دہرادون کے علاوہ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں صبح 30:9 بجے پرچم کشائی کی جائے گی۔ دہرادون میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر صبح 09:00 بجے محکمہ کے سربراہان/دفاتر کے سربراہ پرچم لہرائیں گے۔ ڈائرکٹر جنرل آف انفارمیشن نے بتایا کہ 14 اگست 2026 کو شام 06:00 بجے سے رات 09:00 بجے تک اور 15 اگست کو صبح 00:6 بجے سے صبح 11:00 بجے تک ریاستی/ضلع ہیڈ کوارٹرز کے بڑے چوراہوں پر لاؤڈ اسپیکر پر حب الوطنی کے گیت چلائے جائیں گے۔ 14 اگست 2026 کو ریاستی ہیڈ کوارٹر میں ایک شاعری سمیلن/مشاعرہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ سرکاری عمارتوں اور تاریخی یادگاروں کو کم وولٹیج کے ایل ای ڈی بلبوں سے روشن کیا جائے گا۔ تمام تعلیمی ادارے صبح 7 بجے پرچم کشائی، قومی ترانہ، کھیل، سیمینارز، نمائشیں، مباحثے، مضمون نویسی کے مقابلے اور ثقافتی پروگرام اپنے اپنے تعلیمی اداروں اور مقررہ مقامات پر منعقد کریں گے۔ پرنسپل سکریٹری ایل فنائی، اسپیشل پرنسپل سکریٹری امیت سنہا، سکریٹری شیلیش باگولی، ڈاکٹر بی وی آر سی۔ میٹنگ میں پرشوتم، برجیش کمار سنت، ونے شنکر پانڈے، ونود کمار سمن، یوگل کشور پنت، رنویر سنگھ چوہان، اور دہرادون کے ضلع مجسٹریٹ آشیش چوہان سمیت دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

300 آروگیہ آیوش مندروں میں تقریباً 22 کروڑ کی رقم کے ذریعے ریاستی عوام کی صحت خدمات

دہرہ دون: قومی آیوش مشن کے تحت، اتراکھنڈ میں 300 آروگیہ آیوش مندروں کے ذریعے عوام کو 22 کروڑ روپے سے زیادہ کی صحت کی خدمات فراہم کی گئی ہیں۔ اسی طرح، پارلیمنٹ کے ذریعے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق، ریاست میں پی اے سی ایس، ڈیری اور ماہی پروری کے شعبوں میں 999 کوآپریٹو سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ اس اہم معلومات کا انکشاف ریاستی صدر اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ مسٹر مہندر بھٹ کے راجیہ سبھا کے فلور پر پوچھے گئے سوالات کے جواب میں ہوا۔ آیوش کے مرکزی وزیر مملکت جناب پرتاپ راؤ جادھو نے کہا کہ قومی آیوش مشن کے تحت مرکز نے ریاستی سالانہ ایکشن پلان کے ذریعے اتراکھنڈ میں 300 آیوش آروگیہ مندروں کو چلانے کی منظوری دی ہے۔ ملک بھر میں کام کرنے والے کل 12,500 کے مقابلے ریاست کے حجم اور آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک اہم تعداد ہے۔ یہ نوٹ کرنا خوشی کی بات ہے کہ اتراکھنڈ میں تمام عام آیوش کام کر رہے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں، راجیو گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (RJDEO) کے مرکزی حصہ کے طور پر ان کے لیے کل 2184.48 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ریاست کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق اس رقم کا استعمال کیا گیا ہے۔ مسٹر بھٹ کے اسی طرح کے سوال کا جواب دیتے ہوئے، تعاون کے مرکزی وزیر، جناب امیت شاہ نے کہا کہ حکومت ہند نے نئے کثیر المقاصد پی اے سی ایس، ڈیری، اور فشریز کوآپریٹو کے قیام کے منصوبے کو منظوری دی ہے، جس کا مقصد اگلے پانچ سالوں میں ملک کی تمام پنچایتوں اور دیہاتوں کا احاطہ کرنا ہے۔ اس اقدام کو نابارڈ، نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ، نیشنل فشریز ڈیولپمنٹ بورڈ، اور ریاستی حکومتوں کی حمایت حاصل ہے۔ نیشنل کوآپریٹو ڈیٹا بیس کے مطابق، 15 فروری 2023 سے 15 جولائی 2026 تک کل 38,138 نئے PACS، ڈیری، اور فشریز کوآپریٹو رجسٹر کیے گئے ہیں۔ اور 21,292 ڈیری اور فشریز کوآپریٹو کو مضبوط کیا گیا ہے۔

سنگل یوز پلاسٹک کے خلاف موثر مہم عوام کی شراکت سے چلائی جائے: وزیر اعلیٰ

پائیدار ترقی کا ہدف صرف ماحولیات اور معیشت میں توازن قائم کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جنگلی حیات کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کرنے والوں کو اعزاز سے نواز

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ واحد استعمال پلاسٹک پر پابندی کا موثر نفاذ صرف حکومتی کوششوں سے ممکن نہیں ہے۔ اس میں عوام کی شرکت، عوامی بیداری اور ہر شہری کے فعال تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کو سنگل یوز پلاسٹک فری ریاست بنانے کے عزم کو ایک بار استعمال کرنے والے پلاسٹک کے خلاف مہم کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کر کے پورا کرنا ہوگا۔ بدھ کے روز، ورلڈ ٹائیگر ڈے کے موقع پر، وزیر اعلیٰ نے جکھن کے ایک ہوٹل میں منعقدہ ایک ریاستی سطح کی مشاورتی ورکشاپ میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے شیروں کے تحفظ سے متعلق پینٹنگز اور پوسٹ کارڈز کا اجرا کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ان لوگوں کو بھی اعزاز سے نوازا جنہوں نے انسانوں اور جنگلی حیات کے تنازع سے نمٹنے کے لیے جرات مندانہ اقدامات کیے ہیں اور جنگلی حیات کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ورلڈ ٹائیگر ڈے کے موقع پر اس موضوع پر ورکشاپ کا انعقاد انتہائی معنی خیز ہے۔ یہ تقریب صرف ایک ورکشاپ نہیں ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک صاف، محفوظ اور سرسبز مستقبل کو یقینی بنانے کا اجتماعی عزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیر صرف ایک جنگلی جانور نہیں ہے بلکہ ہمارے بھرپور حیاتیاتی تنوع اور متوازن ماحولیاتی نظام کی علامت ہے۔ اگر ہمارے جنگلات محفوظ ہوں گے تو شیر بھی محفوظ رہیں گے اور فطرت کا توازن بھی برقرار رہے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں فطرت کو ماں کی شخصیت تصور کیا جاتا ہے۔ دیو بھومی اتراکھنڈ اپنی بھرپور حیاتیاتی تنوع، جنگل کی دولت اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے پورے ملک میں ایک منفرد شناخت رکھتا ہے۔ ریاست کے جنگلاتی علاقے، بشمول کاربیٹ ٹائیگر ریزرو اور راجاجی ٹائیگر ریزرو، اس ورثے کی طاقتور علامتیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سنگل یوز پلاسٹک ماحولیات، دریاؤں، مٹی، پانی کے ذرائع اور جنگلی حیات کے لیے سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ جنگلاتی علاقوں میں بچ جانے والا پلاسٹک اکثر وائلڈ لائف کی خوراک میں مل جاتا ہے جس سے ان کی صحت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگلات، دریاؤں اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے سنگل یوز پلاسٹک کے خلاف مؤثر اور فیصلہ کن مہم وقت کی اہم ضرورت ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں سوچھ بھارت ابھیان، ایک پیڑ ماں کے نام، نمامی گنگا، اور صاف توانائی کے فروغ جیسے اقدامات نے ماحولیاتی تحفظ کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کر دیا ہے۔ ریاستی حکومت بھی ماحولیاتی تحفظ کو اولین ترجیح دینے کے لیے انتھک محنت کر رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی اور ماحول ایک دوسرے کے تکمیلی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک پر پابندی کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم، معائنہ اور نفاذ کے اقدامات کر رہی ہے۔ چاردھام یاترا کے راستوں اور اہم سیاحتی مقامات کو پلاسٹک سے پاک بنانے کے لیے خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ پلاسٹک کے کچرے کے سائنسی انتظام اور ری سائیکلنگ کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ کپڑے کے تھیلے، جوٹ اور ماحول دوست مصنوعات کو اپنائیں۔ انہوں نے ریاست میں آنے والے زائرین اور سیاحوں سے بھی اپیل کی کہ وہ قدرتی مقامات پر پلاسٹک یا دیگر فضلہ نہ چھوڑیں۔ انہوں نے صنعت پر زور دیا کہ وہ ماحول دوست پیکیجنگ اور ری سائیکلنگ کی جدید تکنیک اپنائیں، اور نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اسکولوں، کالجوں، ولیج کونسلوں، سیلف ہیلپ گروپس، اور سماجی تنظیموں کے ذریعے اس مہم کو ایک عوامی تحریک بنائیں۔ وزیر اعلیٰ نے یقین ظاہر کیا کہ ریاستی سطح کی مشاورتی ورکشاپ سے موصول ہونے والی تجاویز اتراکھنڈ میں ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک پر پابندی کے موثر نفاذ کو مزید تقویت دیں گی اور اتراکھنڈ کو واحد استعمال پلاسٹک سے پاک بنانے کے ریاست کے عزم کو عملی جامہ پہنانے میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ اس موقع پر میئر دہرادون مسٹر سوربھ تھپلیال، ضلع پنچایت چیئرپرسن ٹہری، محترمہ اشیتا سجوان، پرنسپل سکریٹری مسٹر آر کے سدھانشو، چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ (HQ)، مسٹر کپل لال، چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ (وائلڈ لائف)، محترمہ نینا گریوال، آلودگی کنٹرول بورڈ کی ممبر سکریٹری، ڈاکٹر پراگ مدھوکر دھکاٹے، اور موضوع کے ماہرین موجود تھے۔

سنٹرل بیورو آف کمیونیکیشنز، نینی تال کے زیر اہتمام دو روزہ مربوط مواصلات اور آؤٹ ریچ پروگرام اختتام پذیر

دہرہ دون: دو روزہ مربوط مواصلات اور آؤٹ ریچ پروگرام، "ترقی یافتہ ہندوستان گارنٹی برائے روزگار اور روزی روٹی مشن،" "دیہی مہم،" اور "منشیات سے پاک بھارت مہم" پر مبنی، مرکزی بیورو آف کمیونیکیشن، وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند کے علاقائی دفتر کے زیر اہتمام بدھ کو سری نگر، نینیتال، پوہیو میں اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں حکومت ہند کی عوامی فلاحی اسکیموں اور مہمات پر مبنی تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ سجنا، سچن، ہرشیت، روپ، ہمانی، یوگیش، اور رتن نے طلباء کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے منعقدہ کوئز مقابلے میں سوالات کے صحیح جوابات دے کر پرکشش انعامات جیتے۔ گوسوامی سرسوتی ودیا مندر (لڑکیوں کے زمرے) میں پینٹنگ اور پوسٹر مقابلے میں: نیہا شاہ نے پہلا مقام، شوبھانگی نے دوسرا اور ساکشی وشنو نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ "ترقی یافتہ ہندوستان" مقابلہ (لڑکوں کے زمرے): ہرشیت سینی نے پہلا مقام، بلال نے دوسرا اور فیضان نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ پوسٹر مقابلے میں ستیہ بشت نے پہلا، مہک بشت نے دوسرا اور رچنا میرا نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ پروگرام کے دوران مقامی ہنرمندوں اور فنکاروں نے ثقافتی پرفارمنس سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ طالبات — ندھی ڈبل، تمنا بشت، اور انجلی پانڈے — نے کماؤنی ثقافت پر مبنی دلکش رقص پیش کیا، جس کو سامعین سے زبردست پذیرائی ملی۔ کلچرل آرٹس اپلفٹمنٹ کمیٹی، کھرپا تال کے فنکاروں نے بھی خطے کے ثقافتی ورثے کو خوبصورتی سے پیش کرتے ہوئے روایتی کماؤنی ثقافتی پرفارمنس پیش کی۔ پروگرام کی خاص بات منشیات کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہی پھیلانے کا پیغام تھا۔ سنٹرل کمیونیکیشن بیورو، نینی تال کے فنکاروں نے ایک جذباتی اور موثر ڈرامہ "ذمہ دار امید" پیش کیا جو نوجوانوں کو منشیات سے دور رہنے اور معاشرے کو منشیات سے پاک بنانے کی ترغیب دیتا ہے۔

نئے تعمیر شدہ 'سی ڈی ایس جنرل بپن راوت فارمیسی اکیڈمک بلاک' کا گورنر نے کیا افتتاح

دہرہ دون: چانسلر اور گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے بدھ کو کماؤں یونیورسٹی کے بھیم تال کیمپس میں نئے تعمیر شدہ "سی ڈی ایس جنرل بپن راوت فارمیسی اکیڈمک بلاک" کا عملی طور پر افتتاح کیا۔ گورنر نے کہا کہ اس عمارت کا نام ہندوستان کے پہلے چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل بپن راوت کے نام پر رکھنا انتہائی معنی خیز ہے۔ اس سے طلباء میں نظم و ضبط، لگن اور حب الوطنی کے جذبے کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے ہر طالب علم پر زور دیا کہ وہ اپنے علم کو قوم اور معاشرے کی بھلائی کے لیے استعمال کرنے کا عہد کریں۔ گورنر نے یونیورسٹی کے شعبہ فارماسیوٹیکل سائنسز کی کامیابیوں کو سراہتے ہوئے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ نیا اکیڈمک بلاک تحقیق، ہنرمندی کی نشوونما اور اختراعات کو نئی تحریک فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند کی USHA-PM اسکیم کے تحت تعمیر کی گئی یہ عمارت قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مقاصد کے مطابق معیاری اور تحقیق پر مبنی اعلیٰ تعلیم کو مضبوط کرے گی۔ گورنر نے کہا کہ اتراکھنڈ ایک ایسی ریاست ہے جس میں دواؤں اور خوشبودار پودوں کا ایک بھرپور قدرتی ورثہ ہے، جس میں دواسازی کی تحقیق کے لیے بے پناہ امکانات موجود ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے "اتراکھنڈ کی دہائی" کے عہد کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ایک ترقی یافتہ اتراکھنڈ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرے گا، اور یہ کہ یونیورسٹیوں اور نوجوانوں کا تعاون سب سے اہم ہوگا۔ اس موقع پر گورنر کی ایڈیشنل سکریٹری محترمہ رینا جوشی اور کماؤں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر دیوان سنگھ راوت موجود تھے۔

ہر شہری گھر سے آغاز کرے، خشک اور گیلے کچرے کو الگ کرنے کا عہد کرے

دہرہ دون: دہرادون میں ایک ریاستی سطحی مشاورتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا عنوان تھا "ایک بار استعمال ہونے والی پلاسٹک پر پابندی کا موثر نفاذ اور نفاذ"۔ ورکشاپ میں پلاسٹک ویسٹ مینجمنٹ کے کنسلٹنٹ امن بھاٹیہ نے کہا: "ہر شہری کو چار مفت اقدامات کرنے سے شروعات کرنی چاہیے۔ بدھ کو ٹائیگر کے عالمی دن کے موقع پر، جکھن کے ایک ہوٹل میں "ایک بار استعمال ہونے والی پلاسٹک کی پابندی کے موثر نفاذ اور نفاذ" کے موضوع پر ایک ریاستی سطح کی مشاورتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ریاستی سطح کے مشاورتی ورکشاپ میں، Consultants Axis کے امن بھاٹیہ نے "EPR کے ذریعے پلاسٹک ویسٹ مینجمنٹ میں سرکلر اکانومی" کے عنوان پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہر شہری کو چار مفت اقدامات اٹھانے کا عہد کرنا چاہیے: خشک اور گیلے کچرے کو الگ کرنا، خالی کرنا، دھونا اور خشک کرنا، کنٹینرز اور بوتلیں جمع کرنا، ہر دن تھوڑی مقدار میں خشک اور بوتلیں جمع کرنا۔ اسے جلانے یا پھینکنے کے بجائے جمع کرنے والا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ری سائیکلنگ کا انحصار کچرے کی حالت پر ہے جو ری سائیکلر تک پہنچتا ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ریاستی سطح کی مشاورتی ورکشاپ سے موصول ہونے والی تجاویز اتراکھنڈ میں ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک پر پابندی کے موثر نفاذ کو مزید تقویت دیں گی اور ریاست کو واحد استعمال پلاسٹک سے پاک بنانے کے عزم کو عملی جامہ پہنانے میں اہم رول ادا کریں گی۔

ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ
وکیل اپنے اہلِ خانہ کی وکالت کرسکتا ہے

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں قرار دیا ہے کہ بار کونسل آف انڈیا (BCI) کے قواعد کسی وکیل کو اپنے اہلِ خانہ یا قریبی رشتہ داروں کی عدالت میں نمائندگی کرنے سے نہیں روکتے۔ عدالت نے واضح کیا کہ بار کونسل کے قواعد کی تشریح اس انداز میں نہیں کی جاسکتی کہ وکیل اپنے خاندان کے افراد کے مقدمات کی پیروی ہی نہ کر سکے۔ عدالت نے کہا کہ بار کونسل آف انڈیا کے قواعد میں شامل ضابطہ 6 صرف اس صورت میں پابندی عائد کرتا ہے جب وکیل ایسی عدالت، ٹریبونل یا اتھارٹی کے سامنے پیش ہو جہاں اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جج، رکن یا فیصلہ کرنے والے ادارے کا حصہ ہو۔ اس ضابطے کا مقصد مفادات کے ٹکراؤ سے بچنا ہے، نہ کہ رشتہ داروں کی قانونی نمائندگی پر مکمل پابندی لگانا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اگر متعلقہ عدالتی فورم میں وکیل کا کوئی رشتہ دار فیصلہ ساز حیثیت میں موجود نہ ہو تو وکیل اپنے والدین، بہن بھائی، شریک حیات یا دیگر اہلِ خانہ کی جانب سے مقدمہ لڑ سکتا ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق اس فیصلے سے بار کونسل کے قواعد کی تشریح مزید واضح ہوگئی ہے اور مستقبل میں ایسے تنازعات میں رہنمائی ملے گی جہاں وکیل کی جانب سے اپنے خاندان کی نمائندگی پر اعتراض کیا جاتا رہا ہے۔

بابری مسجد انہدام کے خلاف احتجاج پر شہر بدری غیر قانونی، ممبئی ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

حکومتی پالیسیوں کی مخالفت یا پُر امن احتجاج شہر بدری کی بنیاد نہیں بن سکتا، اظہارِ رائے اور نقل و حرکت کے بنیادی حقوق کا تحفظ ضروری: عدالت

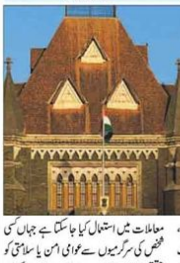
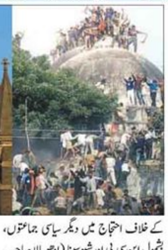

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کے ایک عہدیدار کے خلاف جاری شہربدری کا حکم منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ بابری مسجد کے انہدام کے خلاف احتجاج، حکومت کی پالیسیوں کی مخالفت یا نعرے بازی محض اس بنیاد پر کسی شخص کو شہر بدر نہیں کیا جاسکتا۔ جسٹس مادھو جمدار نے اپنے فیصلے میں کہا کہ درخواست گزار فیروز عبدالوہاب خان کے خلاف درج مقدمات بنیادی طور پر مرکزی حکومت کے فیصلوں کے خلاف احتجاج، وقف بل کے خلاف مظاہروں، بابری مسجد انہدام کے خلاف نعرے بازی اور مقامی ماحولیاتی مسائل پر احتجاج سے متعلق تھے۔ ریاست یہ ثابت کرنے میں ناکام رہی کہ ان سرگرمیوں سے امن وامان کو ایسا خطرہ لاحق ہوا جو شہر بدری جیسے سخت اقدام کا جواز بن سکے۔ عدالت نے یہ بھی نشاندہی کی کہ وقف بل کے خلاف احتجاج میں دیگر سیاسی جماعتوں، بشمول این سی پی اور شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما بھی شریک تھے، لیکن شہر بدری کی کارروائی صرف درخواست گزار کے خلاف کی گئی، جو امتیازی اور غیر قانونی طرزِ عمل ہے۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت شہر بدری کا اختیار صرف انہی معاملات میں استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں کسی شخص کی سرگرمیوں سے عوامی امن یا سلامتی کو حقیقی خطرہ لاحق ہو۔ پُرامن احتجاج، حکومتی فیصلوں پر تنقید یا اظہارِ اختلاف کو اس قانون کے تحت شہر بدری کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا، کیونکہ یہ آئین کے تحت حاصل اظہارِ رائے اور آزادانہ نقل وحرکت کے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔

ماہم میں تیز رفتار بائیک کی ٹکر خاتون اور نوجوان سوار جاں بحق

ممبئی: ممبئی کے ماہم کاز وے پر پیش آنے والے ایک المناک سڑک حادثے میں 50 سالہ خاتون اور 21 سالہ موٹر سائیکل سوار ہلاک ہو گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب خاتون اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ سڑک عبور کر رہی تھیں اور ایک تیز رفتار موٹر سائیکل نے انہیں زوردار ٹکر ماردی۔ پولیس کے مطابق حادثہ پیر کی رات جنرل ارون کمار ویدیا مارگ پر پیش آیا۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ خاتون اور موٹر سائیکل سوار دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے دونوں کو مردہ قرار دے دیا۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق موٹر سائیکل تیز رفتاری سے چلائی جارہی تھی۔ پولیس نے موٹر سائیکل سوار کے خون کے نمونے جانچ کے لیے بھیج دیے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا حادثے کے وقت وہ نشے کی حالت میں تھا یا نہیں۔ پولیس نے واقعہ درج کرکے مزید تحقیقات شروع کردی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ سی سی ٹی وی فوٹیج، عینی شاہدین کے بیانات اور فرانزک شواہد کی مدد سے حادثے کی اصل وجوہات کا تعین کیا جارہا ہے۔ اس حادثے نے ایک بار پھر ممبئی میں تیز رفتاری اور سڑکوں پر حفاظتی اصولوں پر عمل درآمد کے حوالے سے سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

فرضی بم دھمکیوں کا معمہ حل
امریکہ سے آئے بھارتی نژاد شخص کو گرفتار کرلیا گیا

ممبئی اور تمل ناڈو پولیس کی مشترکہ تفتیش کامیاب
22 ایف آئی آر اور ای میلز میں نو مشترک پہلوؤں نے ملزم تک پہنچادیا

ممبئی: ممبئی اور تمل ناڈو پولیس نے گزشتہ کئی برسوں سے ملک بھر میں فرضی بم دھمکیوں پر مبنی ای میلز بھیجنے کے الزام میں امریکہ میں ملازمت کرنے والے بھارتی نژاد شخص شرتھ سبرامنیم شنکر کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب وہ حال ہی میں تمل ناڈو پہنچا۔ تحقیقات کے مطابق ملزم نے ممبئی اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای)، عدالتوں، فائیو اسٹار ہوٹلوں، اسکولوں اور دیگر اہم مقامات کو متعدد فرضی بم دھمکی آمیز ای میلز بھیجیں، جن کے باعث مختلف ریاستوں میں کم از کم 22 مقدمات درج کیے گئے اور سکیورٹی ایجنسیاں بار بار ہائی الرٹ پر رہیں۔ پولیس حکام نے بتایا کہ مختلف ریاستوں میں درج مقدمات کا جائزہ لینے پر ای میلز میں نو مشترک خصوصیات سامنے آئیں، جن میں تحریر کا انداز، مخصوص الفاظ، ای میل بھیجنے کا طریقۂ کار، اہداف کا انتخاب اور دیگر تکنیکی مماثلتیں شامل تھیں۔ انہی شواہد کی بنیاد پر تفتیش کار اس نتیجے پر پہنچے کہ تمام ای میلز ایک ہی شخص کی جانب سے بھیجی جا رہی تھیں۔

تکنیکی شواہد اور بین ریاستی تعاون کے بعد پولیس نے ملزم کی شناخت کی اور اس کی بھارت آمد پر اسے حراست میں لے لیا۔ حکام اب یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ملزم کے محرکات کیا تھے، آیا وہ اکیلا کام کر رہا تھا یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ملوث تھا، اور اس نے کتنی فرضی دھمکیاں بھیجی تھیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس طرح کی جھوٹی بم دھمکیاں نہ صرف عوام میں خوف و ہراس پھیلاتی ہیں بلکہ سکیورٹی اداروں کے وسائل اور وقت کا بھی بڑا ضیاع کرتی ہیں۔ تفتیش جاری ہے اور مزید انکشافات متوقع ہیں۔

ریگل جنکشن کی 45 کروڑ روپے سے ازسرِ نو تعمیر ممبئی کا پہلا اوپن ایئر آرٹ میوزیم قائم ہوگا

کالا گھوڑا۔ گیٹ وے آف انڈیا منصوبے کے تحت پیدل چلنے والوں کے لیے نئی سہولتیں، ٹریفک سگنلز 27 سے کم ہو کر 9 رہ جائیں گے

ممبئی: جنوبی ممبئی کے تاریخی ریگل جنکشن کو جدید اور پیدل چلنے والوں کے لیے زیادہ سازگار بنانے کے مقصد سے تقریباً 45 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے کا آغاز کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ کالا گھوڑا۔ گیٹ وے آف انڈیا ریڈیولپمنٹ کا حصہ ہے، جس کے تحت علاقے کی خوبصورتی، ٹریفک کی روانی اور عوامی سہولتوں میں نمایاں بہتری لائی جائے گی۔ منصوبے کے تحت ریگل جنکشن پر ممبئی کا پہلا اوپن ایئر آرٹ میوزیم قائم کیا جائے گا، جبکہ ایک عوامی پلازہ، ورثہ طرز کی روشنی (ہیریٹیج لائٹنگ)، کشادہ فٹ پاتھ، نئی شجر کاری اور معذور افراد کے لیے بہتر رسائی کی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی۔

حکام کے مطابق اس منصوبے میں ٹریفک کے نظام کو بھی ازسرِ نو ترتیب دیا جائے گا، جس کے نتیجے میں علاقے میں موجود 27 ٹریفک سگنلز کم ہو کر صرف 9 رہ جائیں گے۔ اس کے علاوہ میڈین اور ٹریفک آئس لینڈز کی نئی ترتیب سے گاڑیوں کی آمد ورفت مزید ہموار ہونے کی توقع ہے۔ منصوبے میں مستقبل میں زیرِ زمین پارکنگ کی سہولت بھی شامل کی گئی ہے، تاکہ سڑکوں پر پارکنگ کا دباؤ کم ہو اور جنوبی ممبئی کے اس تاریخی وسیاحتی علاقے کو مقامی شہریوں اور سیاحوں کے لیے مزید پرکشش بنایا جاسکے۔ منصوبہ تقریباً 24 ماہ میں مکمل کیے جانے کا ہدف رکھا گیا ہے، تاہم برسات کا دورانیہ اس مدت میں شامل نہیں ہوگا۔

پنویل میں تپ دق کے خاتمے کے لیے علیحدہ سٹی ٹی بی آفس قائم کرنے کی منظوری

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شہر پنویل میں قومی تپ دق خاتمہ پروگرام کے تحت ایک علیحدہ سٹی ٹی بی آفس قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس اقدام کا مقصد شہر میں تپ دق (ٹی بی) کی روک تھام، بروقت تشخیص، علاج اور مریضوں کی مسلسل نگرانی کے نظام کو مزید مؤثر بنانا ہے۔ حکام کے مطابق پنویل کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر ٹی بی سے نمٹنے کے لیے ایک خودمختار انتظامی اور طبی ڈھانچے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ نئے سٹی ٹی بی آفس میں ماہر ڈاکٹروں، طبی عملے اور انتظامی اہلکاروں کی الگ ٹیم تعینات کی جائے گی، جو ٹی بی کنٹرول پروگرام کی نگرانی کرے گی۔ یہ دفتر سرکاری اور نجی اسپتالوں، طبی مراکز اور صحت کے اداروں کے ساتھ قریبی رابطے میں کام کرے گا، تاکہ مریضوں کی بروقت تشخیص، معیاری علاج، ادویات کی فراہمی اور علاج مکمل ہونے تک مؤثر نگرانی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے پنویل میں ٹی بی کے خاتمے کی مہم کو مزید تقویت ملے گی اور شہریوں کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔

تاخیر سے مون سون کے باوجود ممبئی کے آبی ذخائر تین برس کی بلند ترین سطح پر

سات جھیلوں میں 88.81 فیصد پانی جمع، اپریل 2027 تک سپلائی کا ذخیرہ موجود؛ 10 فیصد پانی کٹوتی فی الحال برقرار

ممبئی: تاخیر سے شروع ہونے والے مون سون کے باوجود جولائی میں ہونے والی مسلسل بارشوں نے ممبئی کی آبی صورتحال کو نمایاں طور پر بہتر بنا دیا ہے۔ شہری انتظامیہ کے مطابق شہر کو پانی فراہم کرنے والی ساتوں جھیلوں میں پانی کا مجموعی ذخیرہ 88.81 فیصد تک پہنچ گیا ہے، جو گزشتہ تین برسوں میں اسی تاریخ کا سب سے بلند ریکارڈ ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے اعداد وشمار کے مطابق ساتوں جھیلوں میں اس وقت 12.85 لاکھ ملین لیٹر قابل استعمال پانی موجود ہے، جو موجودہ اندازوں کے مطابق اپریل 2027 کے آخر تک ممبئی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہے۔ جولائی کے دوران کیچمنٹ علاقوں میں ہونے والی موسلا دھار بارشوں نے ابتدائی خدشات کو بڑی حد تک ختم کر دیا ہے، حالانکہ مون سون کی آمد معمول سے تاخیر سے ہوئی تھی۔ حکام کے مطابق موڈک ساگر، مڈل ویتارنا، تلسی اور وہار جھیلیں لبریز ہوچکی ہیں، جبکہ دیگر ذخائر میں بھی پانی کی سطح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ حالیہ دنوں میں مڈل ویتارنا ڈیم کے دروازے بھی اضافی پانی خارج کرنے کے لیے کھولے گئے تھے، جو بہتر بارش کا واضح اشارہ ہے۔ اس کے باوجود بی ایم سی نے شہر میں نافذ 10 فیصد پانی کی کٹوتی فوری طور پر ختم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہری انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مکمل ذخیرہ ہونے تک احتیاطی پالیسی برقرار رکھی جائے گی تاکہ اگر آئندہ بارش میں کمی واقع ہو تو پانی کی فراہمی متاثر نہ ہو۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر آئندہ چند روز تک کیچمنٹ علاقوں میں بارش کا سلسلہ جاری رہا تو جھیلوں کے مکمل بھرنے کا امکان ہے، جس کے بعد پانی کی کٹوتی ختم کرنے کے بارے میں فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ تاہم شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ بہتر ذخائر کے باوجود پانی کا استعمال احتیاط اور کفایت شعاری کے ساتھ جاری رکھیں۔

ممبئی میں فٹ پاتھ فروشوں کی شکایات کے ازالے کیلئے خصوصی کمیٹی قائم ہوگی

بی ایم سی کا بڑا فیصلہ، ریٹائرڈ یا حاضر سروس جج کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی تنازعات نمٹائے گی؛ ٹاؤن وینڈنگ کمیٹی بھی جلد تشکیل دی جائے گی

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہر کے فٹ پاتھ فروشوں (ہاکرز) سے متعلق شکایات اور تنازعات کے فوری اور مؤثر تصفیے کے لیے تین رکنی گریونس ریڈریسل اینڈ ڈسپیوٹ ریزولوشن کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجوزہ کمیٹی آئندہ پانچ برس تک کام کرے گی اور اس کی سربراہی سٹی سول کورٹ کے حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج کے سپرد کی جائے گی۔ بی ایم سی حکام کے مطابق اس کمیٹی کا مقصد فٹ پاتھ فروشوں، شہریوں اور متعلقہ سرکاری اداروں کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو شفاف اور بروقت طریقے سے حل کرنا ہے تاکہ شکایات کے ازالے کا باقاعدہ نظام قائم ہو سکے۔ کارپوریشن نے یہ بھی بتایا کہ ٹاؤن وینڈنگ کمیٹی (TVC) کی تشکیل کا عمل آخری مرحلے میں ہے اور اس کے آئندہ ایک ہفتے کے اندر قائم ہونے کی توقع ہے۔ یہ کمیٹی اسٹریٹ وینڈرز (تحفظِ روزگار اور ضابطہ بندی) قانون کے تحت شہر میں فٹ پاتھ فروشوں کے اندراج، وینڈنگ زونز کے تعین اور دیگر پالیسی امور کی نگرانی کرے گی۔ حالیہ مہینوں میں ممبئی ہائی کورٹ نے بھی غیر قانونی تجاوزات، پیدل چلنے والوں کے حقوق اور فٹ پاتھ فروشوں کی منظم رجسٹریشن کے حوالے سے متعدد ہدایات جاری کی ہیں۔ اسی تناظر میں بی ایم سی نے شکایات کے فوری ازالے اور انتظامی نظام کو مزید مؤثر بنانے کے لیے یہ نیا اقدام کیا ہے۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر کمیٹی شفاف اور غیر جانبدارانہ انداز میں کام کرتی ہے تو اس سے ایک جانب جائز فٹ پاتھ فروشوں کے حقوق کا تحفظ ممکن ہوگا، جبکہ دوسری جانب عوامی شکایات کے بروقت ازالے اور شہری نظم وضبط کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

شیئر بازاروں میں تیزی سینسیکس 889 پوائنٹس مضبوط

ممبئی (یو این آئی) چوطرفہ خریداری کے درمیان گھریلو شیئر بازاروں میں بدھ کے روز تیزی رہی اور بی ایس ای کا 30 حصص والا سینسیکس 889 پوائنٹس اوپر بند ہوا۔ سینسیکس کا آغاز 658 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 77,424 پوائنٹس پر ہوا اور دن بھر اس میں مضبوطی برقرار رہی۔ ایک وقت میں یہ 1,000 پوائنٹس تک چڑھ گیا تھا۔

آخر میں 888.68 پوائنٹس (1.16 فیصد) کے اضافے کے ساتھ 77,654.60 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی-50 انڈیکس بھی 264.85 پوائنٹس یعنی 1.1 فیصد اوپر 24,250.20 پوائنٹس پر بند ہوا۔ وسیع تر مارکیٹ میں بھی تیزی رہی۔ نفٹی مڈکیپ-50 انڈیکس 0.63 فیصد اور اسمال کیپ-100 انڈیکس 1.48 فیصد اوپر بند ہوئے۔ ریئلٹی اور آٹو کو چھوڑ کر تمام شعبوں میں تیزی رہی۔ نفٹی آئی ٹی انڈیکس 2.32 فیصد اور نفٹی میٹل 2.31 فیصد چڑھ گئے۔

کھوپولی کے زینت آبشار پر سیلابی پانی میں پھنسے 70 سے زائد سیاح بحفاظت بچا لیے گئے

ممبئی: رائے گڑھ ضلع کے کھوپولی میں واقع زینت آبشار پر اچانک سیلابی پانی آنے سے 70 سے زائد سیاح، جن میں بچے اور بزرگ بھی شامل تھے، پھنس گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، ریسکیو ٹیموں، مقامی رضاکاروں اور آدیواسی باشندوں نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے تمام افراد کو بحفاظت محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔ حکام کے مطابق مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث آبشار سے گزرنے والے نالے میں اچانک پانی کی سطح بلند ہوگئی، جس کے نتیجے میں سیاح دونوں جانب محصور ہو گئے۔ مقامی رہائشیوں نے بروقت انتظامیہ کو اطلاع دی، جس کے بعد فوری ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ ریسکیو اہلکاروں نے تیز بہاؤ کے درمیان بچوں اور معمر افراد کو کندھوں پر اٹھا کر اور حفاظتی رسیوں کی مدد سے ایک ایک کرکے محفوظ مقام تک پہنچایا۔ خوش قسمتی سے اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ حکام نے بتایا کہ رواں ماہ زینت آبشار پر یہ تیسرا ریسکیو آپریشن ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں اور سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ مون سون کے دوران آبشاروں، ندی نالوں اور سیلابی علاقوں کا رخ کرنے سے گریز کریں، کیونکہ پانی کی سطح چند ہی لمحوں میں خطرناک حد تک بڑھ سکتی ہے۔

مہاراشٹر میں غیر قانونی کانکنی پر سخت شکنجہ جرمانہ معدنی رائلٹی سے 10 گنا تک ہوگا

ریاستی کابینہ کی منظوری؛ آرڈیننس کے ذریعے نئے ضوابط فوری نافذ کرنے کی تیاری

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے غیر قانونی کانکنی اور معدنیات کی غیر مجاز نقل وحمل کے خلاف سخت کارروائی کا فیصلہ کرتے ہوئے جرمانوں میں نمایاں اضافہ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ نے ایسے معاملات میں قابلِ اطلاق معدنی رائلٹی کے 10 گنا تک جرمانہ عائد کرنے کی منظوری دی ہے، جبکہ ان نئے ضوابط کو فوری طور پر نافذ کرنے کے لیے آرڈیننس جاری کیا جائے گا۔ حکام کے مطابق یہ ترمیم معمولی معدنیات جیسے ریت، پتھر اور مٹی کی غیر قانونی کانکنی اور نقل وحمل پر مؤثر روک لگانے کے مقصد سے کی جارہی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سخت سزاؤں سے قانون شکنی کی حوصلہ شکنی ہوگی، معدنی وسائل کا تحفظ ممکن ہوگا اور ریاستی محصولات میں بھی اضافہ ہوگا۔ اطلاعات کے مطابق حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون ساز اسمبلی کے اگلے اجلاس کا انتظار کرنے کے بجائے آرڈیننس کے ذریعے ان ترامیم کو فوری نافذ کیا جائے، تاکہ غیر قانونی کانکنی کے خلاف کارروائی میں تاخیر نہ ہو۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ نئے قانون سے نفاذ کے نظام کو مزید مضبوط بنایا جائے گا اور غیر قانونی کانکنی میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ممبئی۔ احمد آباد شتابدی ایکسپریس میں مسافروں کو مفت لائف اسٹائل میگزین کی سہولت

ویسٹرن ریلوے کا تین سالہ اقدام؛ سفر، صحت، سیاحت ثقافت اور تفریح پر مبنی مضامین شامل

ممبئی: ویسٹرن ریلوے نے ممبئی سینٹرل۔ احمد آباد شتابدی ایکسپریس کے مسافروں کے لیے ایک نئی سہولت متعارف کرائی ہے۔ تین سالہ منصوبے کے تحت اب اس ٹرین میں سفر کرنے والے مسافروں کو بلا معاوضہ لائف اسٹائل میگزین فراہم کیا جائے گا، جس کا مقصد سفر کو مزید دلچسپ اور معلوماتی بنانا ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق اس میگزین میں سیاحت، صحت، ثقافت، طرزِ زندگی، تفریح اور سفر سے متعلق مضامین، معلومات اور دلچسپ فیچرز شامل ہوں گے۔ اس کے ذریعے مسافروں کو سفر کے دوران مطالعے کا موقع ملنے کے ساتھ ساتھ ملک کے مختلف سیاحتی مقامات اور ثقافتی ورثے سے بھی روشناس کرایا جائے گا۔ ویسٹرن ریلوے کا کہنا ہے کہ یہ سہولت مسافروں پر کسی بھی قسم کا اضافی مالی بوجھ ڈالے بغیر فراہم کی جارہی ہے اور اس اقدام کا مقصد ٹرین کے سفر کو زیادہ خوشگوار اور معلوماتی بنانا ہے۔ حکام کے مطابق یہ سہولت تین سال تک جاری رہے گی اور مستقبل میں دیگر ٹرینوں میں بھی اس طرح کی مسافر دوست سہولتیں متعارف کرانے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

جے جے اسپتال کے ڈاکٹروں کا طبی کارنامہ 11 گھنٹے تک گال میں پھنسی چھری کامیابی سے نکال دی

ناسک کے 30 سالہ نوجوان کا چہرہ بغیر کسی بیرونی چیرا لگائے محفوظ؛ اینڈواسکوپک سرجری کے ذریعے جان بچالی گئی

ممبئی: ممبئی کے سرکاری جے جے اسپتال کے ڈاکٹروں نے ایک پیچیدہ اور نایاب سرجری انجام دیتے ہوئے ناسک کے 30 سالہ نوجوان کی جان بچالی، جس کے بائیں گال میں تقریباً 11 گھنٹے تک ایک بڑی چھری پھنسی رہی۔ ڈاکٹروں نے جدید اینڈواسکوپک تکنیک استعمال کرتے ہوئے چھری کو چہرے پر کوئی بیرونی چیرا لگائے بغیر کامیابی سے نکال دیا۔ اسپتال کے مطابق نوجوان ایک پرتشدد جھگڑے کے دوران زخمی ہوا تھا۔ چھری اس کے بائیں گال سے اندر داخل ہوکر چہرے کی حساس رگوں اور اعصاب کے انتہائی قریب جا پہنچی تھی۔ مریض کو فوری طور پر جے جے اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں مختلف شعبوں کے ماہر ڈاکٹروں نے مشترکہ منصوبہ بندی کے بعد ہنگامی سرجری کا فیصلہ کیا۔ سرجنوں نے بتایا کہ اینڈواسکوپک طریقۂ علاج اختیار کرنے سے چہرے پر بیرونی زخم یا داغ سے بچاؤ ممکن ہوا، جبکہ اہم خون کی نالیوں اور چہرے کے اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کئی گھنٹوں کی کامیاب سرجری کے بعد چھری نکال لی گئی اور مریض کی حالت خطرے سے باہر بتائی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس نوعیت کے کیس انتہائی نایاب ہوتے ہیں اور ان میں معمولی سی غلطی بھی مریض کی جان یا چہرے کی مستقل معذوری کا سبب بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بروقت علاج، جدید طبی سہولیات اور مختلف شعبوں کے ڈاکٹروں کے باہمی تعاون کی بدولت مریض کی جان بچائی جاسکی۔

فوڈ سیفٹی مہم:
ہائی کورٹ نے سرکاری و نیم سرکاری اداروں کی کینٹینوں کا بھی ریکارڈ طلب کرلیا

عدالت کا سوال: کیا ایف ڈی اے کی کارروائی نجی اداروں تک محدود ہے یا سرکاری اداروں پر بھی یکساں عمل ہو رہا ہے؟ حکومت سے معائنوں کی تفصیلات طلب

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے مہاراشٹر میں فوڈ سیفٹی قوانین کے نفاذ سے متعلق سماعت کے دوران ریاستی حکومت سے استفسار کیا ہے کہ آیا فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے سرکاری، نیم سرکاری اور سرکاری اداروں کے زیر انتظام کینٹینوں اور کھانے پینے کے مراکز کا بھی معائنہ کیا ہے یا کارروائی صرف نجی ہوٹلوں اور ریسٹورانوں تک محدود ہے۔ یہ معاملہ نوی ممبئی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل کی جانب سے اپنے ایف ایس ایس اے آئی لائسنس کی معطلی کو چیلنج کرنے والی درخواست کی سماعت کے دوران سامنے آیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ فوڈ سیفٹی قوانین پر عمل درآمد میں تمام اداروں کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیے اور کارروائی قانون کے مطابق نوٹس اور سماعت کے بعد کی جانی چاہیے۔ ریاست کی جانب سے پیش ہونے والی سرکاری وکیل نہا بھیدے نے عدالت کو بتایا کہ ایف ڈی اے کسی بھی قسم کی "چنیدہ کارروائی" نہیں کر رہا۔ ان کے مطابق ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی)، کے ای ایم اسپتال، کرکٹ کلب آف انڈیا اور دیگر معروف کلبوں و اداروں کی کینٹینوں کا بھی معائنہ کیا گیا ہے اور جہاں سنگین غذائی وصفائی کی خلاف ورزیاں پائی گئیں وہاں کارروائی کی گئی۔

عدالت نے حکومت کو ہدایت دی کہ وہ جمعہ تک ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے، جس میں بتایا جائے کہ ریاست بھر میں سرکاری، نیم سرکاری اور دیگر سرکاری اداروں کے زیر انتظام فوڈ اسٹیبلشمنٹس میں کتنے معائنے کیے گئے، کتنے اداروں کے خلاف کارروائی ہوئی اور جن کا ابھی تک معائنہ نہیں ہوا، ان کے معائنے کا کیا منصوبہ ہے۔ ہائی کورٹ نے واضح کیا کہ عوام کو محفوظ اور معیاری خوراک کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے، اس لیے فوڈ سیفٹی قوانین پر عمل درآمد بلا امتیاز ہونا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ درخواست پر آئندہ سماعت کے بعد مناسب حکم جاری کیا جائے گا۔

ممبئی: غیر قانونی طور پر مقیم سات بنگلہ دیشی خواجہ سراؤں کو گرفتار

مبینہ جسم فروشی کے نیٹ ورک کا انکشاف

ممبئی: ممبئی پولیس کے ایم آئی ڈی سی تھانے کی اینٹی ٹیررسٹ سیل (اے ٹی سی) نے کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر بھارت میں داخل ہو کر ممبئی میں مقیم سات بنگلہ دیشی خواجہ سراؤں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ملزمان مبینہ طور پر جسم فروشی کا نیٹ ورک چلا رہے تھے۔ پولیس کے مطابق خفیہ اطلاع ملنے کے بعد افسران نے دو روز تک نگرانی کی اور تھانے کے گھوڑ بندر روڈ پر فاؤنٹین ہوٹل کے علاقے میں چھاپہ مار کر تمام سات افراد کو گرفتار کیا۔ تفتیش کے دوران ان کے قبضے سے بنگلہ دیش سے متعلق دستاویزات اور دیگر شواہد بھی برآمد کیے گئے ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ گرفتار افراد کے موبائل فونز کی جانچ میں بنگلہ دیشی نمبروں اور میسنجر کے ذریعے رابطوں کے شواہد ملے ہیں۔ پولیس یہ بھی جانچ کر رہی ہے کہ آیا اس نیٹ ورک سے مزید افراد وابستہ ہیں اور ممبئی میں غیر قانونی طور پر مقیم دیگر بنگلہ دیشی شہریوں سے ان کا کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف غیر قانونی طور پر بھارت میں داخل ہونے، متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی اور دیگر قابل اطلاق دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔

حکام کے مطابق مزید تحقیقات جاری ہیں اور اس معاملے میں مزید گرفتاریاں بھی عمل میں آسکتی ہیں۔

آئی آئی ٹی بمبئی کے دوسرے سال کے طالب علم کی ہوٹل میں موت، پولیس کی تحقیقات جاری

20 سالہ میٹریل سائنس کے طالب علم کی لاش پووائی کیمپس کے کمرے سے برآمد؛ حادثاتی موت کا مقدمہ درج، مختلف پہلوؤں سے جانچ شروع

ممبئی: ممبئی کے ممتاز تعلیمی ادارے آئی آئی ٹی بمبئی کے 20 سالہ دوسرے سال کے طالب علم کی لاش منگل کی رات پووائی کیمپس میں واقع اس کے ہوسٹل کے کمرے سے برآمد ہوئی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر پووائی پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق متوفی میٹریل سائنس کے دوسرے سال کا طالب علم تھا۔ اہل خانہ کی جانب سے مسلسل رابطہ نہ ہونے پر ادارے کو اطلاع دی گئی، جس کے بعد ہوسٹل کے کمرے کی جانچ کی گئی اور طالب علم مردہ حالت میں پایا گیا۔ پولیس نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (BNSS) کی متعلقہ دفعات کے تحت حادثاتی موت (ADR) کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے کمرے سے چند ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں اور دیگر شواہد بھی اپنے قبضے میں لیے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تمام ممکنہ پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ سمیت دیگر فرانزک شواہد کی بنیاد پر ہی موت کی اصل وجہ کا تعین کیا جائے گا۔ فی الحال پولیس نے کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے سے گریز کیا ہے۔ آئی آئی ٹی بمبئی انتظامیہ نے واقعے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اس افسوسناک واقعے کے بعد تعلیمی حلقوں میں ایک بار پھر طلبہ کی ذہنی صحت اور مشاورتی سہولیات کو مزید مؤثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا جارہا ہے۔

راجناتھ نے سنٹرل کمانڈ اسپتال میں ’ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن‘ کا افتتاح کیا

لکھنؤ: (یواین آئی) وزیردفاع راجناتھ سنگھ نے بدھ کو اتر پردیش کے لکھنؤ میں واقع سنٹرل کمانڈ ہسپتال میں ’ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن‘ کا ورچوئل طریقے سے افتتاح کیا۔ خاص طور پر ملٹری میڈیسن پر مرکوز یہ ملک کا پہلا مخصوص تعلیمی اور آپریشنل شعبہ ہے۔ وزارت دفاع نے ایک بیان میں کہا کہ اس پہل کا مقصد جنگی وقت کی طبی تیاریوں نیز تحقیق کو فروغ دینا، دیسی اصولوں کی ترقی اور مستقبل کے جنگی میدانوں اور انسانی ہنگامی صورتحال کے لیے مہارت پیدا کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف میڈیکل سروسز (آرمی) کے زیراہتمام قائم یہ شعبہ آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز (اے ایف ایم ایس) کی آپریشنل طبی تیاریوں کو مضبوط کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ وزیردفاع نے اس موقع پر کہا کہ اقتصادی اور سماجی ترقی قوم کی تعمیر کے ضروری پہلو ہیں، لیکن کسی بھی قوم کی خودمختاری اور پیش رفت کی اصل بنیاد اس کی فوج کی طاقت اور حوصلے میں مضمر ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن فوجیوں کو جدید طبی امداد یقینی بنا کر قومی سلامتی کو مضبوط کرے گا اور ساتھ ہی فوجیوں کو یہ بھروسہ دلائے گا کہ ضرورت پڑنے پر انہیں دیکھ بھال اور مدد ملے گی۔ یہ شعبہ فوج سے متعلق صدمہ اور نقصان کا تدارک، جنگی نفسیات اور استقامت، ماحولیاتی اور آپریشنل طب، ملٹری میڈیکل لوجسٹکس، کیمیائی، حیاتیاتی، تابکاری، جوہری اور دھماکہ خیز مواد (سی بی آر این ای) میڈیکل ردعمل، ہنگامی طب اور انتہائی دیکھ بھال، آفات میں طبی دیکھ بھال اور انسانی امداد نیز آفت سے راحت (ایچ اے ڈی آر) کے ساتھ ساتھ تحقیق، آڈٹ اور ڈیٹا تجزیہ جیسے اہم موضوعات پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ ٹیکنالوجی پر مبنی جنگی میدان کی طب، سیمولیشن پر مبنی تربیت، ٹیلی میڈیسن، طویل مدتی فیلڈ دیکھ بھال اور طبی فیصلوں میں معاونت میں جدت کو بھی فروغ دے گا۔ اس شعبے کی ترقی مرحلہ وار طریقے سے کی جائے گی۔ ابتدائی مرحلے میں تعلیمی پروگراموں کے قیام اور انہیں شروع کیے جانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس کے بعد ایچ اے ڈی آر اور سی بی آر این ای میڈیسن میں بہترین مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور بالآخر یہ ملٹری میڈیسن کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ مرکز کے طور پر تیار ہوگا۔ مسٹر سنگھ نے ملٹری میڈیسن کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جس طرح خلائی طب زمین کے نچلے مدار میں پائلٹوں اور خلابازوں کے سامنے آنے والے چیلنجوں کا حل نکالتی ہے، اسی طرح ملٹری میڈیسن جنگ اور جنگ جیسی صورتحال کے دوران انسانی جسم پر پڑنے والے جسمانی اور ذہنی تناؤ کا مطالعہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے فوجی دنیا کے کچھ سب سے پیچیدہ علاقوں اور سخت ترین آب وہوا میں تعینات ہیں، جہاں انہیں متنوع چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ نیا شعبہ ان آپریشنل ماحول کے مطابق طبی پروٹوکول تیار کرے گا۔ وزیردفاع نے زور دے کر کہا کہ روایتی ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا خطرہ بھی برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال میں یہ شعبہ تحقیق اور ترقی کے مرکز کے طور پر کام کرے گا اور تیز رفتار سے ہو رہی تکنیکی پیش رفت سے پیدا ہونے والے نئے خطرات سے نمٹنے میں قوم کو اہل بنائے گا۔ انہوں نے اس نئے ملٹری میڈیسن شعبے کو قوم کی فوجی ذہنیت میں انقلابی تبدیلی کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مل کر اس شعبے کو دنیا کے بہترین ’جنگی میدان کے طبی تحقیقی مرکز‘ میں تبدیل کرنا ہوگا۔ پروگرام میں آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ، دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ، فوج کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سندیپ جین، سنٹرل کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل اے سین گپتا، ڈائریکٹر جنرل آرمی میڈیکل کور سرجن وائس ایڈمرل آرتی سرین، ایڈجوٹنٹ جنرل لیفٹیننٹ جنرل وی پی ایس کوشک اور ڈائریکٹر جنرل آرمی میڈیکل سروسز نیز آرمی میڈیکل کور کے کرنل کمانڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل سی جی مرلی دھرن، دفاعی شعبے کے ایڈیشنل سکریٹری منیش ترپاٹھی، سنٹرل کمانڈ ہسپتال، لکھنؤ کے کمانڈنٹ میجر جنرل آلوک بھلا اور دیگر سینئر حکام موجود تھے۔

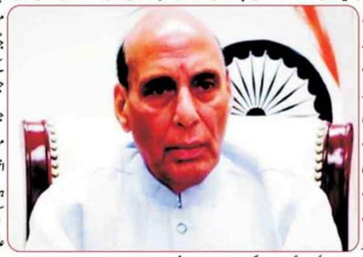

لکھنؤ کے نئے پولیس کمشنر ترون گابا عہدے کا چارج لینے کے بعد اخبارنویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے۔

صرف قانون بنانے سے نظام بہتر نہیں ہوگا

بی جے پی دور میں سب سے زیادہ پیپر لیک ہوئے: اکھلیش یادو

لکھنؤ: (پی این ایس) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سماجوادی پارٹی (ایس پی) نے پیپر لیک کے مسئلے اور ایودھیا رام مندر میں چندے کے مبینہ استعمال سمیت مختلف معاملات پر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارٹی کے قومی صدر اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک میں مسلسل سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے اور صرف نئے قوانین بنانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں سب سے زیادہ پیپر لیک کے واقعات پیش آئے ہیں، جس کے باعث نوجوانوں میں شدید ناراضگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر سے بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے دہلی پہنچے ہیں اور حکومت کو ان کے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے پیپر لیک مخالف ترمیمی بل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومت کو پہلے یہ واضح کرنا چاہیے کہ پہلے سے موجود قوانین کے تحت اب تک کتنے ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی اور کتنے افراد کو سزا ملی۔ ان کے مطابق صرف قانون میں ترمیم کر دینا کافی نہیں، بلکہ اس کے مؤثر نفاذ اور شفاف

کارروائی کی بھی ضرورت ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ صرف اتر پردیش میں ہی پیپر لیک کے 20 سے زائد واقعات سامنے آئے، لیکن حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مقدمات منطقی انجام تک پہنچے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب بدعنوانی میں حکومت سے وابستہ افراد کے نام سامنے آتے ہیں تو صرف قانون سازی سے مسئلے کا حل ممکن نہیں رہتا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو پیپر لیک روکنے کے لیے کیے گئے عملی اقدامات اور ان کے نتائج عوام کے سامنے رکھنے چاہئیں۔ دریں اثنا سماجوادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام گوپال یادو نے ایودھیا رام مندر سے متعلق چندے کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ رام مندر کروڑوں عقیدت مندوں کی آستھا کا معاملہ ہے اور لوگوں نے بھگوان رام کے نام پر مکمل اعتماد کے ساتھ عطیات دیے تھے، اس لیے اس رقم کا استعمال صرف مندر کی تعمیر اور مذہبی مقاصد کے لیے ہونا چاہیے تھا۔ رام گوپال یادو نے کہا کہ اگر چندے کے استعمال پر سوالات اٹھ رہے ہیں تو اس کی غیر جانبدارانہ جانچ ہونی چاہیے، کیونکہ یہ کروڑوں لوگوں کے مذہبی جذبات سے جڑا معاملہ ہے۔ انہوں نے پیپر لیک مخالف بل پر بھی حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ صرف نئے قوانین بنانے سے بدعنوانی ختم نہیں ہوتی، بلکہ نظام میں ایمانداری، جوابدہی اور شفافیت لانا ضروری ہے۔

ٹرسٹ نے جوہر یونیورسٹی معاملے میں ہائی کورٹ سے درخواست واپس لے لی

پریاگراج: (پی این ایس) بدھ کو ٹرسٹ نے رام پور میں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ میں دائر درخواست کو واپس لے لیا۔ درخواست گزار نے عدالت کو بتایا کہ اسی معاملے میں کمشنر کورٹ میں دائر اپیل پر عبوری ریلیف (حکم امتناعی) پہلے ہی دی جا چکی ہے۔ نتیجتاً ہائی کورٹ میں دائر درخواست کا مقصد ہی ختم ہو گیا، اور اسے واپس لینے کی اجازت مانگی گئی۔ جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس کنال روی سنگھ کی ڈویژن بنچ نے کیس کی سماعت کی۔ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور دیگر کی طرف سے دائر درخواست میں 15 جولائی 2026 کو رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے جاری کردہ حکم کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں یونیورسٹی کی 40 عمارتوں میں سے 38 کو منہدم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ درخواست گزاروں نے حکم کو منسوخ کرنے اور حتمی فیصلہ آنے تک مسماری کے عمل پر روک لگانے کا مطالبہ کیا۔ درخواست میں کہا گیا کہ یونیورسٹی میں اس وقت 1,205 طلباء اور 162 ملازمین ہیں۔ اگر عمارتیں گرائی گئیں تو طلباء کی تعلیم اور مستقبل بری طرح متاثر ہوگا جبکہ تدریسی اور غیر تدریسی عملہ دونوں کا ذریعہ معاش بھی متاثر ہوگا۔ ریاستی حکومت، مرادآباد ڈویژن کمشنر، رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی، ضلع پنچایت رام پور کے ایڈیشنل چیف آفیسر، اور ایریا پنچایت سید نگر کو اس کیس میں مدعا کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ تاہم، اپیل کورٹ سے عبوری ریلیف ملنے کے بعد، ٹرسٹ نے ہائی کورٹ میں زیرالتوا اپنی درخواست واپس لے لی۔

لکھنؤ: مہیلا کانگریس وسطی حلقہ کی صدر کارپوریٹر ممتا چودھری نے پارٹی کارکنوں کے ساتھ حیدر گنج چوراہے پر مرکزی وزیر تعلیم ہرپلاد جوشی اور ممبر پارلیمنٹ کنگنا رنوت کا پتلا نذر آتش کیا۔

پریاگ راج جلکل محکمہ نے عتیق کی پڑوسی خاتون کو سونپا مافیا کا بقایا بل

پریاگ راج: (پی این ایس) پریاگ راج میں جلکل محکمہ کی ایک بڑی لاپرواہی سامنے آئی ہے۔ پڑوس میں ہی رہنے والی خاتون کو مافیا لیڈر عتیق احمد سے متعلق واٹر ٹیکس کا بل جاری کر دیا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ محکمہ نے 02-2001 کے بقایا واجبات خاتون کے کھاتے میں شامل کر دیے، حالانکہ اس نے 2014 میں مکان خریدا تھا اور خریداری کے وقت اس پر واٹر ٹیکس کا کوئی بقایا نہیں تھا۔ متاثرہ سدھا گپتا نے منگل کو ایک عوامی سماعت کے دوران میونسپل کمشنر سائی تیجا سے شکایت درج کروائی، جس میں کہا گیا کہ وہ طویل عرصے سے محکمہ جلکل کے چکر لگا رہی ہیں، لیکن مسئلہ حل نہیں ہوا۔ بغیر کسی تفتیش کے، اسے ایک ایسے بل کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پریاگ راج کے رہائشی سدھا گپتا کے بیٹے آتن گپتا کے مطابق، ان کے خاندان نے پہلے اسی کمپلیکس کا ایک حصہ کرائے پر لیا تھا۔ بنگلے کا دوسرا حصہ بعد میں عتیق احمد نے خریدا تھا۔ تاہم، عتیق نے جائیداد کو رجسٹرڈ کرایا، لیکن ٹائیٹل میونسپل کارپوریشن کو منتقل نہیں کیا۔ خاندان کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے 2014 میں اپنا حصہ خریدا تھا تو پانی کے ٹیکس کے کوئی بقایا نہیں تھے۔ اس لیے ان کے نام پر دو دہائیوں پرانے بقایا جات کیسے درج ہوئے یہ سب سے بڑا سوال ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میونسپل کارپوریشن نے پہلے گھر کے ریکارڈ میں موجود دیگر خامیوں کو درست کیا تھا، لیکن واٹر ٹیکس کے بل کو ابھی تک درست نہیں کیا گیا۔

شکایت ملنے کے بعد میونسپل کمشنر نے معاملے کی جانچ کا حکم دیا ہے۔ دریں اثناء جلکل محکمہ کے جنرل منیجر سنجیو کمار نے یقین دلایا ہے کہ تحقیقات کے بعد بل میں ضروری ترامیم کی جائیں گی۔ دریں اثنا، کمشنریٹ پولیس اور محکمہ ریونیو نے مافیا لیڈر عتیق احمد کی مبینہ بے نامی جائیدادوں کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے، جس کی قیمت تقریباً 110 کروڑ روپے ہے۔ پولیس کمشنر کی عدالت کے حکم کے بعد گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 14(1) کے تحت جائیدادیں ضبط کی گئیں۔ پولیس کے مطابق، کل 44 پلاٹ، جن میں کل تقریباً 5.11 ہیکٹر (تقریباً 20.38 بیگھہ) اراضی ہے، جو صدر تحصیل کے بھیٹی تعلقہ اسد اللہ پور اور کٹھولہ گوس پور میں واقع ہے۔ تفتیش میں انکشاف ہوا کہ عتیق احمد نے مبینہ طور پر یہ جائیدادیں کسی اور شخص کے نام پر خریدی جو کہ جرائم کی رقم سے حاصل کی گئی تھی۔

سپا ضلع صدر گارگی سنگھ پٹیل کو پھر گلا دبا کر مارنے کی کوشش

چندولی: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کی خواتین ضلع صدر گارگی سنگھ پٹیل نے بہادر پور کے سابق پردھان اور ایس پی کارکن وریندر یادو پر گلا گھونٹنے اور چھیڑ چھاڑ کی کوشش کا الزام لگایا ہے۔ دریں اثنا، وریندر یادو نے ان الزامات کو مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان پر جھگڑے کے دوران حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں وہ زخمی ہوئے۔ دونوں فریقوں نے مغل سرائے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ گارگی سنگھ پٹیل کے مطابق، بہادر پور کے سابق پردھان وریندر یادو منگل کی شام تقریباً 7 بجے ان کے گھر پہنچے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وریندر یادو مبینہ طور پر ایک سابقہ حملہ کیس کے حوالے سے لوگوں کے خلاف توہین آمیز ریمارکس کر رہے تھے۔ اسی معاملے پر بحث کے دوران وریندر یادو نے اس کا گلا دبا کر قتل کرنے کی کوشش کی اور اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ بھی کی۔ گارگی سنگھ پٹیل کا الزام ہے کہ ہنگامہ آرائی کی آواز سنتے ہی محلے کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے، جس کے بعد وریندر یادو کو مارا پیٹا گیا، اور حالات کو سلجھایا گیا۔ دریں اثناء بہادر پور کے سابق سربراہ وریندر یادو نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگوں نے انہیں بتایا تھا کہ ان پر جیل میں گارگی سنگھ پٹیل پر ہونے والے پچھلے حملے کے ملزمین سے ملاقات کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ وہ گارگی سنگھ پٹیل کے گھر گئے تاکہ حقیقت بیان کی جا سکے اور کہانی کا اپنا رخ پیش کیا جا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ بات چیت کے دوران صورتحال بگڑ گئی اور بیان دینے والے کو مارا پیٹا گیا۔

خالی اسکولوں میں پری پرائمری اسکول چلائے جائیں گے: وزیر تعلیم

لکھنؤ: (پی این ایس) یوپی کے ریاستی وزیر برائے بنیادی تعلیم (آزاد چارج) سندیپ سنگھ نے ایس پی صدر اکھلیش یادو کے بیان پر جواب دیتے ہوئے یوگی حکومت کے تحت پرائمری تعلیم میں کی گئی اصلاحات پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ کم طلباء کی تعداد والے اسکولوں کو قریبی اسکولوں میں ضم کیا جائے گا، اور پری پرائمری اسکول خالی اسکولوں میں چلائے جائیں گے۔ اتر پردیش حکومت کی طرف سے پہلی بار پری پرائمری کلاسیں چلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسداد کاپی آرڈیننس متعارف کر کے تعلیمی نظام کو شفاف بنایا گیا تھا جسے پچھلی حکومت نے منسوخ کر دیا تھا۔ انہوں نے مثال کے طور پر پچھلی حکومت کے دوران ہونے والے مختلف امتحانات میں دھاندلی اور پیپر لیک ہونے کا حوالہ دیا۔ بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت نے کہا کہ اتر پردیش کا تعلیمی بجٹ جو پچھلی حکومت کے دور میں 28,000 کروڑ روپے تھا، اب بڑھ کر 113,000 کروڑ روپے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ سرکاری سکولوں میں داخلہ 13.4 کروڑ سے بڑھ کر 19 کروڑ ہو گیا ہے۔ اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی شرح 19 فیصد سے کم ہو کر 3 فیصد رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نصاب میں بہتری لائی گئی ہے اور آپریشن کایا کلپ کے تحت بورڈ اسکولوں کی کارکردگی 19 مختلف پیرامیٹرز پر 36 فیصد سے 97 فیصد تک بہتر ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے کہا تھا کہ اتر پردیش میں سب سے زیادہ پرائمری اسکول بند کیے گئے ہیں، اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حلقہ گورکھپور میں 500 پرائمری اسکول بند کیے گئے ہیں۔

گندگی اور بدنظمی پر بھڑکے ڈویژنل کمشنر

برج گھاٹ میں ای او کی لگائی جم کر کلاس

ہاپوڑ: (پی این ایس) برج گھاٹ پہنچے ڈویژنل کمشنر بھانو چندر گوسوامی اور ڈی آئی جی کلاندھی نیتھانی نے ہاپوڑ کے گڑھ مکتیشور میں کانوڑ یاترا کی تیاریوں میں لاپرواہی کے خلاف سخت رخ اپنایا۔ افسروں نے میلے کے پورے علاقے کا معائنہ کیا اور صفائی، پینے کے پانی، بیریکیڈنگ، لائٹنگ اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران ڈویژنل کمشنر نے متعدد مقامات پر پائی جانے والی گندگی اور بدنظمی پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیا تیاری ہے؟ ہم یہاں یہ افراتفری دیکھنے آئے ہیں۔ یہ کیسی تیاری؟ تمام انتظامات درست ہونے چاہئیں۔ معائنہ کے دوران میونسپل ایگزیکٹو آفیسر پونیترا ترپاٹھی سے تیاریوں کی وضاحت کرنے کو کہا گیا۔ ای او نے صورتحال واضح کرنے کی کوشش کی تاہم ڈویژنل کمشنر نے عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انہیں سرزنش کی اور ہدایت دی کہ کانوڑیوں کی سہولت سے متعلق تمام انتظامات کو فوری طور پر درست کیا جائے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کسی بھی سطح پر لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام کام بروقت مکمل ہونا چاہیے۔ معائنہ کے دوران اس سرزنش کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے اور علاقے میں اس کی خوب چرچا ہو رہی ہے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ میونسپل کارپوریشن میں کام کے معیار اور انتظامات پر کافی عرصے سے سوالات اٹھ رہے ہیں۔ لوگوں کا الزام ہے کہ ترقیاتی کاموں میں شفافیت کا فقدان ہے، جس کی وجہ سے ضروری انتظامات کی بروقت تکمیل میں تاخیر ہوتی ہے۔ تاہم ان الزامات کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ انتظامیہ نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی ہے کہ وہ تمام خامیوں کو فوری طور پر دور کریں تاکہ کنوریاترا کے دوران عقیدت مندوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مرچنٹ نیوی چیف آفیسر ساگر گپتا یوکرین کے ڈرون حملے میں ہلاک

کانپور: (پی این ایس) روس-یوکرین تنازعہ کے دوران بحیرۂ اسود (بلیک سی) میں ہوئے ایک ڈرون حملے میں کانپور کے شاستری نگر کے رہائشی اور مرچنٹ نیوی کے 30 سالہ چیف آفیسر ساگر گپتا کی موت ہوگئی۔ یہ حملہ 18 جولائی کو اس وقت ہوا جب ان کا کارگو جہاز ترکی سے روس کی ایک بندرگاہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ واقعے کو 10 دن گزر جانے کے بعد بھی ان کی میت بھارت نہیں پہنچ سکی ہے، جس کے لیے اہل خانہ مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ ممبئی کی ’اوین نیوی گیٹرز‘ کمپنی میں ملازمت کرنے والے ساگر گپتا کے بڑے بھائی منیش نے بتایا کہ ساگر 14 جون کو گھر سے روانہ ہوئے تھے اور 17 جون کو ترکی سے روس جانے والے کارگو جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ سفر کے دوران 18 جولائی تک اہل خانہ کا ان سے مسلسل رابطہ تھا، لیکن اس کے بعد رابطہ پوری طرح ٹوٹ گیا۔ ہمیں اس واقعے کی اطلاع 22 جولائی کو ملی، جب جہاز کے ایک اور عملے کے رکن (کرو ممبر) نے گھر کے پاس موجود ایک چاٹ والے کے موبائل فون پر کال کر کے ساگر کی موت کی خبر دی۔ ”-منیش، مقتول ساگر کے بڑے بھائی اس حادثے کے بعد سے اہل خانہ شدید صدمے میں ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ انہیں مقامی پولیس، انتظامیہ اور عوامی نمائندوں کی طرف سے ضروری تعاون نہیں مل رہا ہے۔ میت کو بھارت لانے کے عمل کو آگے بڑھانے کے لیے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف شپنگ (ڈی جی شپنگ) کے دفتر کی جانب سے ساگر کا پاسپورٹ نمبر مانگا جا رہا ہے۔ کاغذی کارروائی پوری کرنے اور پاسپورٹ کی تفصیلات جمع کرنے کے لیے اہل خانہ مسلسل سرکاری دفاتر کے چکر کاٹ رہے ہیں۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان لازمی دستاویزی کارروائیوں کو مکمل ہونے میں ابھی مزید 7 سے 8 دن کا وقت لگ سکتا ہے۔

ایودھیا: جگدیش آفلے رام مندر ٹرسٹ کے سکریٹری مقرر

ایودھیا: (پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر میں حالیہ انتظامی تبدیلیوں کے درمیان، شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر (سی ای او) کی تقرری سے پہلے، ٹرسٹ نے پہلی بار سکریٹری کا عہدہ تخلیق کیا ہے، اور یہ ذمہ داری جگدیش افلے کو سونپی ہے۔ جگدیش آفلے کی تقرری کا باضابطہ اعلان 2 ستمبر کو ٹرسٹ میٹنگ میں کیا جائے گا۔ انہیں اسٹیٹ بینک آف انڈیا (SBI) میں ٹرسٹ کا مجاز دستخط کنندہ بھی مقرر کیا گیا ہے، جس سے کھاتوں کے انتظام میں تعطل کا خاتمہ ہوا ہے۔ مہاراشٹر کے شہر پونے کے رہنے والے جگدیش آ؟ فلے پیشے سے انجینئر ہیں اور بچپن سے ہی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے IIT بمبئی سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں B.Tech اور M.Tech کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے یورپ اور امریکہ میں کئی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لیے کام کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہندوستان واپس آنے پر، رام مندر کی تعمیر شروع ہوتے ہی انہوں نے بغیر تنخواہ کے پروجیکٹ مینیجر کی ذمہ داری سنبھالی۔ تب سے وہ ایودھیا میں رہ رہے ہیں اور مندر کی تعمیر اور ٹرسٹ کے کاموں میں شامل ہیں۔ ٹرسٹ نے پہلے ہی ایک سی ای او، سکریٹری اور ترجمان مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ٹرسٹ کے عبوری جنرل سکریٹری کرشنا موہن کے مطابق سی ای او کے عہدہ کے لیے تقریباً 5,200 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان درخواستوں کی جانچ ریٹائرڈ جج پرمود کوہلی کی سربراہی میں ایک کمیٹی کر رہی ہے، اس لیے اس عمل کو مکمل ہونے میں وقت لگے گا۔ اس لیے سب سے پہلے سکریٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جگدیش افلے کو مجاز دستخط کنندہ کے طور پر مقرر کرنے کے بعد، ٹرسٹ کے بینک اکاؤنٹس معمول پر آ گئے ہیں۔ اس سے پہلے، دستخط کنندہ کی عدم موجودگی سے تقریباً 1,000 ملازمین کی تنخواہوں اور آؤٹ سورسنگ ایجنسیوں کو ادائیگیوں پر اثر پڑا تھا۔ تاہم، ایس بی آئی نے پہلے واضح کیا تھا کہ بینک اور ٹرسٹ کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

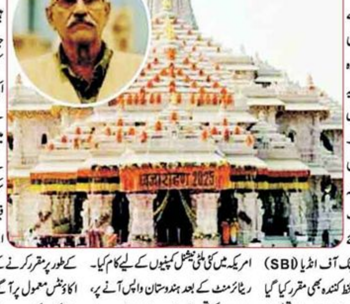

داخلہ نہ ملنے پر طالبعلم نے آئی آئی ٹی کانپور کی ویب سائٹ کی ہیک

کانپور: (پی این ایس) آئی آئی ٹی کانپور میں ’بی ٹیک سائبر سکیورٹی کورس‘ سے داخلہ مسترد کیے جانے پر ایک طالبعلم نے ادارے کی ویب سائٹ ہیک کر لی اور انگریزی میں ایک پیغام بھی چھوڑا کہ ’سائٹ ہیک ہوگئی ہے، مجھے بس ایک مناسب موقع کی ضرورت ہے۔‘ طالب علم نے ’ایکس‘ اور ’ریڈیٹ‘ پر اسکرین شارٹ شیئر کر کے اپنی سائبر سکیورٹی کی مہارت کو ثابت کرنے اور موقع دیے جانے کی بات کی۔ دوسری جانب قانونی کارروائی کی جگہ ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر منیندرا اگروال نے طالب علم کا مستقبل محفوظ رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر نے کہا، ”آئی آئی ٹی کانپور میں ایڈمیشن کا سلسلہ پہلے ہی بند ہو چکا ہے اور اس میں قانونی اور ادارے کے طریقہ کار کے پہلو بھی شامل تھے۔ پھر بھی ہم طالب علم کا مستقبل خراب ہونے نہیں دینا چاہتے تھے۔ اس لیے ہم نے اسے ایک موقع دینے کا فیصلہ کیا ہے اور ’سی 3 آئی ہب‘ میں انٹرن شپ کے لیے اس پر غور کر رہے ہیں۔ وہ آئندہ سال داخلے کے لیے کوشش کر سکتا ہے۔“ انہوں دوسرے طلبہ کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ موقع حاصل کرنے کے لیے اس قسم کے طریقۂ کار اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ”ہم سائبر سکیورٹی میں مہارت رکھنے والوں کا استقبال کرتے ہیں۔ ایسے طالب علم اپنا ’سی وی‘ ہمارے ساتھ شیئر کریں اور ہم ’سی 3 آئی ہب‘ میں انٹرن شپ یا ملازمت کے لیے غور کریں گے۔ طلباء کو چاہئے کہ اپنا ہدف حاصل کرنے کے لیے صحیح اور قانونی طریقہ کار پر عمل کریں، اور کسی کو ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے گریز کرنا چاہیے، جن کے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔“ پروفیسر منیندرا اگروال کے مطابق بی ٹیک سائبر سکیورٹی میں داخلہ کا عمل ’ہیکاتھون‘ کے ذریعے صلاحیت کو ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ جس میں یہ طالب علم خود کو ثابت نہیں کر سکا تھا۔ اس کے بعد اس نے ویب سائٹ ہیک کر کے اپنی صلاحیت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ پہلے ایف آئی آر درج کرانے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ لیکن ادارے نے پہلے طالبعلم کے دعوے اور مہارت کی تصدیق کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سے قبل بی سی بی ایس ای پورٹل پر خامیاں اجاگر کرنے والے ریسرچر کو آئی آئی ٹی کانپور کے ’سی 3 آئی ہب‘ میں کام کرنے کا موقع دیا تھا۔

اربعین کے موقع پر میزائل حملے کی شدید الفاظ میں مذمت

مقصد حسینی ٹرسٹ کا عراقی حکومت اور عوام سے مکمل حمایت اور یکجہتی کا اظہار

لکھنؤ (پریس ریلیز) (29 جولائی، 2026) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں بعد نماز ظہرین ایک جلسہ ادارہ کے سربراہ، عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی نظامت مولانا شاہد حسینی نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت ربانی سے مولانا اختر حسین نے کیا۔

جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حسین نے عراق میں اربعین کے موقع پر بدھ کی صبح کربلا صوبے میں اربعین حسینی کے مواکب اور زائرین پر ہو میزائل حملکی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملے انتہائی بزدلانہ، دہشت گردانہ اور قابل مذمت ہیں۔

انہوں کہا کہ جو رپورٹیں آرہی ہیں اس سے معلوم ہوا ہے کہ بصرہ، واسط، نینویٰ اور کربلا کے صوبوں میں 'الحشد الشعبی' کی افواج کے اڈوے بھی نشانہ بنے ہیں۔ ان حملوں میں 20 لوگ کے شہید اور 32 کیزخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

حملوں میں متعدد عراقی شہریوں کی شہادت پر تعزیت اور عراق کی حکومت اور عوام سے مکمل حمایت اور یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ جلسہ میں مولانا رضا حسین جرولی، مولانا اختر حسین، مولانا شہاب حسین، مولانا ابوالفضل، مولانا فیصل مرزا کے علاوہ ادارہ کا عملہ موجود تھا۔ اس موقع پر سبھی علما نے متفقہ طور پر کہا کہ یہ جارحیت عراق کی قومی خودمختاری اور علاقائی سلامتی پر ایک واضح حملہ اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2، پیراگراف 4 اور بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کی صریح خلاف ورزی کو ظاہر کرتا ہے۔ علمانے کہا کہ ہم بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ پرودگار سبھی زائرین حضرت امام حسین کو محفوظ رکھے۔ اس موقع پر حملے میں شہید ہوئے افراد کیلئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی گئی۔

بھرائچ: رحمتِ عالمؐ عشرہ کے انعقاد کے فیصلہ

جمعیۃ علماء تحصیل مہسی علاقائی یونٹوں کے صدور و نظماء اور شعبے کے کنوینز کی میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) جامع مسجد نرہر گونڈہ ضلع بہرائچ جمعیۃ علماء تحصیل مہسی ضلع بہرائچ کی ایک اہم میٹنگ حافظ محمد میکائیل نوری صدر جمعیۃ علماء تحصیل مہسی ضلع بہرائچ کی صدارت میں منعقد ہوئی، میٹنگ کا آغاز مولانا انعام الحق قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء علاقہ خیرتیا حمید پور کی تلاوت حافظ محمد جنید امام رحمانیہ جامع مسجد نرہر گونڈہ کی نعت پاک سے ہوا، بعدہٗ مولانا مفتی محمد اسلم قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تحصیل مہسی ضلع بہرائچ نے سابقہ کارروائی پڑھ کر سنائی جس کی شرکاء نے تائید و توثیق کی۔ بعد ازاں باہمی مشاورت کے بعد درج ذیل تجاویز متفقہ طور پر منظور کی گئیں: 1۔ رحمتِ عالم عشرہ پروگرام کے انعقاد کی منظوری: میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ماہ ربیع الاول میں رحمتِ عالم عشرہ نہایت اہتمام کے ساتھ منایا جائے گا۔

اس سلسلے میں تمام ذمہ داران کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں پروگراموں کی منصوبہ بندی کریں اور عوام کی بھرپور شرکت کو یقینی بنائیں۔ 2۔ درسِ قرآن اور درسِ حدیث کا باقاعدہ قیام: عوام میں دینی شعور بیدار کرنے اور قرآن و سنت سے وابستگی کو مضبوط بنانے کے لیے مساجد میں باقاعدگی کے ساتھ درسِ قرآن اور درسِ حدیث کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ 3۔ تحصیل سطح پر تربیتی ورکشاپ: میٹنگ میں تحصیل سطح کی تربیتی ورکشاپ کی تاریخ 30 اگست 2026ء مقرر کی گئی۔ تمام متعلقہ ذمہ داران کو ہدایت دی گئی کہ وہ بروقت تیاری مکمل کریں، شرکاء کی فہرست مرتب کریں اور ورکشاپ کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے ضروری انتظامات یقینی بنائیں۔ 4۔ تحصیل اور مقامی سطح پر سدبھاؤنا پروگرام: میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تحصیل اور مقامی سطح پر جلد از جلد سدبھاونا پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ مختلف طبقات کے درمیان باہمی اخوت، ہم آہنگی، خیرسگالی اور مثبت سماجی تعلقات کو فروغ دیا جا سکے۔ اس سلسلے میں ہر یونٹ اپنی سہولت کے مطابق تاریخ طے کرکے پروگرام منعقد کرے اور اس کی رپورٹ بروقت پیش کرے۔ اس موقع پر برکت اللہ خاں خازن جمعیۃ علماء تحصیل مہسی ضلع بہرائچ، مولانا محمد سعید قاسمی صدر جمعیۃ علماء علاقہ خیرا بازار، حافظ عبد الباری نوری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء علاقہ خیرابازار، مولانا مفتی ضیاء الحق قاسمی صدر جمعیۃ علماء علاقہ مغلہا بڑنا پور، مولانا محمد جبرئیل قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء علاقہ مغلہا بڑنا پور، مولانا ابو محمد قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء علاقہ خیرتیا حمید پور، مولانا عبدالسلام نوری نائب صدر جمعیۃ علماء علاقہ خیرتیا حمید پور، مولانا محمد احمد ثاقبی صدر جمعیۃ علماء علاقہ ملکہا چوراہا، مولانا محمد فرقان قاسمی صدر جمعیۃ علماء علاقہ بشیغن پوروہ، مولانا فخر الدین ثاقبی نائب صدر جمعیۃ علماء علاقہ رام گاؤں، مولانا سالم حیات اللہ نوری، نظام الدین خاں، حافظ محمد جبرئیل، محمد اجمل، جمعئی خاں، محمد سعد مختار وغیرہ موجود رہے۔ میٹنگ کا اختتام مولانا محمد سعید قاسمی چک کی دعا پر ہوا۔ آخر میں آئے ہوئے مہمانوں کا مفتی محمد اسلم قاسمی نے شکریہ ادا کیا۔

زید پور کی معزز شخصیت قاضی سید معمبر حسین رضوی ایڈوکیٹ کا انتقال

زید پور بارہ بنکی: اودھ کے تاریخی قصبہ زید پور کی معزز شخصیت قاضی سیّد معمبر حسین رضوی ایڈوکیٹ (سشن کورٹ بارہ بنکی) کا طویل علالت کے بعد ان کی رہائش گاہ واقع محلہ دلالان میں 22 جولائی کو صبح 10 بجے انتقال ہوگیا ان کے انتقال کی خبر قصبہ و اطراف میں جنگل میں پھیلی آگ کی مانند پھیل گئی صبح سے ان کی رہائش گاہ پر اعزا و اقراء اور احباب جوق در جوق ان کی اہلیہ اور فرزند حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سیّد محمد ذہین رضوی کو تعزیت و تسلیت پیش کرنے کا سلسلہ چلتا رہا۔ مرحوم صوم و صلاۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی تدفین ان کے آبائی قبرستان مسجد حضرت

قاضی سیّد ابراہیم میں شام 6 بجے کثیر مجمع کی موجودگی میں عمل میں آئی۔ مرحوم کی تلقین و مجلس حجۃ الاسلام مولانا سیّد الہام حسین رضوی نے پڑھی۔ نماز جنازہ ان کے چھوٹے بھانجے حجۃ السلام والمسلمین مولانا سیّد جوہر عباس رضوی (سابق امام جمعہ و جماعت تنزانیہ افریقہ) کی اقتداء میں ہوئی۔ مرحوم کی مجلس سیوم میں خطیب اہل بیت مولانا سیّد محمد ابن عباس رضوی صاحب کا بیان ہوا۔ مجلس چہلم انشاء اللہ 10 ربیع الاول بوقت 10 بجے دن حسینیہ وقف میر عین الحسین رضوی مرحوم میں ہوگی۔ جس کو حجۃ الاسلام مولانا سیّد زاہد احمد رضوی نجفی خطاب کریں گے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ دو بیٹے حجۃ الاسلام مولانا سیّد محمد ذہین رضوی اور حجۃ الاسلام مولانا سیّد محمد فہیم رضوی مقیم قم المقدس ایران اور دو بیٹیاں برادر بزرگ قاضی سیّد مسرت حسین رضوی اور ہمشیرہ ہیں۔ یہ اطلاع مرحوم کے بھتیجے قاضی سیّد امیر حیدر رضوی نے دی ہے۔

بہرائچ: عالمی یوم ہیپاٹائٹس پر بیداری پروگرام

بہرائچ: (نامہ نگار) مہاراجہ سہیل دیو خود مختار ریاستی میڈیکل کالج اور مہارشی بالارک اسپتال، بہرائچ میں عالمی یوم ہیپاٹائٹس کے موقع پر آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت ورکشاپ، پوسٹر مقابلہ اور رنگولی نمائش کا اہتمام کیا گیا، جس میں ایم بی بی ایس کے طلبہ نے بھرپور جوش و خروش سے حصہ لیتے ہوئے ہیپاٹائٹس کے بارے میں عوامی بیداری کا پیغام دیا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل ڈاکٹر (پروفیسر) سنجے کھتری نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی یوم ہیپاٹائٹس منانے کا مقصد وائرل ہیپاٹائٹس (جگر کی سوزش) کے بارے میں عوام میں شعور بیدار کرنا، بروقت جانچ اور علاج کی ترغیب دینا، اور اس بیماری کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوششوں کو مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2026 کے عالمی یوم ہیپاٹائٹس کا موضوع "ہیپاٹائٹس: آیئے اس کے خلاف رکاوٹیں ختم کریں" ہے، جس کا مقصد ہیپاٹائٹس سے متعلق غلط فہمیوں، بدنامی اور معلومات کی کمی کو دور کرتے ہوئے ہر فرد تک تشخیص، علاج اور بچاؤ کا پیغام پہنچانا ہے۔

مائیکرو بایولوجی شعبے کے سربراہ ڈاکٹر شریک وودوا اور نوڈل آفیسر ڈاکٹر اوپیندر کمار ورما نے بتایا کہ اسپتال میں ہر ماہ تقریباً 6,000 افراد کی ہیپاٹائٹس اسکریننگ کی جاتی ہے، جبکہ اس وقت تقریباً 150 مریضوں کا باقاعدہ علاج جاری ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہیپاٹائٹس سے متاثرہ مریضوں کو مفت ادویات اور ضروری طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ بروقت تشخیص اور مسلسل علاج کے نتیجے میں اب تک تقریباً 30 فیصد مریضوں کا کامیاب علاج کیا جا چکا ہے۔ اس موقع پر نائب پرنسپل ڈاکٹر شہواز ملک، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر عصمت ریحانہ، ڈاکٹر عابد، ڈاکٹر گیتا، ڈاکٹر رام کمار، ڈاکٹر ایشان پرساد، ڈاکٹر انشول، ڈاکٹر راجندر شکلا، ڈاکٹر رادھے شیام اور ڈاکٹر جے پی موریہ سمیت مائیکرو بایولوجی شعبے کے دیگر اساتذہ، نرسنگ سپرنٹنڈنٹ، اسپتال کے عملے اور ایم بی بی ایس کے طلبہ نے فعال شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء نے ہیپاٹائٹس کی روک تھام، بروقت جانچ، محفوظ طرز زندگی اپنانے اور معاشرے میں اس بیماری کے حوالے سے آگاہی پھیلانے کا عہد کیا۔

جشن رحمت للعالمین کی تیاریوں کے سلسلہ میں مشاورتی جلسہ

لکھنؤ: ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام ۴۵ ویں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کی تیاریوں کے سلسلہ میں تیسرا مشاورتی جلسہ زیرِ صدارت عدیل احمد صدیقی منعقد ہوا۔ ثابت لکھنوی کی تلاوت کلام ربانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ سید کفیل احمد ایڈوکیٹ سرپرست جشنؒ نے تمام تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے ذمہ داران کو گرانقدر مشوروں سے نوازا اور جشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ مسعود عالم جیلانی نے بتایا کہ جشن کا افتتاح حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے افتتاحیا خطاب سے ہوگا، دو علمائے دین حضرت مولانا کفیل اشرف اور حضرت مولانا ڈاکٹر لیین علی عثمانی خطاب فرمائیں گے۔ صدر مجلسِ استقبالیہ ذاکر علی ایڈوکیٹ نے عمائدین شہر سے جشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ صدر جلسہ عدیل احمد صدیقی نے بانیان جشنؒ مرحومین ظفریاب جیلانی، قمریاب جیلانی، چودھری شرف الدین و دیگر حضرات کو جشنؒ کے تعلق سے یاد کیا اور شرکاء سے جشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

مسجد روشن علی وزیر گنج میں مجلس سوئم آج

لکھنؤ: لکھنو کی جانی مانی شخصیت جناب سید حسن عسکری ایڈوکیٹ کا ۲۸ رجولائی کو شب میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو

گیا۔ آج کثیر مجمع کے ہمراہ مرحوم کی تشیع جنازہ کے ساتھ کربلا ملکہ جہاں عیش باغ، لکھنؤ میں ۳ ربجے تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور مجلس کو مولانا اشفاق سیتھلی نے خطاب کیا، واضح رہے کہ مرحوم تمام تعلیمی اداروں سے وابستہ تھے بالخصوص شیعہ کالج کی بہبودی و ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔

مرحوم شیعہ پوسٹ گریجویٹ کالج کے سابق پرنسپل سید افتخار احمد نقوی کے بھائی تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیٹا جو امریکہ میں ملازم ہے اور ایک صاحبزادی جو بھوپال میں مقیم ہیں۔ تدفین میں عزیز و اقارب کے علاوہ چاہنے والوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہ اطلاع مرحوم کے بھتیجے سید باقر افتخار نقوی نے دی ہے۔

محمد احسان کا پہلی کوشش میں ہی ٹی جی ٹی میں انتخاب

امبیڈکرنگر: محنت، لگن اور ایک واضح مقصد کے ساتھ محمد احسان ولد فیض اللہ بسکھاری علاقے کے سندہا نجگواں کے رہنے والے، نے اپنی پہلی کوشش میں ہی اتر پردیش کے تربیت یافتہ گریجویٹ ٹیچر (TGT) کے امتحان میں سائنس میں کامیابی حاصل کرکے علاقے کا نام روشن کیا ہے۔ اس کی کامیابی سے اس کے خاندان اور پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ محمد احسان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سندہ کے مدرسہ اقراء اسلامیہ پرائمری اسکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی مزید تعلیم سید بشیر نیشنل انٹر کالج، بسکھاری میں مکمل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے ٹونگر میں ایک عوامی خدمت مرکز چلانا شروع کیا لیکن استاد بننے کا ان کا خواب ہمیشہ زندہ رہا۔ اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ پریاگ راج پہنچے اور پوری لگن اور محنت کے ساتھ TGT امتحان کی تیاری کی۔ ان کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں وہ اپنی پہلی کوشش میں ہی سائنس اسٹریم میں کامیاب ہوئے۔ ایم او احسان نے کہا، "اگر کوئی زندگی میں واضح مقصد رکھتا ہے اور پوری ایمانداری اور استقامت کے ساتھ اس کے لیے کام کرتا ہے تو کامیابی ناگزیر ہے۔ یہ کامیابی میرے والدین کی مہربانیوں، میرے اساتذہ کی رہنمائی اور خدا کے فضل کا نتیجہ ہے۔ میں تعلیمی میدان میں پوری لگن کے ساتھ کام جاری رکھنا چاہتا ہوں۔" ادھر احسان کے والد فیض اللہ نے کہا کہ آج کا دن ہمارے لیے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم نے ہمیشہ اپنے بیٹے کو محنت اور ایمانداری سے کام کرنا سکھایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کی محنت رنگ لائی گئی۔ محنت کرنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ اس کی والدہ نے جذباتی انداز میں کہا، "ہم نے ہمیشہ اپنے بیٹے کی کامیابی کے لیے دعائیں کیں۔ اللہ نے ہماری دعاؤں کا جواب دیا۔ ہمیں اپنے بیٹے پر فخر ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ سخت محنت جاری رکھے اور برادری کا نام روشن کرے۔" جیسے ہی مو احسان کے انتخاب کی خبر علاقے میں پہنچی تو مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، خیر خواہوں اور مکینوں نے مٹھائیاں چڑھا کر خوشی کا اظہار کیا اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

ممبر اسمبلی انیل ترپاٹھی نے عوام کی شکایات سنیں

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): مہدوال کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے بدھ کو میں واقع اپنی رہائش گاہ کرماکلا میں جنتا دربار کا انعقاد کیا۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے علاقہ مکینوں کو متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت کی کہ وہ موقع پر ہی شکایات کے فوری اور منصفانہ حل کو یقینی بنائیں۔ انیل کمار ترپاٹھی نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی شکایات کو دور کرنا ان کی اولین ترجیح

ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایم ایل اے نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ تمام معاملات کے بروقت حل کو یقینی بنائیں، تاکہ شکایت کنندگان کو دفاتر کے غیر ضروری چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ عوام نے عوامی عدالت میں اپنے مسائل سنے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ درپیش مختلف مسائل سنے اور ان کو فوری حل کرنے کی ہدایت کی۔ جنتا دربار میں لوگوں کی بڑی تعداد نے اپنی شکایات کے ساتھ شرکت کی۔ ان میں بنیادی طور پر زمین کے تنازعات، پنشن، رہائش، سڑکیں، بجلی، پینے کے پانی اور محصولات سے متعلق معاملات شامل تھے۔ ایم ایل اے نے ہر شکایت کنندہ کو انفرادی طور پر سنا۔ انہوں نے

اللہ کے قریب انسان کی عزت و برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے: پروفیسر شاہ محمد عباس وسیم

شعبہ شیعہ دینیات اے ایم یو علی گڑھ میں عشرہ اربعین کا انعقاد

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب عشرہ اربعین کی کی تیسری مجلس کا انعقاد بیت الصلوٰۃ، اے ایم یو کیمپس، علی گڑھ میں ہوا۔ مجلس کو خطاب پروفیسر شاہ محمد عباس وسیم صاحب نے کیا۔ پروفیسر محمد عباس صاحب نے قرآن مجید کی سورہ توبہ کی آیت نمبر 119 کو سرنامہ گفتگو قرار دیا۔ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" آپ نے عزاداروں اور خصوصاً طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جانیں کہ تقویٰ کیا ہے، اس کی اہمیت کیا ہے اور اسے کیسے اختیار کریں۔ ملاحظہ فرمائیں! اس آیت میں مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرنے یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرنے اور اس کے احکام کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ صادقین کے ساتھ یعنی "سچے لوگوں کے ساتھ" اس سے مراد وہ مخلص مومنین ہیں جن کے قول، عمل اور نیت میں صداقت اور اخلاص ہو۔ اس آیت میں اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ ہمیشہ سچ بولنے والوں کی صحبت اور صفوں میں رہنا چاہیے۔ وضاحت و توضیح کرتے ہوئے پروفیسر عباس نے کہا کہ لفظ "صادقین" سے مراد خاص طور پر معصوم ائمہ اہل بیتؑ ہیں۔ ان کی شناخت کی بنیادی معیار عصمت اور

طہارت معصومین ہیں۔ صادقین کی مطلق سچائی اور صداقت کی پیروی کے لیے معصوم ہستی کا ہونا ضروری ہے۔

آیت تطہیر کا مصداق کے لیے ائمہ کو ہی رجوع الی الحق قرار دیا گیا ہے۔ عصمت اور امامت کی امت کو جن صادقین کا ساتھ دینے کا حکم دیا گیا ہے، وہ محمد و آل محمدؐ ہیں۔ دوسری شناخت علمِ لدنی ہے۔ صادقین وہ ہیں جن کا علم خطا سے محفوظ ہو اور جو احکام الٰہی کو بغیر کسی لغزش کے بیان کریں۔ اس کا تقاضا ہے کہ ہر دور میں ایک ایسی معصوم اور سچی ہستی (امام وقت) کا وجود لازم ہے جو لوگوں کی رہنمائی کرے۔ پروفیسر عباس نے تقویٰ کے لغوی معنی بتایا کہ بچنا، ڈرنا اور پرہیز کرنا ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں تقویٰ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری تابعداری کرے، اس کی نافرمانی سے بچے، اور دل میں ہر وقت اللہ کا خوف اور دھیان رکھے تاکہ گناہوں سے بچا جا سکے۔ تقویٰ کی اہمیت بہترین توشہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "اور توشہ حاصل کرو، تو بے شک بہترین توشہ تقویٰ ہے"۔ اللہ کے قریب انسان کی عزت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ آپ نے تقویٰ کی اہمیت کا ذکر کیا کہ متقی انسان کے لیے اللہ تعالیٰ مشکلات سے نکلنے کے راستے کھول دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔ تقویٰ ہی وہ صفت ہے جو بندے کو اللہ کا محبوب بناتی ہے۔

ڈی ایم دفتر پر 4 افراد کا اقدام خودسوزی

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): بدھ کو سنت کبیر نگر کے کلکٹریٹ کمپلیکس میں ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے سامنے ایک خاندان کے چار افراد نے خودسوزی کی کوشش کی۔ لواحقین نے اپنے اوپر آتش گیر مواد چھڑکایا تاہم جائے وقوعہ پر موجود پولیس اور انتظامی اہلکاروں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے انہیں بحفاظت قابو کیا۔ واقعہ کے بعد کلکٹریٹ کمپلیکس میں افراتفری کا راج ہے۔

خاندان کے چار افراد بشمول بلرام گپتا، منجو گپتا، اور وویک، خودسوزی کی کوشش کرنے والوں میں شامل تھے۔ اطلاع ملتے ہی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار سنگھ اور دیگر انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کلکٹریٹ احاطے میں بڑی بھیڑ جمع ہوگئی۔ اہل کاروں نے خاندان کو تسلی دینے کی کوشش میں تقریباً ایک گھنٹہ گزارا۔ متاثرہ بلرام گپتا کا الزام ہے کہ وہ دیگھا بائی پاس کے قریب فٹ پاتھ پر پھل اور جوس کا اسٹال چلا کر اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وجے عرف بنٹی ٹھاکر اسے روزانہ اس کی دکان پر مارتا، گالیاں دیتا اور دھمکیاں دیتا ہے۔ بلرام گپتا نے الزام لگایا کہ وجے عرف بنٹی ٹھاکر کے خلاف کئی مجرمانہ مقدمات درج ہونے کے باوجود پولیس کوئی موثر کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ملزم کے دباؤ میں پولیس اسے ہراساں کرتی ہے۔ بار بار کی شکایت اور کوئی شنوائی نہ ہونے سے مایوس ہوکر اس نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار سنگھ نے بتایا کہ متاثرہ نے پولیس اسٹیشن اور چوکی میں حملہ کی شکایت درج کرائی ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس پر ماضی میں بھی حملہ کیا گیا ہے۔ متاثرہ کی شکایت پر مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور قانون کے مطابق مزید کارروائی کی جارہی ہے۔

محکمہ بیسک ایجوکیشن کے تحت نپن سنکلپ ورکشاپ

بہرائچ: (نامہ نگار) قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور نپن بھارت مشن کے اہداف کے مطابق، بال واٹیکا سے جماعت پنجم تک کے بچوں اور بچیوں کو بنیادی خواندگی اور عددی مہارت میں ماہر بنانے اور اسکولوں میں معیاری، خوشگوار اور سرگرمی پر مبنی تدریس کو مزید مؤثر بنانے کے مقصد سے محکمۂ بنیادی تعلیم کے زیرِ اہتمام ہریالی ریزورٹ میں نپن سنکلپ ورکشاپ 2026 کا شاندار اور حوصلہ افزا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز معزز مہمانوں نے ماں سرسوتی کی تصویر پر گلپوشی اور چراغ روشن کرکے کیا۔

اس کے بعد طلبہ و طالبات کی جانب سے پیش کی گئی سرسوتی وندنا اور دلکش ثقافتی پروگراموں نے تمام مہمانوں کو مسحور کر دیا۔ پروگرام میں مقامی ثقافت اور بھارتی علمی روایت کی جھلک بھی دیکھنے کو ملی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنوتا نے کہا کہ نپن بھارت مشن صرف ایک تعلیمی پروگرام نہیں بلکہ ہر بچے کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اور محکمۂ تعلیم کی مشترکہ کوششوں سے ضلع کے ہر اسکول میں معیاری تعلیمی ماحول تیار کیا جائے گا اور ہر بچے کو نپن بنانے کا ہدف مقررہ وقت میں حاصل کیا جائے گا۔

ضلع بنیادی تعلیم افسر آشیش کمار سنگھ نے کہا کہ نپنتا صرف ایک ہدف نہیں بلکہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے تمام بی ای او، ایس آر جی، اے آر پی اور اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ اسکولوں میں مسلسل تعلیمی معاونت، نگرانی اور جدت طرازی کو فروغ دیں اور ہر بچے تک معیاری تعلیم پہنچانے کے عزم کا اعادہ کریں۔ ضلع اسکول انسپکٹر سرودانند نے کہا کہ بنیادی تعلیم کی مضبوط بنیاد ہی مستقبل کے پورے تعلیمی نظام کو مستحکم بناتی ہے۔

ماسٹر خالد کمال کے انتقال پر جمعیۃ علماء کی تعزیت

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): جمعیۃ علماء ضلع سنت کبیر نگر کے صدر حضرت علامہ محمد عمر صاحب قاسمی، جنرل سکریٹری حضرت مولانا معشوق احمد صاحب مظاہری۔ آفس سکریٹری مولانا سراج احمد حمیدی اور جمعیت علماء ضلع بستی کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا قیام الدین قاسمی نے معروف عالمِ دین، ادیب، صاحبِ قلم اور ماہنامہ نقوشِ حیات کے مدیر حضرت مولانا صادق علی قاسمی بستوی رحمہ اللہ کے فرزند، انٹر نیشنل کالج مونڈاڈیہہ بیگ کے معزز لیکچرر جناب ماسٹر خالد کمال صاحب کے انتقال پُرملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے علمی، تعلیمی اور دینی حلقوں کا ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں ذمہ دارانِ جمعیۃ علماء نے کہا کہ مرحوم نہایت خوش اخلاق، باکردار، ملنسار اور شگفتہ مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے بحیثیت لیکچرر اپنی علمی خدمات، بہترین کردار اور طلبہ کی رہنمائی کے ذریعے معاشرے میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔

ان کی وفات سے نہ صرف ان کے اہلِ خانہ بلکہ پورا علمی و تعلیمی حلقہ ایک مخلص اور باصلاحیت شخصیت سے محروم ہوگیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ مرحوم کے والد حضرت مولانا صادق علی قاسمی بستوی رحمہ اللہ نے علم و ادب اور دینی خدمات کے میدان میں جو گراں قدر خدمات انجام دیں، مرحوم خالد کمال صاحب نے بھی انہی اعلیٰ روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنی شرافت، اخلاص اور حسنِ اخلاق سے ہر دل میں جگہ بنائی۔ جمعیۃ علماء کے ذمہ داران نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی تمام لغزشوں سے درگزر فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے والدین کے ساتھ جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ نصیب فرمائے۔ انہوں نے مرحوم کے اہلِ خانہ، عزیز و اقارب، متعلقین، شاگردوں اور تمام سوگواران سے دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بیت المقدس میں جبری طور پر خالی کرائے گئے مکانات پر یہودی آبادکاروں نے قبضہ کرلیا

غزہ: قابض صہیونی عدالت کے ایک فیصلے کے نتیجے میں چھ فلسطینی خاندانوں کو جائیداد سے بے دخل کیے جانے کے بعد، یہودی آبادکاروں نے مقبوضہ بیت المقدس کے قدیمی شہر کے دل میں الپاشا خاندان کی ایک تاریخی جائیداد پر قبضہ کرلیا۔

یہ اقدام ایک شدید قانونی جنگ کا فیصلہ کن نتیجہ تھا جو تقریباً آٹھ سال تک جاری رہی، جس کے دوران خاندان نے یہودکاری کے ہتھکنڈوں اور جانبدارانہ عدالتی نظام کا مقابلہ کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔

میدانی قبضہ اور طرزِ تعمیر کے ورثے کو نشانہ بنانا

الپاشا جائیداد شارع الواد اور شارع البرقوق کے چوراہے پر ایک اسٹریٹجک مقام پر واقع ہے اور یہ ایک پرانا فنِ تعمیر کا شاہکار ہے جو اصل پتھر سے تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی پرانی روایتی کھڑکیاں اور دروازے اس کی نمایاں خصوصیت ہیں۔

الپاشا خاندان تقریباً ایک صدی سے اس جائیداد میں رہائش پذیر ہے اور اس کا استعمال کر رہا ہے، یہاں تک کہ پچھلے ہفتے سنہ 1948ء سے پہلے یہود کی ملکیت کے دعوے کے تحت اس کے مکینوں کو جبری بے دخلی پر مجبور کردیا گیا۔

بے دخلی کی کارروائی مکمل ہوتے ہی یہودی آبادکاروں نے عمارت کے تالے تبدیل کردیے اور اس کے سامنے والے حصے پر قابض اسرائیل کے پرچم لہرا دیے، اس کے علاوہ اس کے راستوں پر مذہبی "مزوزہ" بھی نصب کردیا، جو اس تاریخی رہائشی محلے کی طویل عرصے سے چلی آرہی نئی حقیقت کو مسلط کرنے اور اس کے تعمیراتی اور سماجی تشخص کو تبدیل کرنے کے مقصد سے اٹھایا گیا ایک قدم ہے۔

تاریخی داستان اور امانت کی حفاظت

اس تاریخی جائیداد کی داستان بیسویں صدی کے تیسرے دہائی تک جاتی ہے، جہاں اس کے مغربی حصے کی اوپری منزل میں "تراث حاییم" نامی ایک عبادت گاہ واقع تھی، جو آج کل "عطیرت کوہنیم" نامی یہودی آبادکار تنظیم کو کرائے پر دی گئی ہے۔

جہاں تک مشرقی حصے کا تعلق ہے، تو اس کے یہودی مالک نے بیسویں صدی کے آغاز میں قرضوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اسے نیلامی کے لیے پیش کیا تھا، جسے مقدسی جودت عبد الغنی الپاشا نے خریدا تھا اور چلیسویں (اڑتالیسویں) کی دہائی میں عدالتوں اور طابو میں اس کی باقاعدہ توثیق کی گئی تھی۔

سنہ 1948ء کی جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی، یہود نے ایک سرکاری دستاویز لکھنے کے بعد عبادت گاہ چھوڑ دی جس میں انہوں نے جودت الپاشا کو واپس آنے تک ان کی حفاظت کے لیے چابیاں اور مذہبی کتابیں امانت کے طور پر سونپ دی تھیں۔

الپاشا نے کئی دہائیوں تک اس امانت کی حفاظت کی، لیکن بعد میں آبادکار تنظیموں نے ماضی میں کھوج لگانا شروع کردی اور یہ دعویٰ کرتے ہوئے پوری عمارت کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا کہ مشرقی حصے کی ملکیت ربی "یتسحاق وین وچراؤ" کی تھی۔

"سرکاری نگران" کے ذریعے ادارہ جاتی ملی بھگت

الپاشا خاندان کے 13 افراد اور متعدد کرایہ داروں کے خلاف قابض اسرائیل کے "سرکاری نگران" کے محکمے کے مرکزی مدعی کے طور پر داخل ہونے سے قانونی کیس کی سنگینی میں اضافہ ہوگیا۔

یہ سرکاری محکمہ برطانوی استبداد اور اردنی حکمرانی کے دوران یہود کی ملکیت ہونے کا دعویٰ کی جانے والی جائیدادوں کا انتظام سنبھال کر یہودی آبادکار تنظیموں کی خدمت کے لیے ایک پردے کے طور پر کام کرتا ہے۔

سرکاری نگران اور یہودی تنظیم "وقف ہنبنستی" کے درمیان رابطہ کاری نے عدالتوں کے سامنے آبادکاروں کو دستکاری کے مراعات دینے کی راہ ہموار کی؛ کیونکہ ریاست کے سرکاری اداروں کی طرف سے جاری کردہ کاغذی کارروائی کو قطعی اور مسلمہ شواہد کے طور پر لیا جاتا ہے، جس نے مقبوضہ خاندانوں اور دفاعی وکلاء کو قابض اسرائیل کے سرکاری اداروں کی پیش کردہ چیزوں کے الٹ ثابت کرنے کا تقاضا کرنے والی پوزیشن میں لاکھڑا کیا۔

الپاشا جائیداد پر قبضہ مقبوضہ بیت المقدس کے پرانے شہر کو اس کے اصل باشندوں سے خالی کرانے، اس کی شہری یادداشت کو مٹانے اور اس کی تاریخی اور آبادیاتی خدوخال کو تبدیل کرنے کے لیے ہدف بنائے گئے منظم یہودکاری کے سلسلے میں ایک نئی کڑی کی تشکیل کرتا ہے۔

اس پیچیدہ میدانی اور قانونی حقیقت کے سامنے، جائیداد کا یہ مقدمہ مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں کی جائیدادوں کو غاصبانہ یہودی بستیوں میں تبدیل کرنے کے لیے خامیوں اور عدالتی فیصلوں کے استحصال کا گواہ بنا ہوا ہے۔

اسپین کا غزہ سے منفرد اظہار یکجہتی، گوارڈیولا کا اپنے سمر کیمپ میں اٹھائیس فلسطینی بچوں کی میزبانی

ہسپانوی کوچ پیپ گوارڈیولا کے نام سے موسوم سمر کیمپ کے چھٹے ایڈیشن نے ایک انسانی اقدام کے تحت اٹھائیس (28) فلسطینی بچوں کی میزبانی کی، جس کا مقصد ایک غیر معمولی کھیلوں اور تعلیمی تجربہ فراہم کرنا اور مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے شریک بچوں کے درمیان احترام، یکجہتی اور بقائے باہم کی اقدار کو

فروغ دینا تھا۔ ہسپانوی شہر ریالب نے کیمپ کی سرگرمیوں کی میزبانی کی جو کہ گوارڈیولا فاؤنڈیشن کی طرف سے اٹھائیس جون سے اٹھارہ جولائی تک تین مراحل میں منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام ایک خصوصی دورے کے ساتھ اس کا اختتام ہوا جو ہسپانوی کوچ نے کیا جس کے دوران وہ بچوں سے ملے اور ان کی ٹریننگ کا جائزہ لیا۔ موجودہ ایڈیشن میں چھ سے سولہ سال کی عمر کے سات سو سے زیادہ لڑکے اور لڑکیوں نے شرکت کی، جبکہ فلسطینی بچوں کی شرکت کیمپ کے نمایاں ترین سنگ میلوں میں سے ایک کے طور پر ابھرا، جو ایک ایسے پروجیکٹ کے دائرہ کار میں ہے جو کھیلوں کی مہارتوں کی ترقی اور انسانی اقدار کو راسخ کرنے کو یکجا کرتا ہے، جن میں سب سے اہم احترام، ہمدردی اور تعاون ہیں۔ گوارڈیولا نے اپنے دورے کے دوران ریالب شہر کے "جومی بونیل" میونسپل سٹیڈیم میں منعقد ہونے والی ٹریننگ سیشنز کا معائنہ کیا اور بچوں سے بات چیت کی، اس سے پہلے کہ انہوں نے دورے کے اختتام پر ان کے ساتھ یادگار تصاویر بنوائیں۔ شرکاء نے شہر کی طرف سے فراہم کردہ کھیلوں کی سہولیات سے فائدہ اٹھایا، جن میں "جومی بونیل" میونسپل سٹیڈیم سرفہرست ہے، جو ہر سال موسم گرما کے دوران کھیلوں کے بہت سے مقابلوں اور تقریبات کی میزبانی کرتا ہے۔ فلسطینی بچوں کی شرکت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب فلسطین کے بچوں کو سنگین مشکلات کا سامنا ہے، خاص طور پر غزہ کی پٹی میں، قابض اسرائیل کی جاری جارحیت اور اس کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر نفسیاتی اور سماجی اثرات کے پیش نظر۔ گوارڈیولا فلسطینی عوام کی حمایت کرنے والے اپنے موقف کے لیے جانے جاتے ہیں، کیونکہ انہوں نے ایک سے زیادہ مواقع پر فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کا اعلان کیا، جن میں سے تازہ ترین سپین میں دی گئی ایک تقریب تھی جس میں انہوں نے فلسطین میں انسانی صورتحال پر روشنی ڈالی، اور شہریوں خصوصاً بچوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔

فلسطین پاپولر موومنٹ کا انتخابات کے ذریعے قانونی حیثیت کی بحالی پر زور، تقرری اور اخراج مسترد

غزہ: نیشنل اتھارٹی فار فلسطین پاپولر ایکشن نے زور دیا ہے کہ مسئلہ فلسطین اپنی تاریخ کے انتہائی خطرناک ترین مراحل سے گذر رہا ہے، خصوصاً ایسی حالت میں جب قابض اسرائیل کی طرف سے غزہ پر مسلسل جنگ مسلط ہے، مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے میں جبری بے دخلی اور یہودی آبادکاروں کی بستیوں کی توسیع کی گھناؤنی پالیسیاں عروج پر ہیں جبکہ دوسری طرف عوامی امنگوں اور قومی اداروں کی شدید تعطل کے نتیجے میں فلسطینی سیاسی نظام کے اندر ایک غیر معمولی بحران نے جنم لیا ہے۔

پاپولر ایکشن اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کی نقل مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہوئی ہے جس میں واضح کیا گیا کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران فلسطینی عوام کو ان کی اپنی قیادت کے انتخاب سے محروم رکھنا قومی منصوبے کی کمزوری، اندرونی تقسیم کاری کے گہرے ہونے، اداروں پر سے اعتماد کے فقدان اور فلسطینی عوام، ان کے حقوق اور ان کے مستقبل کو ہدف بنانے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کے زوال کا سبب بنا ہے۔

بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ اس بحران کی جڑیں انتخابات کی تاریخ یا قانونی کارروائیوں سے نہیں جڑی ہیں بلکہ اصل مسئلہ قانونی حیثیت کے بنیادی سرچشمے کا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ قانونی حیثیت ہمیشہ عوام کی میراث رہتی ہے اور اسے کسی ایسے استحقاق میں تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جسے یکطرفہ فیصلوں کے ذریعے چلایا جائے۔

ادارے نے اس بات کو سختی سے اجاگر کیا کہ "عوام کی مرضی سے بڑھ کر کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی اس مرضی کو جان بوجھ کر پس پشت ڈالنے سے کوئی قانونی حیثیت باقی رہ سکتی ہے۔" انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ عوامی مرضی کے بغیر قانونی حیثیت کو دوبارہ زندہ کرنے کی ہر کوشش یا قوانین، حکومتی احکامات اور سیاسی بندوبست کے ذریعے اس کے گرد چکر کاٹنے کی کوشش بحران کو مزید گہرا کرنے، قومی اتحاد اور سیاسی تنوع کو شدید خطرے سے دوچار کرنے کے مترادف ہے۔

بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سیاسی نظام کی از سر نو تعمیر جمہوریت کے اصولوں کو اپنانے سے شروع ہوتی ہے جن میں سرفہرست انتخابات کا انعقاد ہے کیونکہ یہ تنظیم آزادی فلسطین کے نظام کے تحت ایک تسلیم شدہ اور بنیادی حق ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے بنیادی نعرے کا اعلان کیا: "تقرری نامنظور...... انتخابات منظور"

ادارے کی رائے میں قومی قانونی حیثیت نہ تو خیرات میں دی جاتی ہے اور نہ ہی اس پر کسی کا اجارہ ہوسکتا ہے بلکہ یہ وطن اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے فلسطینی عوام کی آزاد مرضی سے حاصل ہوتی ہے اور اس کی تجدید بھی صرف اسی کی آزادانہ رائے کے ذریعے ہی ممکن ہے جبکہ سیاسی نظام کی تشکیلِ نو کا آغاز اس کی قانونی حیثیت کی از سر نو بحالی سے ہوتا ہے۔

بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ انتخابات محض ایک سیاسی اور آئینی حق نہیں ہیں بلکہ ایک ایسا ٹھوس اور اصلی ذریعہ ہیں جو اس حقیقت کو جواز بخشنے کے لیے استعمال نہیں ہو سکتے جس کا عوام پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے، اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ یہ انتخابات داخلی تقسیم کو ختم کرنے اور قومی اداروں کی تجدید کا طبعی دروازہ فراہم کرتے ہیں۔

اس نے مطالبہ کیا کہ تنظیم آزادی فلسطین کو ایک جمہوری اصولوں کے تحت منتخب ہونے والی فلسطینی قومی کونسل کی تشکیل کے ذریعے دوبارہ تعمیر کیا جائے کیونکہ یہی وہ جامع ادارہ ہے جو فلسطینی عوام کی حقیقی نمائندگی کرتا ہے۔ ادارہ اس بات کا قائل ہے کہ قومی اور سیاسی تبدیلیاں اب دھڑے بندکوٹہ سسٹم کے مراحل کو پیچھے چھوڑ چکی ہیں اور قوتوں کا حقیقی وزن تاریخی فیکشنز کی مروجہ حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے عوام کی مرضی پر منحصر ہونا چاہیے۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ قومی مذاکرات کا نتیجہ ایک ایسے قانونی ادارے کی تشکیل کی صورت میں ظاہر ہونا چاہیے جو ان نامساعد حالات میں قومی کونسل کے اراکین کے انتخاب کے میکانزم کا تعین کرے جہاں انتخابات کا انعقاد ناممکن ہو، بشرطیکہ یہ استثنائی حالات کبھی بھی کوئی مستقل ضابطہ نہ بنیں اور نہ ہی عوام کے اپنے نمائندوں کے انتخاب کے حق کو چھیننے کا کوئی بہانہ بنیں۔

ادارے نے ہر اس قانون، صدارتی فرمان یا سیاسی شرط کو یکسر مسترد کردیا جو کسی بھی شہری یا دھڑے کو اس کے سیاسی شرکت کے حق سے محروم کرے، اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہ نامزدگی اور انتخاب کا حق ایک بنیادی اور اصولی حق ہے جسے قانون اور آزاد عدلیہ کے فیصلوں کے علاوہ کسی بھی طرح سلب نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح انہوں نے تقرری، سیاسی رسہ کشی اور اس کوٹہ سسٹم کی تمام شکلوں کو بھی مسترد کردیا جو عوامی مرضی کی جگہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ قانونی حیثیت کی بحالی قومی آزادی کی طویل جنگ کا ایک لازمی حصہ ہے، نہ کہ کوئی معمولی انتظامی یا تنظیمی مسئلہ۔ انہوں نے اس بات کی بھی تاکید کی کہ قابضین اور بستیوں کے توسیع پسندانہ عزائم کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے ایسے اداروں کی ضرورت ہے جو اپنی قانونی حیثیت عوام کے بھروسے سے حاصل کریں، ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو عوام کے دیے گئے مینڈیٹ پر تکیہ کرے اور ایک ایسے سیاسی نظام کی ضرورت ہے جو شراکت داری اور احتساب کے اصولوں پر استوار ہو۔ ادارے نے تمام سیاسی قوتوں، قومی شخصیات، یونینز، یونیورسٹیوں، سول سوسائٹی کے اداروں اور وطن و دنیا بھر میں آباد فلسطینی برادریوں کو دعوت دی کہ وہ فلسطینی عوام کے اپنی قومی قانونی حیثیت کی تجدید کے حق کا دفاع کرنے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں متحد کریں اور منصفانہ، شفاف اور جامع انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

صہیونی فوج نے اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک غزہ کے 97 فیصد تاریخی اور ثقافتی مقامات تباہ کردیے

غزہ: ہیومن رائٹس پروٹیکشن سینٹر نے "غزہ کی پٹی میں ثقافتی ورثے کو منظم طریقے سے نشانہ بنانا بین الاقوامی جرائم کی قانونی دستاویزات اور احتساب کے افق" کے عنوان سے ایک قانونی رپورٹ جاری کی ہے جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر مسلط کی جانے والی جارحیت کے نتیجے میں اس خطے میں درج رجسٹرڈ تاریخی اور ثقافتی مقامات میں سے تقریباً 97 فیصد مقامات یا تو مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں یا انہیں شدید نوعیت کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔

حال ہی میں جاری ہونے والی س رپورٹ میں مرکز نے وضاحت کی کہ یہ تباہی 325 میں سے 316 تاریخی مقامات تک پھیل چکی ہے جو فلسطینی ثقافتی ورثے کو نشانہ بنانے والے سفاکانہ حملے کے حجم کو واضح طور پر آشکار کرتی ہے جبکہ اس وسیع اور منظم ہدف کو فلسطینی عوام کے خلاف کیے جانے والے بین الاقوامی جرائم کے تناظر سے کسی بھی طرح الگ نہیں کیا جاسکتا۔

رپورٹ میں اس بات کی پختہ تصدیق کی گئی کہ تاریخی آثار قدیمہ، مذہبی اور ثقافتی مقامات کی تباہی کے ساتھ ساتھ عام شہری آبادی اور شہری بنیادی ڈھانچے کو وسیع پیمانے پر نشانہ بنانا سینٹر کے قانونی نقطہ نظر کے مطابق نسل کشی کے جرم میں شامل ہے کیونکہ یہ ایک ایسا بین الاقوامی جرم ہے جس کا مقصد فلسطینی عوام کے مادی وجود، تاریخی تشخص اور ان کی ثقافتی شناخت کو مٹانا ہے جس کے لیے بین الاقوامی قانون کے اصولوں کے تحت سخت احتساب اور جوابدہی ناگزیر ہے۔

رپورٹ میں تاریخی مساجد، گرجا گھروں، عجائب گھروں، آثار قدیمہ کے بندرگاہوں، تاریخی ٹیلوں اور قدیم عمارتوں کو پہنچنے والے نقصانات کی مکمل دستاویزات پیش کی گئیں جن میں العمری کبیر مسجد، سینٹ پورفیریوس چرچ، قصر پاشا، سینٹ ہلاریون کی خانقاہ، انتھیڈن بندرگاہ، تل السکن اور تل العجول جیسے تاریخی ورثے شامل ہیں۔ یہ دستاویزات ثقافتی ورثے کے تحفظ کے ذمہ دار مجاز اداروں کی طرف سے جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار اور رپورٹس پر مبنی ہیں۔

رپورٹ میں اس بین الاقوامی قانونی فریم ورک کا جائزہ لیا گیا جو ثقافتی املاک کو خصوصی تحفظ فراہم کرتا ہے جن میں سب سے نمایاں سنہ 1954ء کا ہیگ کنونشن، جنیوا معاہدوں کا پہلا اضافی پروٹوکول اور بین الاقوامی فوجداری عدالت روما کا قانونِ اساس شامل ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ محفوظ ثقافتی املاک کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا جب کہ وہ کوئی عسکری اہداف نہ ہوں تو یہ ایک جنگی جرم کے زمرے میں آتا ہے اور یہ بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کے ایک وسیع سلسلے کا حصہ ہے۔

مرکز نے اقوام متحدہ، یونیسکو اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کے پراسیکیوٹر سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ ثقافتی ورثے کے خلاف کیے جانے والے ان جرائم کو جاری بین الاقوامی تحقیقات میں شامل کریں کیونکہ یہ رپورٹ میں درج کردہ مجموعی مجرمانہ اقدامات کا ایک اہم جزو ہیں اور مجرموں کو کٹہرے میں لانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ کوئی بھی ذمہ دار قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔

مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ ثقافتی ورثے کا تحفظ ایک بین الاقوامی قانونی ذمہ داری ہے اور اس پر حملہ صرف عمارتوں اور آثارِ قدیمہ کو نقصان پہنچانے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ اقوام کی یادداشت، ان کی شناخت اور ان کے تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھنے کے حق پر براہِ راست ضرب لگاتا ہے۔ اس امر کے لیے ایک فوری بین الاقوامی اقدام کی ضرورت ہے تاکہ قطاع غزہ میں باقی بچ جانے والے ثقافتی ورثے کی حفاظت کی جاسکے اور انحرافات کے مرتکب افراد کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔

قابض اسرائیلی حکومت کی طرف سے جنین کی دوسو دونم زمین پر قبضے کے احکامات

غزہ: فلسطین میں یہودی نسلی دیوار اور بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے قبضے کے پندرہ فوجی احکامات کے ذریعے جنین گورنری کی زمینوں میں سے مجموعی طور پر ایک سو ننانوے اعشاریہ آٹھ دو چار (824.199) دونم رقبے پر قبضہ کرلیا ہے۔

کمیشن نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ چودہ احکامات فوجی سڑکوں کی تعمیر اور ان کی توسیع کے لیے مختص کیے گئے جن کی کل لمبائی گیارہ اعشاریہ تین دو چھ (326.11) کلومیٹر ہے اور یہ ایک سو ستتر اعشاریہ سات نو آٹھ (798.177) دونم رقبے پر محیط ہیں، جب کہ شمالی گورنری میں ایک فوجی اڈے کے قیام اور اس تک پہنچنے والی سڑک کی تعمیر کے لیے بلدہ الیامون کی بائیس اعشاریہ صفر دو چھ (026.22) دونم زمین پر قبضہ کرنے کے لیے فوجی حکم نامہ نمبر (ت/90/26) مختص کیا گیا۔

کمیشن نے اشارہ کیا کہ احکامات کی تازہ ترین علاقائی مطابقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بارہ احکامات مکمل طور پر زمرہ (ج) کے تحت آنے والے علاقے کے اندر واقع ہیں، جب کہ حکم نامہ نمبر (ت/95/26) جو کہ قباطیہ، مرکہ اور الجربہ کی بلدات کی زمینوں کو نشانہ بناتا ہے، مکمل طور پر زمرہ (الف) کے تحت آنے والے علاقے کے اندر واقع ہے اور دو احکامات یعنی (ت/94/26) اور (ت/103/26) زمرہ (الف) اور زمرہ (ج) کے دونوں علاقوں کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں، یہ دونوں ایسے احکامات ہیں جو عرابہ، مرکہ اور قباطیہ کی بلدات کو نشانہ بناتے ہیں۔

اس طرح پندرہ میں سے چودہ فوجی احکامات زمرہ (ج) کی زمینوں کو کلی یا جزوی طور پر متاثر کرتے ہیں، جب کہ تین احکامات زمرہ (الف) کے علاقے کے ساتھ مداخل کرتے ہیں اور زمرہ (ب) کے علاقے کے ساتھ کوئی مداخلت ظاہر نہیں ہوتی۔ یہ نتائج نقشوں کے ابتدائی مطالعے کو درست کرتے ہیں، بغیر اس پیکیج کی سنگینی کو کم کیے؛ کیونکہ بعض سڑکوں کا زمرہ (الف) تک پھیل جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ نیا فوجی ڈھانچہ اوسلو معاہدے کے ذریعے بنائے گئے فنکشنل ڈویژنز کی پابندی نہیں کرتا، بلکہ جب استعماری منصوبے کے کنٹرول کے تقاضے اس کا تقاضا کرتے ہیں تو وہ ان کو چیر دیتا ہے۔

فوجی احکامات کے ساتھ منسلک نقشوں کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ احکامات گورنری کے شمال اور جنوب میں سڑکوں اور فوجی اڈوں کا ایک باہم مربوط نیٹ ورک پر مشتمل ہیں۔ اس نیٹ ورک کے اندر ایسے احکامات کا ایک مجموعہ نمایاں ہے جس کا مقصد "نوعاع" اور "ہیمک دوتان" نامی استعماری اڈوں کے درمیان ایک سڑک بنانا ہے، جو کہ نئے ایسے مقامات میں سے ہیں جن کے قیام کی اسرائیلی حکومت نے جنین گورنری میں منظوری دی تھی۔

اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ استعماری فیصلہ اپنے سیاسی اور منصوبہ بندی کے مرحلے سے زمین پر اس کے نفاذ اور تحفظ کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی تیاری کے مرحلے میں منتقل ہو چکا ہے۔

اس سڑک کی اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ یہ ایک محفوظ فوجی راہداری قائم کرتی ہے جو قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کی نقل وحرکت کی اجازت دیتی ہے اور دونوں اڈوں کو موجودہ سڑکوں اور فوجی اڈوں کے نیٹ ورک سے جوڑتی ہے۔ یہ بعد میں گیٹس، چیک پوسٹس، نگرانی کے پوائنٹس اور حفاظتی زونز کے قیام کی بنیاد بھی بن سکتی ہے، جس سے زمین پر اثر انداز ہونے والا رقبہ قبضے کے فوجی احکامات کے متن میں متعین کردہ رقبے سے بڑھ جائے گا اور شہریوں کی نقل وحرکت اور ان کی زرعی زمین تک رسائی پر بڑھتی ہوئی پابندیاں عائد ہوں گی۔

کمیشن نے واضح کیا کہ سڑکوں کے احکامات اور نئے استعماری مقامات کے قیام کے اسرائیلی حکومت کے فیصلوں کے درمیان ربط فوجی اور استعماری سطحوں کے درمیان واضح توازن کو ظاہر کرتا ہے؛ حکومت بستیوں کے قیام کی منظوری دیتی ہے، جب کہ فوج رسائی، تعیناتی اور حفاظت کی سڑکیں تیار کرنے کا ذمہ دار بنتی ہے۔ اس طرح قبضے کے فوجی احکامات کی عارضی فوجی حیثیت ایک ایسے مستقل بنیادی ڈھانچہ کی تخلیق کے لیے ایک آلے میں بدل جاتی ہے جو ایک شہری استعماری منصوبے کی خدمت کرتا ہے اور یہودی آبادکاروں کو بسانے اور نئے مقامات پر ان کو مستحکم کرنے کے سیکیورٹی اور آپریشنل اخراجات کو کم کرتا ہے۔ جہاں تک زمرہ (الف) کے ساتھ تین احکامات کی مداخلت کا تعلق ہے، تو یہ براہ راست متاثرہ رقبوں سے باہر ایک سیاسی اور سیکیورٹی اہمیت رکھتا ہے۔ اس علاقے کے اندر یا اس کے پار مستحکم فوجی سڑکوں کا قیام اسرائیلی فوجی موجودگی کو عارضی چھاپے کے انداز سے ایک ایسے ڈھانچے کی تشکیل کی طرف منتقل کرتا ہے جو مسلسل استعمال کے قابل ہے، اور قبضے کو نقل وحرکت پر قابو پانے، داخلی راستوں کو بند کرنے اور فلسطینی اجتماعات کو الگ تھلگ کرنے کی زیادہ صلاحیت دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی مثال بھی بناتا ہے جسے ان علاقوں کے اندر مستقل فوجی موجودگی کو وسعت دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جنہیں عارضی انتظامات کے مطابق فلسطینی شہری اور سیکیورٹی دائرہ اختیار کے تحت آنا چاہیے۔

اس طرح پندرہ احکامات کا یہ پیکیج صرف دوسو دونم زمین پر قبضہ کرنے کا ہدف نہیں رکھتا، بلکہ یہ جنین گورنری میں نقل و حرکت اور فوجی کنٹرول کی نئی انجینئرنگ کرنے اور اسرائیلی حکومت کی طرف سے منظور کردہ استعماری اڈوں کو سڑکوں اور حفاظتی اڈوں کے نیٹ ورک سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ بنیادی خطرہ اس بات میں ہے کہ قابض فوج بستیوں کے قیام کی تکمیل سے پہلے ہی سیکیورٹی اور فوجی ڈھانچہ تیار کررہی ہے، تاکہ گورنری میں بستیوں کی واپسی ایک ایسا قابلِ تحفظ اور قابلِ توسیع حقیقت بن جائے، نہ کہ صرف ایک حکومتی فیصلہ جو پیچھے ہٹنے کے قابل ہو۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔